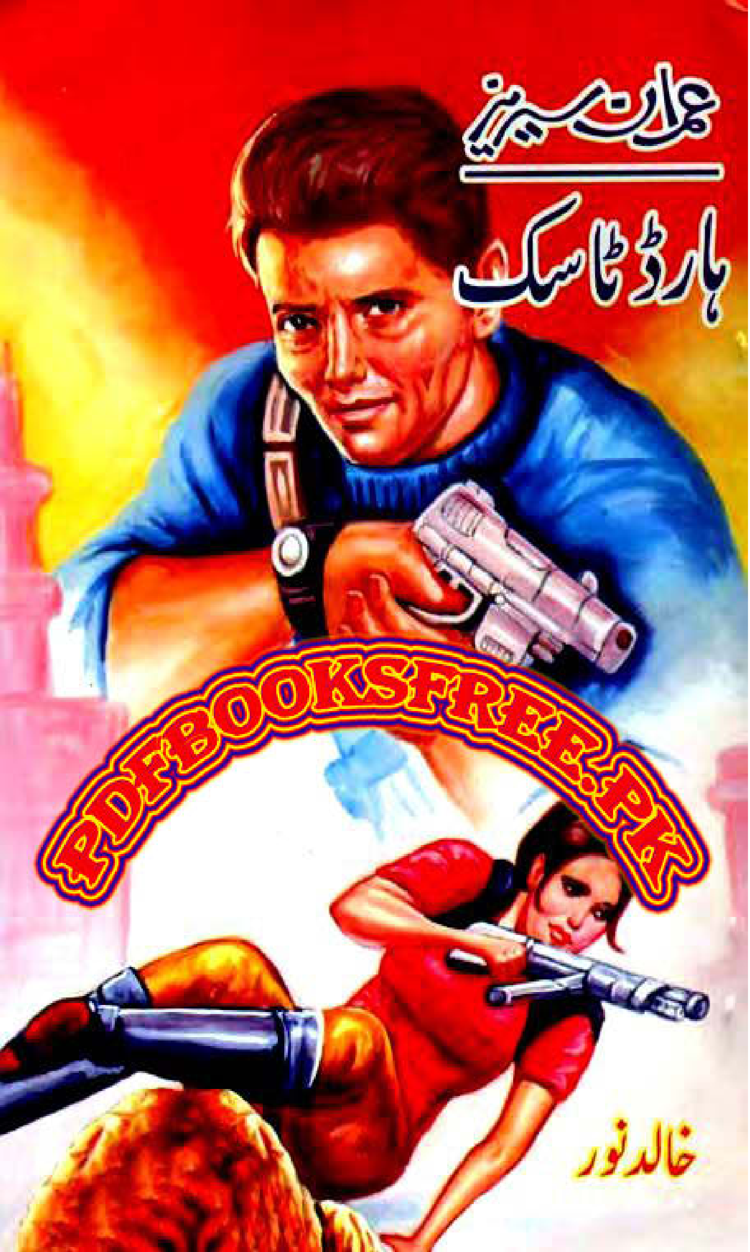
عمران سیریز
ہارڈ ٹاسک
PDFBOOKSFREE.PK
خالد نور

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

محترم قارئین

السلام علیکم۔

میں سب سے پہلے تو اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے لکھنے کی ہمت و صلاحیت عطا کی اور میں اس کے فضل وکرم سے ناول لکھنے میں کامیاب ہو گیا۔ اس کے بعد میں جناب محمد اشرف قریشی صاحب کا تہہ دل سے مشکور ہوں جنہوں نے مجھے ناول لکھنے کا موقع فراہم کیا۔ یہ 1993ء کی بات ہے جب میں 9 ویں جماعت میں پڑھتا تھا۔ میں اس وقت اپنے روحانی استاد جناب مظہر کلیم ایم اے کے ناول بڑے شوق سے پڑھتا تھا اور ان کے ناول پڑھ کر میرے اندر بھی لکھنے کا شوق پیدا ہوا مگر تعلیمی مصروفیات کی وجہ سے ناول نہ لکھ سکا البتہ ناول زیر مطالعہ ضرور رہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر کام کا ایک وقت مقرر کر دیا ہے اور ہر کام اپنے وقت پر ہی ہوتا ہے اور شاید وہ میرے ناول لکھنے اور چھپنے کا وقت نہیں تھا۔

قارئین کرام۔ موجودہ دور میں انٹرنیٹ اور موبائل فونز نے نوجوانوں میں مطالعے کا رجحان بہت کم کر دیا ہے۔ بیشتر عوامی لائبریریاں بند ہو چکی ہیں اور جو موجود ہیں وہاں پڑھنے والوں کی تعداد بھی بہت محدود ہو گئی ہے۔ اب ہمیں مطالعے کے رجحان کو ختم ہونے سے بچانا ہے اور یہ ذمہ داری والدین، اساتذہ اور ہم سب کی ہے کہ ہم اپنی نئی نسل کو مطالعے کی افادیت کے بارے میں بتا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کر انہیں مطالعے کی طرف راغب کریں۔

قارئین کرام۔ اب میں اپنے پہلے ناول ''ہارڈ ٹاسک'' کے بارے میں بات کرتا ہوں۔ آپ سب جانتے ہیں کہ دنیا کی سیکرٹ ایجنسیاں اور سیکرٹ ایجنٹ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف ایکسٹو کی پراسرار شخصیت سے مرعوب ہیں اور ان کی کوشش ہے کہ وہ کسی طرح ایکسٹو کو بے نقاب کر کے اس کی پراسرار شخصیت دنیا کے سامنے لے آئیں لیکن آج تک کسی کی بھی یہ خواہش پوری نہیں ہو سکی۔ ایکریمیا کے سیکرٹ ایجنٹ جول کراس کا بھی یہی دعویٰ تھا کہ وہ پاکیشیا میں نہ صرف اپنا مشن مکمل کر لے گا بلکہ وہ ایکسٹو کو بھی بے نقاب کر کے اس کا چہرہ دنیا کے سامنے لائے گا۔ اس مشن میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف جولیا بھی جول کراس کے ساتھ شامل ہو گئی تھی۔ بالآخر وہ لمحہ بھی آ گیا جب جول کراس کی خواہش پر ایکسٹو نے اپنے چہرے سے نقاب اتار دیا۔ کیا واقعی ایکسٹو نے خود کو بے نقاب کر دیا تھا۔ یہ سب تو آپ کو ناول پڑھنے سے معلوم ہو گا لیکن آپ سے درخواست ہے کہ میرا ناول پڑھنے کے بعد آپ اپنی آراء، تنقید اور تبصروں سے مجھے بذریعہ خطوط اور ای میل آگاہ کریں تاکہ میں آئندہ آپ کے لئے بہتر انداز میں لکھنے کی کوشش کر سکوں۔ اب اجازت دیجئے۔

والسلام

خالد نور

عمران اپنے فلیٹ کے سٹنگ روم میں صوفے پر بیٹھا اخبار کی شہ سرخیاں دیکھنے میں مصروف تھا۔ اس وقت صبح کے نو بج رہے تھے۔ چونکہ سیکرٹ سروس کے پاس ان دنوں کوئی کیس نہیں تھا اس لئے عمران کا زیادہ تر وقت فلیٹ پر ہی گزرتا تھا۔ اسی لمحے سائیڈ ٹیبل پر رکھے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے چونک کر ٹیلی فون کی طرف دیکھا۔ اس نے اخبار ٹیبل پر رکھا اور ٹیلی فون کا رسیور اٹھا لیا۔

''السلام علیکم''...... عمران نے ہیلو کی بجائے سلام کرتے ہوئے کہا۔ کیونکہ کچھ روز پہلے اماں بی نے اس کے فلیٹ پر فون کیا تھا تو عمران نے سلام کرنے کی بجائے ہیلو کہا تھا جس کی وجہ سے اماں بی کا پارہ چڑھ گیا تھا اور انہوں نے عمران کو ڈانٹتے ہوئے سلام کے فوائد بھی بتائے تھے اور اسے سختی سے تنبیہ کی تھی کہ وہ آئندہ کبھی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بھی ہیلو نہ کہا کرے اس لئے اب عمران نے ہیلو کی بجائے سلام ہی کیا تھا۔

"وعلیکم السلام۔ بھائی جان میں ثریا بول رہی ہوں"...... دوسری طرف سے اس کی چھوٹی بہن ثریا نے سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں ثریا۔ کیسی ہو تم اور میرا بھتیجا کیسا ہے۔ گھر میں سب خیریت ہے نا"...... عمران نے پوچھا۔ ویسے اسے حیرت ضرور ہو رہی تھی کہ ثریا نے صبح ہی صبح کیوں فون کیا ہے۔

"میں ٹھیک ہوں بھائی جان مگر آپ کی خیر نہیں ہے"...... ثریا کی ہنستی ہوئی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب ہے تمہارا۔ میری کیوں خیر نہیں ہے۔ صاف صاف بتاؤ"...... عمران نے کہا۔

"میں اس وقت کوٹھی سے بول رہی ہوں۔ مجھے رات اماں بی نے فون کر کے بلایا ہے اور اب آپ کو اماں بی نے طلب کیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ آپ دس بجے تک کوٹھی پر پہنچ جائیں"...... ثریا نے بات بدلتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اماں بی نے مجھے کیوں طلب کیا ہے۔ تم نے ابھی کہا تھا کہ میری خیر نہیں ہے۔ اس کا کیا مطلب ہوا۔ مجھے بتاؤ"۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سوری بھائی جان۔ میں آپ کو کچھ نہیں بتا سکتی۔ آپ بس

جلدی سے کوٹھی پر پہنچ جائیں۔ آپ کو سب پتا چل جائے گا"۔ ثریا نے کہا۔

"دیکھو ثریا۔ میں تمہارا بڑا بھائی ہوں اور بڑے بھائیوں سے کوئی بات چھپائی نہیں جاتی۔ شاباش بتاؤ۔ اماں بی نے مجھے کیوں بلایا کیا ہے"...... عمران نے جلدی سے کہا۔

"سوری بھائی جان۔ میں نہیں بتا سکتی۔ آپ بس دس بجے تک کوٹھی پہنچ جائیں"...... ثریا کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی کال کٹ گئی تو عمران نے بھی منہ بناتے ہوئے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی کے تاثرات ابھر آئے تھے اور وہ سوچ رہا تھا کہ اماں بی نے اسے صبح صبح کیوں طلب کیا ہے۔ کہیں وہ اس کی شادی کا چکر تو نہیں چلا رہیں۔ یہی کچھ سوچتا ہوا عمران اٹھ کر ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ سلیمان چونکہ مارکیٹ سودا سلف لینے گیا ہوا تھا اور عمران جانتا تھا کہ اس کی واپسی گیارہ بارہ بجے سے پہلے نہیں ہو گی اس لئے عمران تیار ہو کر فلیٹ کا دروازہ لاک کر کے سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد اس کی سپورٹس کار کوٹھی کی جانب بڑھ رہی تھی۔

نصف گھنٹے کے بعد عمران نے کار کوٹھی کے گیٹ پر روکی اور ہارن بجانے لگا۔ دو منٹ کے بعد گیٹ کی ذیلی کھڑکی کھلی اور ایک گارڈ نے باہر دیکھا۔ گارڈ چونکہ عمران کی کار پہچانتا تھا اس لئے اس نے فوراً ذیلی کھڑکی بند کی اور بڑا گیٹ کھول دیا تو عمران نے کار

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

آگے بڑھائی اور پورچ میں جا کر روک دی اور کار سے نیچے اتر آیا۔ عمران راہداری سے ہوتے ہوئے سٹنگ روم کی طرف بڑھ گیا جہاں اماں بی اور ثریا صوفوں پر بیٹھی ہوئی تھیں۔ اماں بی کے سامنے ٹیبل پر ایک بڑا خاکی لفافہ پڑا ہوا تھا۔

''السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاۃ''...... عمران نے سٹنگ روم میں داخل ہو کر کہا تو اماں بی اور ثریا نے اس کی طرف دیکھا۔

''وعلیکم السلام و رحمتہ اللہ و برکاۃ''...... اماں بی نے اس کے سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ عمران انتہائی مؤدبانہ انداز میں چلتے ہوئے اماں بی کے قریب صوفے پر بیٹھ گیا۔ اس نے ثریا کی طرف دیکھا جو زیرلب مسکرا رہی تھی۔

''اماں بی۔ آپ کی طبیعت کیسی ہے''...... عمران نے کسی سعادت مند بچے کی طرح پوچھا۔

''میں ٹھیک ہوں عمران بیٹے۔ تم کیسے ہو''...... اماں بی نے کہا۔

''اماں بی۔ میں بھی ٹھیک ٹھاک ہوں بلکہ ہٹا کٹا ہوں''۔ عمران نے مسکرا کر جواب دیا۔

''لیکن تمہارے زرد چہرے سے تو لگ رہا ہے کہ تم ٹھیک نہیں ہو۔ بازاری کھانے کھا کھا کر تمہارے چہرے کا رنگ بھی زرد ہو چکا ہے اور آنکھیں اندر کو دھنسی ہوئی ہیں مگر کوئی بات نہیں۔ اب تم میرے پاس رہو گے تو میں تمہیں دیسی گھی کے کھانے کھلاؤں گی۔ ثریا، جاؤ بھائی کے لئے دیسی گھی سے ناشتا تیار کراؤ''...... اماں بی

نے پہلے عمران سے اور پھر ثریا سے کہا تو ثریا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''اماں بی۔ میں ناشتا کر کے آ رہا ہوں اس لئے پھر کسی دن آپ کے ساتھ ناشتا کروں گا''...... عمران نے جلدی سے کہا۔

''پھر کسی دن کیوں۔ اب تو تمہیں روزانہ ہی میرے ساتھ ناشتا کرنا ہو گا''...... اماں بی نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران چونک پڑا۔

''اماں بی۔ اگر آپ چاہتی ہیں کہ میں روزانہ آپ کے ساتھ ناشتا کیا کروں تو میں روزانہ یہاں آ جایا کروں گا''...... عمران نے کہا۔

''تو کیا تم شادی کے بعد بھی ہم سے علیحدہ رہو گے۔ نہیں شادی کے بعد میں تمہیں ہرگز اس چوہے دان نما فلیٹ میں نہیں رہنے دوں گی۔ تم آج ہی اپنا سارا سامان کوٹھی میں شفٹ کر لو۔ ویسے بھی اب تمہاری شادی میں چند دن رہ گئے ہیں''...... اماں بی نے اپنی پیشانی پر بل ڈالتے ہوئے کہا تو عمران اپنی شادی کا سن کر بے اختیار اچھل پڑا اور اس کے چہرے پر حیرت بھرے تاثرات ابھرتے چلے گئے۔ اس کا خدشہ درست ثابت ہوا تھا کہ اماں بی اس کی شادی کا کوئی چکر چلا رہی ہیں۔

''میری شادی میں چند دن باقی رہ گئے ہیں۔ میں سمجھا نہیں اماں بی''...... عمران نے الجھن آمیز لہجے میں کہا۔ اسے اب سمجھ آ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

رہا تھا کہ ثریا نے کیوں کہا تھا کہ اب اس کی خیر نہیں ہے۔

"بھائی جان۔ اماں بی نے آپ کی شادی طے کر دی ہے اور ایک ہفتے کے بعد آپ کی شادی ہے۔ آپ کی شادی کے کارڈ بھی چھپ چکے ہیں"...... اس بار ثریا نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران حقیقتاً اچھل پڑا جیسے صوفے میں سے اسپرنگ نکل آئے ہوں۔

"اماں بی۔ آپ نے میری شادی طے کر دی ہے لیکن کس سے۔ آپ نے مجھ سے میری رائے بھی نہیں لی"...... عمران نے معصومانہ لہجے میں کہا۔

"عمران۔ ہمارے خاندان میں لڑکے اور لڑکی کی مرضی نہیں پوچھی جاتی۔ ہوتا وہی ہے جو بڑے چاہتے ہیں ویسے بھی میں تمہاری ماں ہوں، دشمن نہیں ہوں۔ میں چاہتی ہوں کہ میں اپنی زندگی میں ہی تمہارے سر پر سہرا سجا ہوا دیکھوں۔ میں نے کئی بار تم سے تمہاری شادی کی بات کی لیکن تم ہر بار ٹال جاتے ہو اس لئے میں نے اس بار تم سے نہیں پوچھا اور شادی کی تاریخ بھی طے کر دی ہے"۔ اماں بی نے اس بار غصیلے لہجے میں کہا تو عمران بوکھلا گیا۔

"اوہ۔ اماں بی۔ آپ ناراض نہ ہوں۔ میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ کیا آپ نے میری شادی خاندان میں طے کی ہے یا خاندان سے باہر"...... عمران نے ڈرتے ہوئے لہجے میں کہا کیونکہ وہ اماں بی کے غصے سے واقف تھا۔

"تمہارے والد کے دوست ہیں سید وجاہت اللہ۔ ان کی اکلوتی

بیٹی جہاں آراء سے شادی طے کی ہے۔ تمہارے والد بھی بہت خوش ہیں"...... اماں بی نے بتایا تو عمران نے یوں اثبات میں سر ہلا دیا جیسے وہ خوش ہو گیا ہو۔

عمران، سید وجاہت اللہ کو جانتا تھا۔ وہ زمیندار تھے اور اس کے والد سر عبدالرحمٰن کے بچپن کے دوست تھے۔ عمران کی ان سے ایک مرتبہ ملاقات ہو چکی تھی لیکن اس نے جہاں آراء کو کبھی نہیں دیکھا تھا۔

"تم نے اپنے جن دوستوں کو شادی میں مدعو کرنا ہو ان کے لئے کارڈ لے لو"...... اماں بی نے کہا اور میز پر رکھا ہوا پیکٹ عمران کے حوالے کر دیا۔

"کیا آپ نے کارڈ بانٹ دیئے ہیں"...... عمران نے پیکٹ کھولتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ کل تک بانٹ دیئے جائیں گے"...... اماں بی نے بتایا تو عمران نے پھر اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس نے پیکٹ میں سے ایک شادی کارڈ نکالا اور دیکھنے لگا۔

"ثریا۔ جاؤ بھائی کے لئے ناشتا بناؤ"...... اماں بی نے ثریا سے کہا۔

"نہیں اماں بی۔ میں نے ناشتا کر لیا ہے۔ ثریا۔ صرف چائے بنا دو"...... عمران نے جلدی سے پہلے اماں بی اور پھر ثریا سے کہا تو ثریا مسکراتی ہوئی اٹھی اور کچن کی طرف بڑھ گئی۔ عمران چند لمحے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اماں بی کے پاس بیٹھا رہا پھر وہ اٹھ کر کچن کی طرف بڑھ گیا۔ ثریا چائے بنانے میں مصروف تھی۔ عمران نے ثریا کی چٹیا پکڑ کر کھینچی تو ثریا کے حلق سے چیخ نکل گئی جس پر عمران نے اس کی چٹیا چھوڑ دی۔

"بھائی جان۔ اس میں میرا کوئی قصور نہیں ہے"...... ثریا نے کہا۔

"تمہارا قصور نہیں ہے لیکن تم مجھے بتا تو سکتی تھی کہ اماں بی، سید وجاہت اللہ کی اکلوتی بیٹی جہاں آراء سے میری شادی طے کر رہی ہیں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو آپ کیا کر لیتے۔ ویسے بھی اماں بی نے مجھے سختی سے منع کیا تھا کہ میں آپ کو آپ کی شادی کے متعلق کچھ نہ بتاؤں ورنہ میری شامت آ جاتی تھی"...... ثریا نے مسکراتے ہوئے کہا پھر اس نے چائے بنا کر کپ میں ڈالی اور کپ عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران چائے کا کپ لے کر چائے سپ کرنے لگا۔ چائے پینے کے ساتھ ساتھ وہ کچھ سوچ بھی رہا تھا۔

"بھائی جان۔ کیا آپ اس شادی سے خوش نہیں ہیں"...... ثریا نے پوچھا۔

"اماں بی نے زبردستی شادی طے کر دی ہے تو میری کیا مجال ہے کہ میں خوش نہ ہوں"...... عمران نے کہا۔

"بھائی جان۔ آپ اس بار کسی طرح بھی شادی کرنے سے بچ

نہیں سکتے۔ ویسے ایک بات ہے جہاں آراء بھی مجھے اس شادی سے خوش دکھائی نہیں دیتی"...... ثریا نے کہا تو عمران چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

"کیا اس نے تم سے اس سلسلے میں کوئی بات کی ہے"۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"نہیں۔ لیکن جب میں اماں بی اور ڈیڈی کے ساتھ اس کے گھر گئی تھی تو میں نے بغور اس کا جائزہ لیا تھا۔ اس کے چہرے پر ذرا بھی خوشی کے تاثرات نہیں تھے۔ میرا خیال ہے وہ کسی اور سے شادی کرنا چاہتی تھی۔ بھائی جان۔ ایک بات پوچھوں۔ کیا آپ جولیا سے شادی کرنا چاہتے ہیں"...... ثریا نے پوچھا۔

"تم ان باتوں کو چھوڑو۔ تم یہ بتاؤ۔ کیا تمہارے پاس جہاں آراء کا سیل نمبر ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں ہے۔ کیا آپ اس سے بات کرنا چاہتے ہیں"...... ثریا نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ میں اسے شادی سے پہلے اپنے بارے میں کچھ بتانا چاہتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"بھائی جان۔ میں آپ کو جہاں آراء کا سیل نمبر دے دیتی ہوں مگر خیال کیجئے گا۔ اگر اماں بی کو پتا چل گیا تو وہ بہت ناراض ہوں گی کیونکہ آپ جانتے ہیں کہ وہ شادی سے پہلے لڑکی اور لڑکے کی آپس میں بات کرنے کو اچھا نہیں سمجھتیں"...... ثریا نے کہا اور

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پھر وہ کچن سے باہر چلی گئی جبکہ عمران چائے پینے کے ساتھ ساتھ جہاں آراء کے بارے میں سوچنے لگا۔ چند لمحوں کے بعد ثریا کچن میں آئی تو اس کا سیل فون اس کے ہاتھ میں تھا۔ اس نے جہاں آراء کا سیل نمبر عمران کو دے دیا جسے عمران نے اپنے سیل فون میں سیف کر لیا۔

”کیا تمہارے پاس جہاں آراء کی کوئی تصویر ہے“...... عمران نے چائے کا کپ میز پر رکھتے ہوئے پوچھا۔

”جی ہاں۔ ہم جب اس کے گھر گئے تھے تو میں نے اس کی تصویر اپنے سیل فون سے بنا لی تھی“...... ثریا نے کہا اور پھر چند لمحوں بعد اس نے اپنے سیل فون میں تصویر اوپن کی اور فون عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے ایک نظر جہاں آراء کو دیکھا۔ جہاں آراء تصویر میں بہت خوبصورت دکھائی دے رہی تھی۔ اس نے بلیو کلر کی شلوار قمیض پہنی ہوئی تھی۔

”ٹھیک ہے۔ میں جہاں آراء سے بات کرتا ہوں“...... عمران نے کہا اور پھر دونوں کچن سے باہر نکل کر سٹنگ روم میں آ گئے۔ اماں بی میز پر رکھا پیکٹ کھول کر شادی کارڈ دیکھنے میں مصروف تھیں۔ عمران اور ثریا الگ الگ صوفوں پر بیٹھ گئے۔

”چائے پی لی ہے“...... اماں بی نے عمران سے پوچھا۔

”جی ہاں“...... عمران نے سعادت مندی سے جواب دیا۔

”بیٹا۔ تم نے جن دوستوں کو بلانا ہے ان کے لئے کارڈ لے

لو“۔ اماں بی نے کہا۔

”جی بہتر“...... عمران نے اسی لہجے میں کہا اور اس نے چند کارڈ اٹھا کر کوٹ کی اندرونی جیب میں ڈال لئے۔ پھر اس نے اماں بی سے اجازت لی اور سٹنگ روم سے نکل کر پورچ کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد اس کی سپورٹس کار فلیٹ کی طرف دوڑ رہی تھی۔ اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی کے تاثرات ابھرے ہوئے تھے۔ اپنے فلیٹ پر پہنچ کر اس نے سپورٹس کار گیراج میں کھڑی کی اور سیڑھیاں چڑھ کر فلیٹ کے دروازے پر پہنچ گیا۔ اس نے خلاف توقع صرف ایک بار ڈور بیل بجائی تو چند لمحوں کے بعد سلیمان نے دروازہ کھول دیا۔ اس نے جب عمران کو سنجیدہ دیکھا تو صرف سلام کرنے کے علاوہ اور کوئی بات نہ کی۔ عمران اس کے سلام کا جواب دیتا ہوا سٹنگ روم میں آ کر دھپ سے صوفے پر بیٹھ گیا۔ اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے اپنی شادی کے کارڈ نکال کر میز پر رکھ دیئے۔ اسی لمحے سلیمان سٹنگ روم میں آیا۔

”صاحب۔ چائے پئیں گے“...... سلیمان نے پوچھا۔

”نہیں“...... عمران نے مختصراً کہا۔

”صاحب۔ یہ کس کی شادی کے کارڈ ہیں“...... سلیمان کی نظر اچانک کارڈز پر پڑی تو اس نے چونک کر پوچھا۔

”میری شادی کے“...... عمران نے کہا تو سلیمان کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"اوہ۔ آپ کی شادی کے کارڈ۔ آپ شادی کر رہے ہیں اور آپ نے مجھے بتایا تک نہیں"...... سلیمان نے تیزی سے کہا اور پھر اس نے ایک کارڈ اٹھا کر اسے کھولا اور پڑھنے لگا۔

"مجھے تو خود اپنی شادی کے بارے میں پتا نہیں تھا۔ اماں بی نے سرپرائز دیا ہے۔ مجھے بتائے بغیر میری شادی طے کر دی اور کارڈز بھی چھپوا لئے۔ اب مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ میں کیا کروں"۔ عمران نے بے چارگی کے عالم میں کہا۔

"صاحب۔ آپ تو خوش نصیب ہیں کہ آپ کی شادی ہو رہی ہے۔ ایک میں بدنصیب ہوں۔ میری تو شادی کا دور دور تک چانس ہی نہیں ہے۔ ویسے اب چانس بن گیا ہے۔ آپ کی شادی ہونے کے بعد میں اماں بی کے پاس جاؤں گا اور ان سے درخواست کروں گا کہ وہ میرے لئے بھی کوئی اچھی سی لڑکی تلاش کریں اور مجھے یقین ہے کہ اماں بی میری درخوست کو رد نہیں کریں گی"۔ سلیمان نے آہ بھرتے ہوئے کہا۔

"شٹ اپ۔ ابھی تمہاری شادی کی عمر نہیں ہے۔ جاؤ یہاں سے اور میرے لئے چائے بنا کر لے آؤ"...... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا تو سلیمان منہ بناتا ہو سٹنگ روم سے باہر نکل گیا جبکہ عمران نے اپنی شادی کا ایک کارڈ اٹھایا اور اسے کھول کر ایک مرتبہ پھر دیکھنے لگا۔ چند لمحے کارڈ کو دیکھنے کے بعد اس نے اسے واپس میز پر رکھ دیا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اگر جولیا کو اس کی شادی کے بارے

میں معلوم ہو گیا تو وہ اسے شوٹ کر دے گی۔ وہ یہ کبھی برداشت نہیں کرے گی کہ اس کی جگہ کوئی اور عمران کی بیوی بنے۔ اسی لمحے عمران کے سیل فون کی مترنم گھنٹی بج اٹھی تو اس نے جیب سے سیل فون نکالا اور اسکرین پر نمبر دیکھنے لگا۔ اسکرین پر جہاں آراء کا نمبر فلیش ہو رہا تھا جو عمران نے ثریا سے لیا تھا۔ عمران سوچنے لگا کہ جہاں آراء اسے کیوں فون کر رہی ہے۔ عمران نے لیس کا آپشن دبا کر سیل فون کان سے لگا لیا۔

"السلام علیکم"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"وعلیکم السلام۔ کیا آپ علی عمران بول رہے ہیں"...... دوسری طرف سے ایک مترنم نسوانی آواز سنائی دی۔

"جی ہاں۔ میں علی عمران ہی بول رہا ہوں۔ آپ کون"۔ عمران نے جان بوجھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا نام جہاں آراء ہے اور میری شادی آپ سے طے ہو چکی ہے مگر میں آپ سے شادی کرنے سے پہلے ایک بہت ضروری بات کرنا چاہتی ہوں"...... جہاں آراء کی آواز سنائی دی۔

"اوہ آپ۔ آپ مجھ سے کیا بات کرنا چاہتی ہیں۔ جو باتیں بھی کرنی ہیں وہ شادی کے بعد کیجئے گا دل بہلا رہے گا"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ میں آپ سے فوری طور پر ملنا چاہتی ہوں"...... جہاں آراء نے کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"سوری جہاں آراء۔ ابھی تو آپ سے میری شادی نہیں ہوئی۔ ہمارے خاندان میں شادی سے پہلے لڑکے اور لڑکی کا ملنا اچھا نہیں سمجھا جاتا"...... عمران نے کہا۔

"لیکن میں آپ سے ملنا چاہتی ہوں۔ آپ دوپہر ایک بجے تاج ہوٹل میں پہنچ جایئے گا۔ اگر آپ نہ آئے تو میں خودکشی کرلوں گی"...... دوسری طرف سے جہاں آراء نے دھمکی آمیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی کال منقطع ہو گئی۔ عمران کے چہرے پر اب سنجیدگی کی جگہ مسکراہٹ نے لے لی تھی لیکن اسے اس بات کی سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ جہاں آراء اس سے آخر کیوں ملنا چاہتی ہے۔ اس نے یقیناً اس کا نمبر ثریا سے ہی لیا ہو گا۔ تھوڑی دیر کے بعد سلیمان اس کے لئے چائے لے آیا تو عمران چائے سپ کرنے کے ساتھ ساتھ جہاں آراء کے بارے میں بھی سوچنے لگا۔

جولیا کی کار مناسب رفتار سے عمران کے فلیٹ کی طرف دوڑ رہی تھی۔ اس وقت دن کے ساڑھے بارہ بج رہے تھے۔ ان دنوں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبرز کوئی کیس نہ ہونے کے سبب فارغ تھے۔ تنویر اور صفدر چھٹیاں لے کر اپنے گھروں کو گئے ہوئے تھے۔ جولیا اور دیگر ممبرز کا زیادہ تر وقت اپنے اپنے فلیٹوں میں ٹی وی چینلز دیکھ کر گزر رہا تھا۔ جولیا کو عمران سے ملاقات کئے ہوئے کافی دن ہو گئے تھے البتہ اس کی عمران سے ٹیلی فون پر بات چیت ہوتی رہتی تھی۔ آج اس نے سوچا کہ کیوں نہ لنچ عمران کے ساتھ ہی کیا جائے چنانچہ وہ تیار ہو کر اب کار میں سوار عمران کے فلیٹ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

تھوڑی دیر کے بعد اس نے کار عمران کے فلیٹ کے سامنے روکی اور خود باہر نکل آئی۔ اس نے کار لاک کی اور سیڑھیاں چڑھنے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کے بعد عمران کے فلیٹ کی طرف بڑھی۔ چند لمحوں کے بعد وہ عمران کے فلیٹ کے دروازے پر پہنچ گئی اور اس نے ڈور بیل بجا دی۔

"کون ہے"...... چند لمحوں کے بعد اسے سلیمان کی آواز سنائی دی۔

"سلیمان۔ میں ہوں جولیا"...... جولیا نے کہا تو چند لمحوں کے بعد سلیمان نے دروازہ کھول دیا۔ جولیا اندر داخل ہوئی تو سلیمان نے اسے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

"عمران ہے"...... جولیا نے سلام کا جواب دینے کے بعد سٹنگ روم کی طرف بڑھتے ہوئے سلیمان سے پوچھا۔

"جی نہیں۔ صاحب کہیں گئے ہوئے ہیں"...... سلیمان نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کچھ بتا کر گیا ہے کہ وہ کہاں جا رہا ہے"...... جولیا نے سٹنگ روم میں صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ مجھے وہ کچھ بھی بتا کر نہیں گئے۔ آپ کے لئے چائے بناؤں"...... سلیمان نے کہا۔

"نہیں۔ رہنے دو۔ میں چلتی ہوں"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھی ہی تھی کہ اچانک اس کی نظر میز پر پڑے شادی کارڈز پر پڑی تو وہ چونک پڑی۔

"یہ شادی کارڈ کس کے ہیں"...... جولیا نے میز کی طرف

بڑھتے ہوئے سلیمان سے پوچھا۔

"یہ صاحب کی شادی کے کارڈ ہیں"...... سلیمان نے بتایا تو جولیا یکدم چونک پڑی۔ دوسرے ہی لمحے اسے ایسا محسوس ہوا جیسے اس کے پاؤں تلے سے زمین نکلتی جا رہی ہو۔ اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھاتا جا رہا تھا۔

"کیا مطلب۔ عمران کی شادی۔ اس کی شادی کب ہے اور اس نے تو اپنی شادی کے بارے میں کسی سے ذکر بھی نہیں کیا"۔ جولیا نے خود پر قابو پاتے ہوئے کہا۔

"صاحب کو بھی اپنی شادی کے بارے میں آج صبح ہی پتا چلا ہے"...... سلیمان نے جواب دیا۔

جولیا نے میز پر پڑے کارڈز میں سے ایک کارڈ اٹھایا اور اسے کھول کر دیکھنے لگی۔ چند لمحے کارڈ دیکھنے کے بعد اس نے اسے واپس میز پر رکھ دیا۔ اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا چھاتا جا رہا تھا۔

"اچھا۔ میں چلتی ہوں"...... جولیا نے کہا اور پھر وہ تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

تھوڑی دیر کے بعد اس کی کار اس کے فلیٹ کی جانب دوڑ رہی تھی۔ اس کی آنکھوں میں آنسو اور چہرے پر دکھ بھرے تاثرات ابھرے ہوئے تھے۔ وہ عمران کی شادی کے بارے میں ہی سوچ رہی تھی۔ اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ عمران کی شادی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کسی اور لڑکی سے ہو جائے گی۔ جولیا کو عمران سے جذباتی لگاؤ تھا اور وہ اس سے ہی شادی کرنا چاہتی تھی لیکن عمران اسے ٹھکرا کر کسی اور لڑکی سے شادی کر رہا تھا حالانکہ وہ سیکرٹ سروس میں صرف اس کی وجہ سے ہی شامل ہوئی تھی اور اپنا مذہب چھوڑ کر مسلمان ہو گئی تھی۔ عمران کی شادی کے بعد وہ اس سے اور اس کی بیوی سے کیسے سامنا کر سکے گی۔ عمران کے ساتھ دوسری لڑکی کو دیکھ کر وہ ساری زندگی کڑھتی رہے گی اس لئے اس نے فوراً ہی سیکرٹ سروس چھوڑنے کا جذباتی فیصلہ کر لیا تھا۔ وہ یہ بھی جانتی تھی کہ ایکسٹو اس کا استعفیٰ منظور نہیں کرے گا لیکن اس کے باوجود وہ سیکرٹ سروس چھوڑ دینا چاہتی تھی۔

نصف گھنٹے کے بعد اس نے کار اپنے فلیٹ کے گیراج میں روکی اور اپنے فلیٹ میں پہنچ گئی۔ سٹنگ روم میں پہنچتے ہی اس نے خود کو صوفے پر گرا لیا اور سسکیاں لینے لگی۔ اس کی آنکھوں سے آنسو لکیریں بن کر صوفے پر گر رہے تھے اور اس کا چہرہ ویران نظر آ رہا تھا۔

"عمران۔ میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی، کبھی نہیں۔ تم نے میرے ارمانوں کا خون کیا ہے۔ تم میرے ارمانوں کے قاتل ہو۔ تم واقعی سنگدل اور بے حس انسان ہو۔ تم نے آج تک میری محبت کو سمجھا ہی نہیں ہے۔ تم کیا سمجھتے ہو کہ مجھے ٹھکرا کر کسی اور سے شادی کر لینے کے بعد تم خوش رہو گے۔ نہیں۔ تم کبھی خوش نہیں رہو

گے۔ کبھی خوش نہیں رہو گے"...... جولیا نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔ اس کی آواز رندھی ہوئی تھی اور اس کا جسم یوں کانپ رہا تھا جیسے اسے جاڑے کا بخار ہو گیا ہو۔ وہ تھوڑی دیر تک یونہی ہچکیاں لیتی رہی پھر اس نے اپنے دائیں ہاتھ کی ہتھیلی سے آنسو صاف کئے اور اٹھ کر کچن کی طرف بڑھ گئی۔

کچن میں جا کر اس نے فریج سے ٹھنڈے پانی کی بوتل نکالی اور بوتل کا ڈھکن کھول کر وہیں کھڑے کھڑے ہی ٹھنڈا پانی پینے لگی۔ پانی پینے کے بعد اس نے بوتل واپس فریج میں رکھی اور واپس سٹنگ روم میں آ کر صوفے پر بیٹھ گئی۔ وہ چند لمحے اسی حالت میں بیٹھی رہی پھر اس نے دائیں سائیڈ پر پڑی میز کی دراز سے قلم اور پیپر نکالا اور اپنا استعفیٰ لکھنے بیٹھ گئی۔ استعفیٰ لکھنے کے بعد اس نے ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا اور ایکسٹو کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"...... رابطہ ملتے ہی چند لمحوں بعد ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"چیف۔ میں جولیا بول رہی ہوں"...... جولیا نے اپنے لہجے میں اعتماد پیدا کرتے ہوئے کہا۔

"یس۔ کیا بات ہے۔ تمہاری آواز بھی رندھی ہوئی محسوس ہو رہی ہے"...... ایکسٹو نے نرم لہجے میں پوچھا تو اس کی کچھ ڈھارس بندھی لیکن وہ حیران تھی کہ ایکسٹو کو کیسے اس کی آواز رندھی ہوئی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

محسوس ہوئی ہے حالانکہ اس نے اپنی حالت پر خاصا قابو پا لیا تھا۔

''چیف۔ میں آپ سے ملنا چاہتی ہوں''...... جولیا نے ہمت کر کے کہا۔

''کیوں۔تم مجھ سے کیوں ملنا چاہتی ہوں''...... ایکسٹو نے اسی طرح نرم لہجے میں کہا۔

''چیف۔آپ سے ایک ضروری کام ہے''...... جولیا نے کہا۔

''کام۔تمہیں کیا کام ہے مجھ سے۔تم مجھے فون پر بتا دو''۔ ایکسٹو نے استفہامیہ لہجے میں پوچھا۔

''چیف۔ میں آپ کو فون پرنہیں بتا سکتی''...... جولیا نے کہا۔

''جولیا۔تم جانتی ہو کہ میں بہت بزی ہوتا ہوں اور میرے پاس اتنا وقت نہیں ہوتا کہ میں کسی سے مل سکوں''...... ایکسٹو نے اس مرتبہ سرد لہجے میں کہا تو جولیا کے جسم میں ایک سرد لہر سی دوڑ گئی۔

''چ چ۔ چیف۔ میں جانتی ہوں کہ آپ کا وقت بہت قیمتی ہے مگر میرا آپ سے ملنا بہت ضروری ہے۔مم۔مم۔ میں آپ کا زیادہ وقت نہیں لوں گی۔ پلیز''...... جولیا نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے۔تم آدھے گھنٹے تک دانش منزل کے میٹنگ ہال میں پہنچ جاؤ''...... ایکسٹو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی کال منقطع ہو گئی تو جولیا نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

اس کی آنکھیں اب سرخ ہو رہی تھیں اور چہرے پر کبیدگی

چھائی ہوئی تھی۔ اس نے استعفیٰ تہہ کر کے اپنے ہینڈ بیگ میں ڈالا اور پھر وہ فلیٹ سے نکل کر اپنی کار میں بیٹھ کر دانش منزل کی طرف بڑھنے لگی۔ نصف گھنٹے بعد اس نے کار دانش منزل کے گیٹ پر روکی تو چند لمحوں کے بعد گیٹ میکانکی انداز میں کھلتا چلا گیا۔ جولیا نے کار آگے بڑھائی اور پورچ میں جا کر روک دی۔ اس دوران بیرونی گیٹ اسی انداز میں بند ہو گیا تھا۔ جولیا کار سے نکل کر میٹنگ ہال کی طرف بڑھ گئی پھر میٹنگ ہال کا دروازہ کھول کر وہ اندر داخل ہوئی اور ایک کرسی پر بیٹھ گئی۔ وہ خود کو نارمل انداز میں رکھنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن اس کے چہرے کی تبدیلی ایکسٹو سے چھپی نہ رہ سکی تھی۔

''جولیا۔تمہارے چہرے سے لگ رہا ہے کہ تم کچھ پریشان ہو اور میرا خیال ہے تم کافی دیر روتی بھی رہی ہو۔ کیا بات ہے۔ تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے نا''...... چند لمحوں کے بعد جولیا کو ایکسٹو کی آواز کسی پوشیدہ اسپیکر سے سنائی دی۔

''یس سر۔ میری طبیعت ٹھیک ہے''...... جولیا نے اپنی آواز پر قابو پاتے ہوئے کہا۔

''اچھا۔تم مجھ سے کس سلسلے میں ملنا چاہتی تھی''...... ایکسٹو نے نرم لہجے میں کہا۔

''چیف۔ میں نے سیکرٹ سروس کو چھوڑنے کا فیصلہ کر لیا ہے اور میں اپنا استعفیٰ آپ کو دینے آئی ہوں''...... جولیا نے ہمت کر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کے کہا اور پھر اس نے کانپتے ہاتھوں سے اپنے ہینڈ بیگ سے استعفیٰ نکال کر میز پر رکھ دیا۔

"تم سیکرٹ سروس کیوں چھوڑنا چاہتی ہوں۔ تم جانتی ہو کہ سیکرٹ سروس چھوڑنے کا کیا مطلب ہوتا ہے"...... چند لمحوں بعد ایکسٹو کی کرخت آواز سنائی دی تو جولیا کو ایسا محسوس ہوا جیسے اس کے جسم میں برقی رو دوڑ گئی ہو۔

"یس چیف۔ مم۔ میں جانتی ہوں کہ سیکرٹ سروس کو چھوڑنے والا غداری کا مرتکب گردانا جاتا ہے۔ لیکن چیف، میں نے حتمی فیصلہ کر لیا ہے کہ میں اب کسی بھی صورت میں سیکرٹ سروس میں کام نہیں کروں گی۔ میں آج ہی اپنے ملک سوئٹزر لینڈ واپس جا رہی ہوں"...... جولیا نے گھبراہٹ آمیز لہجے میں جواب دیا۔

"تم سیکرٹ سروس کیوں چھوڑنا چاہتی ہو۔ اس کی آخر کوئی وجہ بھی تو ہو گی"...... ایکسٹو نے پوچھا۔

"چیف۔ میری کچھ ذاتی وجوہات ہیں جس کی وجہ سے میں سیکرٹ سروس میں مزید کام نہیں کر سکتی"...... جولیا نے کہا۔

"کہیں تم کسی اور تنظیم میں تو شامل نہیں ہو رہی ہو"...... ایکسٹو نے پوچھا۔

"نو چیف۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے"...... جولیا نے کہا۔

"جولیا۔ تمہارا چہرہ بتا رہا ہے کہ تم کسی پریشانی میں مبتلا ہو لیکن

تمہیں جو بھی پریشانی ہے وہ تمہارا پرسنل میٹر ہے۔ فی الحال تم اپنے فلیٹ پر جاؤ۔ میں شام کو تم سے بات کروں گا"...... ایکسٹو نے اس بار نرم لہجے میں کہا تو جولیا اٹھی اور سلام کر کے میٹنگ ہال سے نکل کر پورچ کی طرف بڑھ گئی۔ اس کا استعفیٰ میٹنگ ہال میں میز پر ہی پڑا رہ گیا تھا۔ وہ اپنی کار میں ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھی اور پھر جیسے ہی گیٹ میکانکی انداز میں کھلا تو جولیا نے کار آگے بڑھائی اور دانش منزل سے نکل کر اپنے فلیٹ کی طرف بڑھ گئی۔

جولیا نے حتمی فیصلہ کر لیا تھا کہ چاہے ایکسٹو اس کا استعفیٰ منظور کرے یا نہ کرے، وہ سیکرٹ سروس چھوڑ دے گی۔ اپنے فلیٹ میں پہنچ کر اس نے سب سے پہلے ایکریمیا جانے والی فلائٹ میں اپنی سیٹ کنفرم کروائی اور پھر پیکنگ میں مصروف ہو گئی۔ وہ پہلے ایکریمیا میں کچھ دن گزار کر سوئٹزر لینڈ جانا چاہتی تھی تاکہ اس کا ذہن فریش ہو جائے۔ عمران کی شادی کی خبر سن کر اس کی بھوک بھی ختم ہو گئی تھی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عمران نے کار تاج ہوٹل کی پارکنگ میں پارک کی اور پھر نیچے اتر کر کار لاک کرنے کے بعد وہ ہال کی طرف بڑھ گیا۔ چونکہ عمران اس ہوٹل میں کئی مرتبہ کھانا کھانے آ چکا تھا اس لئے ہال کے دروازے پر کھڑے دربان اسے بخوبی جانتے تھے۔ عمران ہال کے دروازے کے قریب پہنچا تو دربانوں نے اسے سلام کیا اور ایک دربان نے آگے بڑھ کر دروازہ کھول دیا۔ عمران ان کے سلام کا جواب دیتے ہوئے ہال میں داخل ہو گیا اور اِدھر اُدھر دیکھنے لگا پھر اسے ہال کے کونے میں ایک لڑکی بیٹھی دکھائی دی جسے عمران نے پہچان لیا۔ وہ لڑکی جہاں آراء تھی۔ عمران اس کی طرف بڑھ گیا۔

''السلام علیکم۔ میرا نام علی عمران ہے۔ کیا میں یہاں بیٹھ سکتا ہوں''...... عمران نے قریب جا کر قدرے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''وعلیکم السلام۔ آیئے بیٹھئے۔ میں آپ کا ہی انتظار کر رہی

تھی''...... جہاں آراء نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو عمران شکریہ کہہ کر اس کے سامنے والی کرسی پر بیٹھ گیا۔ جہاں آراء بے حد حسین لڑکی تھی۔ اس کی آنکھیں بڑی بڑی اور چہرہ گول تھا۔ اس نے بلیک کلر کا سوٹ پہنا ہوا تھا اور وہ اس لباس میں وہ بے حد حسین دکھائی دے رہی تھی

''کیا کھائیں گی آپ''...... عمران نے جہاں آراء کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''آپ میرے مہمان ہیں اس لئے اصولی طور پر میرا فرض بنتا ہے کہ میں آپ سے کھانے کے بارے میں پوچھوں۔ آپ بتائیں کہ آپ کیا کھانا پسند کریں گے''...... جہاں آراء نے عمران سے کہا۔

''او کے۔ جو آپ کو پسند ہو وہی منگوا لیں۔ اب تو مجھے ساری زندگی آپ کی پسند و ناپسند کا خیال رکھنا پڑے گا''...... عمران نے کہا تو جہاں آراء الجھن آمیز نگاہوں سے اس کی طرف دیکھنے لگی تاہم اس نے ویٹر کو اشارے سے بلایا اور اسے کھانے کا آرڈر نوٹ کرانے کے بعد عمران کی طرف دیکھنے لگی اور عمران اسے اپنی طرف دیکھتا پا کر یوں شرما رہا تھا جیسے اسے حقیقتاً شرم آ رہی ہو۔

''مسٹر علی عمران۔ میں آپ سے شادی نہیں کر سکتی''...... جہاں آراء نے عمران کو بغور دیکھتے ہوئے کہا تو عمران دل ہی دل میں خوشی کے مارے اچھل پڑا تاہم اس کے چہرے پر حیرت بھرے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تاثرات ابھر آئے۔ اسی لمحے ویٹر نے کھانا ٹیبل پر لگانا شروع کر دیا۔

”کک۔ کک۔ کیوں۔ آپ۔ آپ مجھ سے شادی کیوں نہیں کر سکتیں۔ کیا میں آپ کو پسند نہیں آیا“...... ویٹر کے جانے کے بعد عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”آپ تو بے حد سمارٹ اور خوبصورت نوجوان ہیں اور کوئی بھی لڑکی آپ سے شادی کرنے سے انکار نہیں کرے گی۔ میں آپ سے اس لئے شادی نہیں کر سکتی کہ میں کسی اور کو پسند کرتی ہوں اور میں اس سے کورٹ میرج بھی کر چکی ہوں۔ میں نے آپ کو یہاں یہی بتانے کے لئے بلایا تھا تاکہ آپ کو حقیقت معلوم ہو سکے“۔ جہاں آراء نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

”اوہ۔ اوہ۔ تو کیا آپ کے والد محترم کو اس بارے میں معلوم نہیں ہے“...... عمران نے پوچھا۔

”نہیں۔ مگر میں آج انہیں بتا دوں گی۔ وہ مجھ سے ناراض تو ضرور ہوں گے مگر میں جانتی ہوں کہ وہ مجھ سے بہت محبت کرتے ہیں اور مجھے معاف کر دیں گے“...... جہاں آراء نے کہا۔

”کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ وہ کون خوش نصیب ہے جس نے میری مشکل آسان کر دی ہے“...... عمران نے ایکٹنگ کرتے ہوئے کہا۔

”اس کا نام شجاعت ہے اور وہ میرے ساتھ یونیورسٹی میں

پڑھتا ہے۔ ویسے میں آپ کی بات سمجھی نہیں ہوں۔ آپ کی کیا مشکل تھی“...... جہاں آراء نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”بات دراصل یہ ہے کہ میرے ڈیڈی میری مرضی کے خلاف میری شادی کر رہے تھے۔ جس طرح آپ کسی کو پسند کرتی ہیں اسی طرح میں بھی کسی کو پسند کرتا ہوں اور اسی سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔ آپ کی بات سن کر میری مشکل حل ہو گئی ہے اور میں اس سے شادی کر سکوں گا لیکن مسئلہ یہ ہے کہ ہماری شادی کے تو کارڈ چھپ چکے ہیں۔ ان کا کیا ہو گا“...... عمران نے کہا۔

”اوہ۔ کیا۔ کیا شادی کے کارڈ تقسیم بھی ہو چکے ہیں“...... جہاں آراء نے بے اختیار چونکتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ ابھی تو کارڈ تقسیم نہیں ہوئے مگر ہو سکتا ہے اماں بی آج تقسیم کروا دیں“...... عمران نے جواب دیا۔

”اوہ۔ یہ تو بہت بڑا مسئلہ ہو جائے گا“...... جہاں آراء نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

”مسئلے کی کوئی بات ہی نہیں ہے۔ آپ جب اپنے ڈیڈی کو بتائیں گی تو لامحالہ وہ میرے ڈیڈی کو بتائیں گے کہ وہ آپ کی شادی مجھ سے نہیں کر رہے۔ یوں شادی کے کارڈ تقسیم نہیں ہوں گے“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ یہ تو ہے۔ کھانا کھائیے۔ کھانا ٹھنڈا ہو رہا ہے“۔ جہاں آراء نے تشفی والے انداز میں کہا۔ پھر وہ دونوں کھانا کھانے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

لگے۔ عمران دل ہی دل میں بہت خوش ہو رہا تھا ورنہ اماں بی نے اس کی شادی کے لئے جو پلاننگ کی تھی وہ یقیناً اس مرتبہ کامیاب ہو جاتی تھی۔ شادی کے بارے میں سن کر عمران نے بھی یہی پروگرام بنایا تھا کہ وہ جہاں آراء سے فون پر بات کر کے اسے فرضی کہانی سنا دے گا کہ وہ کسی اور لڑکی کو پسند کرتا ہے اور وہ اس سے کورٹ میرج کر چکا ہے اس طرح جہاں آراء اس سے شادی سے انکار کر دے گی لیکن جہاں آراء نے خود ہی اس کی مشکل حل کر دی تھی۔ کھانا کھانے کے دوران ان کے درمیان خاموشی رہی۔ کھانا کھانے کے بعد جہاں آراء نے ویٹر کو طلب کر کے چائے کا آرڈر دے دیا۔ اسی لمحے عمران کے سیل فون کی گھنٹی بج اٹھی تو وہ چونک پڑا۔ اس نے جیب سے سیل فون نکال کر ڈسپلے اسکرین کی طرف دیکھا تو بلیک زیرو کا نام فلیش ہو رہا تھا۔

''ایکسکیوزمی۔ میں ابھی آتا ہوں''...... عمران نے جہاں آراء کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور پھر وہ اٹھ کر ہال کے دائیں طرف راہداری کی طرف بڑھ گیا۔ اس راہداری میں آمنے سامنے بہت سے کمرے بنے ہوئے تھے جن کے دروازے بند تھے۔ راہداری میں اس وقت کوئی بھی فرد موجود نہیں تھا۔ عمران نے سیل فون کا لیس کا بٹن پریس کرنے کے بعد کان سے لگا لیا۔

''لیس کالے صفر۔ کیسے فون کیا ہے''...... عمران نے دھیمی آواز میں کہا۔

''عمران صاحب۔ آپ اس وقت کہاں ہیں''...... دوسری طرف سے بلیک زیرو نے سلام کرتے ہوئے کہا۔ عمران نے بلیک زیرو کے لہجے میں پریشانی کا عنصر محسوس کر لیا تھا۔

''میں اس وقت تاج ہوٹل میں جہاں آراء کے ساتھ موجود ہوں۔ خیریت تو ہے نا۔ تمہارے لہجے میں کچھ پریشانی محسوس ہو رہی ہے''...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

''عمران صاحب۔ جولیا نے سیکرٹ سروس سے استعفیٰ دے دیا ہے''...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر سنجیدگی کے تاثرات ابھرتے چلے گئے۔

''اوہ۔ جولیا نے کیوں استعفیٰ دیا ہے۔ کوئی وجہ بھی تو ہو گی''۔ عمران نے سرد لہجے میں پوچھا۔

''میں نے اس سے پوچھا تھا مگر اس نے کوئی وجہ نہیں بتائی۔ وہ بضد تھی کہ وہ سیکرٹ سروس میں کام نہیں کرے گی اور وہ واپس سوئٹزر لینڈ جا رہی ہے۔ میں نے اسے اس کے فلیٹ پر بھیج دیا اور ہدایت کی کہ وہ ابھی آرام کرے میں اس سے شام کو بات کروں گا۔ اس کے جاتے ہی میں نے چوہان کو اس کے فلیٹ پر بھیج دیا تاکہ وہ جولیا سے استعفیٰ دینے کی وجہ معلوم کرے۔ ابھی مجھے چوہان نے رپورٹ دی ہے کہ جولیا اپنے فلیٹ میں موجود نہیں ہے اور اس کے فلیٹ کو تالا لگا ہوا ہے''...... دوسری طرف سے بلیک زیرو نے مسلسل بولتے ہوئے کہا تو عمران نے غصے سے ہونٹ بھینچ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

لئے۔

’’کیا تم نے اس کے سیل فون پر ٹرائی کی ہے‘‘...... عمران نے پوچھا۔

’’جی ہاں عمران صاحب۔ مگر اس کا سیل فون مسلسل آف جا رہا ہے حتیٰ کہ اس نے ٹرانسمیٹر بھی آف کر دیا ہے‘‘...... بلیک زیرو نے جواباً کہا۔

’’او کے۔ تم تمام ممبرز کو آرڈر کر دو کہ وہ جولیا کو تلاش کریں۔ میں آ رہا ہوں‘‘...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور پھر اس نے سیل فون آف کر کے واپس جیب میں رکھا اور ہال میں آ گیا۔ جہاں آراء نے اس کی طرف دیکھا۔

’’مس جہاں آراء۔ مجھے ضروری کام سے جانا پڑ گیا ہے اس لئے میں چائے نہیں پی سکوں گا۔ اللہ حافظ‘‘...... عمران نے میز کے قریب پہنچ کر کہا اور اس کا جواب سنے بغیر ہی وہ تیز تیز قدموں سے چلتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد اس کی اسپورٹس کار دانش منزل کی طرف بڑھ رہی تھی۔ عمران کے چہرے پر انتہائی سنجیدگی کے تاثرات ابھرے ہوئے تھے اور وہ جولیا کے بارے میں سوچ رہا تھا کہ اس نے کیوں سیکرٹ سروس سے استعفیٰ دے دیا ہے اور اس نے استعفیٰ دینے کوئی وجہ بھی نہیں بتائی۔ اس دوران راستے میں عمران نے جولیا کے سیل فون کے نمبر پر بھی ٹرائی کی مگر اس کا سیل فون مسلسل آف ہی ملا۔ پھر عمران نے

جولیا کے واچ ٹرانسمیٹر پر بھی رابطہ کرنے کی کوشش کی لیکن اس کا واچ ٹرانسمیٹر بھی مسلسل آف ملا۔ بیس منٹ کے بعد عمران دانش منزل میں پہنچ گیا۔ کار پورچ میں روک کر وہ جیسے ہی کنٹرول روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو اسے دیکھ کر احتراماً اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور عمران کو مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

’’کچھ پتا چلا ہے جولیا کے بارے میں‘‘...... عمران نے اس کے سلام کا جواب دیتے ہوئے پوچھا اور اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

’’نہیں عمران صاحب۔ میں نے خاور، چوہان، صدیقی اور نعمانی کو جولیا کی تلاش میں بھیجا ہوا ہے لیکن ابھی تک ان کی طرف سے کوئی رپورٹ موصول نہیں ہوئی‘‘...... بلیک زیرو نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

’’کیا تم نے جولیا کے سیل فون پر دوبارہ ٹرائی کی ہے‘‘۔ عمران نے پوچھا۔

’’جی ہاں۔ میں نے سیٹلائٹ ٹریکنگ سسٹم آن کر کے بھی جولیا کو ٹریس کرنے کی کوشش کی ہے لیکن جولیا کا سیل فون مسلسل آف جا رہا ہے اس لئے وہ ٹریس نہیں ہو سکی‘‘...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے ہونٹ بھینچ لئے۔

’’اس کا استعفیٰ کہاں ہے‘‘...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے میز کی دراز کھول کر ایک لپٹا ہوا کاغذ نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران کاغذ کھول کر پڑھنے لگا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

طاہر۔ جولیا سیکرٹ سروس سے استعفیٰ دے کر غداری کی مرتکب ہوئی ہے جبکہ اس نے اپنے استعفیٰ میں کوئی وجہ بھی نہیں لکھی۔ تم اس کے فوری طور پر وارنٹ جاری کر دو اور تمام ممبرز کو ہدایت کر دو کہ وہ جولیا کو فوری طور پر گرفتار کر کے دانش منزل میں پہنچا دیں۔ صفدر اور تنویر تو چونکہ چھٹیوں پر گئے ہوئے ہیں اس لئے باقی ممبرز کو کال کر کے شہر میں پھیلا دو تا کہ وہ جولیا کو ٹریس کر سکیں"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔ عمران کا سرد لہجہ سن کر بلیک زیرو کو اپنے جسم میں سرد لہریں دوڑتی ہوئی محسوس ہوئی تھیں۔ بلیک زیرو نے فون کا رسیور اٹھایا اور اس نے کیپٹن شکیل کے نمبر ملانے شروع کر دیئے۔

"یس۔ شکیل اسپیکنگ"...... رابطہ ہوتے ہی دوسری طرف سے کیپٹن شکیل کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"...... بلیک زیرو نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس چیف۔ حکم"...... کیپٹن شکیل نے اس مرتبہ مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کیپٹن شکیل۔ جولیا نے سیکرٹ سروس سے استعفیٰ دے دیا ہے اور وہ اپنے فلیٹ سے غائب ہو گئی ہے لہٰذا تم باقی ممبرز کو کال کر کے شہر میں پھیلا دو اور جیسے ہی جولیا ٹریس ہو اسے فوری طور پر گرفتار کر کے دانش منزل کے ڈارک روم میں پہنچا دو"...... بلیک زیرو نے سرد لہجے میں کہا۔

"او کے چیف۔ میں ابھی تمام ممبرز کو کال کر دیتا ہوں۔ چیف۔ مس جولیا نے سیکرٹ سروس سے استعفیٰ کس لئے دیا ہے"۔ کیپٹن شکیل نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"اس نے اپنے استعفے میں کوئی وجہ نہیں لکھی۔ میں نے جو کہا ہے وہ کرو فوراً"...... بلیک زیرو نے کہا اور پھر اس نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ جولیا نے آپ کی کسی بات پر دلبرداشتہ ہو کر سیکرٹ سروس سے استعفیٰ دیا ہو گا۔ ویسے کیا آپ کسی پارٹی سے آ رہے ہیں"...... بلیک زیرو نے عمران کے لباس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"پارٹی نہیں، میں اپنی ہونے والی بیوی سے مل کر آ رہا ہوں بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ میں کسی اور کی بیوی سے مل کر آ رہا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"مجھے آپ کی بات سمجھ میں نہیں آئی"...... بلیک زیرو نے چونکتے ہوئے کہا تو عمران نے مختصر طور پر اسے ساری بات بتا دی۔ بلیک زیرو کے چہرے پر مسکراہٹ ابھر آئی۔

"عمران صاحب۔ میرا آپ کو مشورہ ہے کہ آپ جولیا سے شادی کر لیں"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران مسکراتی ہوئی نظروں سے اس کی طرف دیکھنے لگا۔

"یہ تم کہہ رہے ہو۔ اگر تنویر کو پتا چل گیا کہ میں جولیا سے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

شادی کر رہا ہوں تو وہ جولیا کو شادی سے پہلے ہی بیوہ کر دے گا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ تو ہے۔ تنویر سے یہ برداشت ہی نہیں ہو سکے گا کہ جولیا آپ کی بیوی بنے۔ عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ جولیا کو یقیناً آپ کی شادی کے بارے میں علم ہو گیا ہو گا جس کی وجہ سے وہ دلبرداشتہ ہو گئی ہو گی"...... بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"لیکن جولیا کو میری شادی کے بارے مین کیسے علم ہوا ہو گا۔ کہیں اس نے علم نجوم تو نہیں سیکھ رکھا۔ اوہ۔ اوہ۔ کہیں جولیا میرے فلیٹ نہ گئی ہو کیونکہ میں جب جہاں آراء سے ملنے جا رہا تھا تو میں کارڈ سٹنگ روم میں رکھ آیا تھا"...... عمران نے بے اختیار چونکتے ہوئے کہا پھر اس نے ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا اور اپنے فلیٹ کے نمبر ڈائل کرنے لگا۔

"آغا سلیمان پاشا اسپیکنگ"...... رابطہ ہوتے ہی دوسری طرف سے سلیمان کی آواز سنائی دی۔

"سلیمان۔ کیا میرے جانے کے بعد جولیا فلیٹ پر آئی تھی"۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"جی ہاں صاحب۔ آپ کے جانے کے دس منٹ بعد وہ آئی تھیں اور انہوں نے آپ کی شادی کا کارڈ بھی دیکھا تھا۔ کارڈ دیکھتے ہی ان کے چہرے پر دکھ بھرے تاثرات چھا گئے تھے۔

ویسے صاحب۔ آپ مس جولیا کے علاوہ کسی اور سے شادی کر کے اچھا نہیں کر رہے ہیں۔ آپ سے شادی کرنے کا حق صرف مس جولیا کو ہے"...... دوسری طرف سے سلیمان نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"جس دن میری جولیا سے شادی ہو گئی وہ دن تمہارا فلیٹ پر آخری دن ہو گا۔ جولیا نے تمہیں فلیٹ سے باہر نکال دینا ہے اور وہ خود کچن سنبھال لے گی"...... عمران نے کہا اور پھر اس نے سلیمان کی بات سنے بغیر ہی رسیور رکھ دیا۔ چونکہ ٹیلی فون کا لاؤڈر آن تھا اس لئے بلیک زیرو نے سلیمان کی بات سن لی تھی۔

"جولیا جیسی بے وقوف لڑکی میں نے آج تک نہیں دیکھی۔ بہت جذباتی لڑکی ہے۔ سوچتی بعد میں ہے اور عمل پہلے کر لیتی ہے۔ کم سے کم مجھ سے تو تصدیق کر لیتی کہ میری شادی ہو رہی ہے یا نہیں۔ عورتوں میں یہی خراب عادت ہے کہ وہ بغیر تصدیق کئے جذباتی فیصلے کر لیتی ہیں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی، اسی لمحے عمران کے سیل فون کی بیل بج اٹھی۔ عمران نے چونکتے ہوئے جیب میں ہاتھ ڈال کر اپنا سیل فون نکال کر سکرین کی طرف دیکھا تو سکرین پر ثریا کا نام ڈسپلے ہو رہا تھا۔ عمران نے کال لیس کرنے والا بٹن پریس کیا اور سیل فون کان سے لگا لیا۔

"السلام علیکم"...... عمران نے کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

”وعلیکم السلام۔ بھائی جان۔ میں نے آپ کو یہ بتانے کے لئے فون کیا ہے کہ آپ کی ہونے والی بیوی جہاں آراء نے مجھ سے آپ کا سیل فون مانگا تھا۔ اس نے کہا تھا کہ اسے آپ سے کوئی ضروری بات کرنی ہے۔ کیا اس نے آپ کو فون کیا تھا“...... ثریا نے پوچھا۔

”ہاں۔ میں اس سے مل چکا ہوں“...... عمران نے کہا اور پھر اس نے جہاں آراء سے اپنی ملاقات کے بارے میں بتا دیا اور یہ بھی بتا دیا کہ اس نے اپنے یونیورسٹی فیلو سے کورٹ میرج کی ہوئی ہے۔

”اوہ۔ اماں بی کو جب یہ پتا چلے گا تو وہ بہت غصے میں آ جائیں گی۔ ویسے ایک طرح سے یہ اچھا ہی ہو گیا ہے۔ ابھی تو آپ کی شادی کے کارڈ بھی نہیں بانٹے گئے ورنہ بعد میں پتا چلتا تو بہت پریشانی ہوتی“...... ثریا نے کہا۔

”ہاں۔ شکر ہے کہ ہمیں بروقت پتا چل گیا ہے۔ بہرحال اگر اماں بی اب میری کسی اور لڑکی سے شادی کا پروگرام بنائیں تو مجھے بروقت بتا دینا تاکہ میں اس کے بارے میں پہلے سے چھان بین کر سکوں۔ اللہ حافظ“...... عمران نے آخر میں کہا اور پھر اس نے سیل فون آف کر کے اپنی جیب میں رکھ لیا۔ اس نے ابھی سیل فون جیب میں رکھا ہی تھا کہ اسی لمحے ایک مرتبہ پھر سیل فون کی بیل بج اٹھی۔

”اب کس کا فون آ گیا ہے“...... عمران نے بلیک زیرو کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ اس نے سیل فون نکال کر سکرین کی طرف دیکھا تو سکرین پر اب ٹائیگر کا نمبر ڈسپلے ہو رہا تھا۔

”ہیلو“...... عمران نے یس کا بٹن پریس کر کے سیل فون کان سے لگاتے ہوئے کہا۔

”باس۔ میں ٹائیگر بول رہا ہوں“...... دوسری طرف سے ٹائیگر نے عمران کو سلام کرتے ہوئے کہا۔

”تم جنگل کے واحد ٹائیگر ہو جو انسانی آواز میں بول رہے ہو۔ خیر بولو“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”عمران صاحب۔ میں نے ابھی مس جولیا کو ایئر پورٹ کی طرف جاتے ہوئے دیکھا ہے۔ وہ بہت جلدی میں دکھائی دے رہی تھیں“...... دوسری طرف سے ٹائیگر نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

”کیا وہ اکیلی تھی یا اس کے ساتھ کوئی اور بھی تھا“...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

”وہ اکیلی تھیں“...... ٹائیگر نے بتایا۔

”ٹھیک ہے۔ اور کچھ“...... عمران نے کہا۔

”نو باس۔ میں نے یہی بتانا تھا“...... ٹائیگر نے جواب دیا تو عمران نے اللہ حافظ کہہ کر سیل فون آف کر دیا۔ اس مرتبہ عمران نے سیل فون جیب میں رکھنے کی بجائے میز پر رکھ دیا تھا۔ بلیک

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

زیرو، عمران کی طرف دیکھ رہا تھا اس لئے عمران نے اسے جولیا کے بارے میں بتا دیا۔

"جولیا یقیناً ایکریمیا جا رہی ہے کیونکہ اس وقت ایکریمیا کی فلائٹ کا ہی وقت ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"تم ائیر پورٹ سے معلوم کرو کہ فلائٹ ایکریمیا کی طرف فلائی کر گئی ہے یا ابھی اسے فلائی کرنے میں دیر ہے"...... عمران نے بلیک زیرو سے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور ائیر پورٹ کے نمبر ڈائل کرنے لگا۔

"یس انکوائری آفس نیشنل ائیر پورٹ"...... رابطہ ہوتے ہی دوسری طرف سے نسوانی آواز سنائی دی۔

"مس۔ میں نے یہ معلوم کرنا ہے کہ کیا ایکریمیا جانے والی فلائٹ چلی گئی ہے"...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

"یس سر۔ فلائٹ ایکریمیا روانہ ہو چکی ہے اور اسے روانہ ہوئے دس منٹ ہو گئے ہیں"...... دوسری طرف سے آپریٹر لڑکی نے جواب دیا۔

"او کے۔ شکریہ"...... بلیک زیرو نے کہا اور پھر فون کا رسیور کریڈل پر رکھ کر عمران کی طرف دیکھنے لگا۔ چونکہ فون کا لاؤڈر آن تھا اس لئے عمران نے بھی آپریٹر لڑکی کی بات سن لی تھی اور اس کے چہرے پر انتہائی سنجیدگی کے ساتھ ساتھ غصے کے تاثرات بھی ابھرے ہوئے تھے۔

"طاہر۔ تم صفدر اور تنویر کو فوری طور پر واپس ڈیوٹی پر بلاؤ اور ان دونوں کو کیپٹن شکیل کے ساتھ ایکریمیا روانہ کر دو۔ انہیں ہدایت کر دو کہ وہ جولیا کو ہر صورت میں، زندہ یا مردہ گرفتار کر کے واپس پاکیشیا لے آئیں۔ میں جولیا کو عبرتناک سزا دوں گا تاکہ آئندہ کوئی بھی ممبر اس طرح سیکرٹ سروس سے غداری نہ کر سکے۔ طاہر، تم صفدر اور تنویر کو فوراً واپس ڈیوٹی پر بلاؤ اور انہیں ائیر پورٹ پہنچنے کی ہدایت کرو۔ صفدر کو جولیا کی جگہ عارضی طور پر ڈپٹی چیف بنا دو تاکہ وہ ڈپٹی چیف کے فرائض ادا کرے"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو بلیک زیرو نے پھر فون کا رسیور اٹھایا اور صفدر کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جول کراس کا شمار ایکریمیا کی سرکاری ٹاپ سیکرٹ ایجنسی گرین فورس کے سپر ایجنٹوں میں ہوتا تھا۔ اس کی عمر پینتیس سال کے لگ بھگ تھی۔ اس کا جسم کسرتی اور قد لمبا تھا۔ اس کے سر کے بال گہرے سرخ تھے اور وہ کلین شیو تھا۔ اس نے گہرے سرخ رنگ کا سوٹ پہنا ہوا تھا جس میں وہ بلاشبہ انگریزی فلموں کا ہیرو دکھائی دے رہا تھا۔ جول کراس مارشل آرٹ کا ماہر تھا۔ یہی نہیں بلکہ اس نے ہپناٹائز کرنے کا فن بھی سیکھا ہوا تھا۔ وہ بے حد تیز طرار، ذہین اور ماسٹر پلانر تھا۔ کسی بھی مشن پر روانہ ہونے سے پہلے وہ ایسا زبردست ماسٹر پلان بناتا تھا جس میں ناکامی کا ایک فیصد بھی چانس نہیں ہوتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ وہ جس مشن پر بھی گیا تھا اس مشن میں کبھی ناکام نہیں ہوا تھا۔ مشن کے دوران اس نے دنیا کے نامور اور طاقتور جاسوسوں کی گردنیں توڑ دی تھیں یہی وجہ تھی کہ دنیا

کے نامور سیکرٹ ایجنٹ بھی اس کے نام سے ہی خوف کھاتے تھے۔

گرین فورس کا چیف کرنل ہاگ اس پر بے حد اعتماد کرتا تھا اور اس کی صلاحیتوں کا معترف تھا۔ جول کراس کے کارناموں کی فہرست کافی طویل تھی مگر وہ آج تک پاکیشیا میں کسی مشن پر نہیں گیا تھا۔ اس کی شدید خواہش تھی کہ وہ پاکیشیا میں کسی مشن پر جائے کیونکہ اس نے پاکیشیا سیکرٹ سروس اور خاص طور پر علی عمران کے بارے میں بہت کچھ سن رکھا تھا۔ علی عمران کے بارے میں مشہور تھا کہ وہ حد درجہ ذہین اور تیز شاطر سیکرٹ ایجنٹ ہے۔ آج تک دنیا کا کوئی بھی سیکرٹ ایجنٹ یا کوئی ایجنسی پاکیشیا میں اپنا مشن مکمل کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکی تھی۔ جو سیکرٹ ایجنٹ پاکیشیا میں کسی مشن پر گیا تھا وہ زندہ واپس نہ آ سکا تھا۔ جول کراس نے کرنل ہاگ سے کئی بار ریکوئسٹ کی تھی کہ وہ اسے کسی مشن پر پاکیشیا بھیجے اور اس نے دعویٰ کیا تھا کہ وہ جس مشن پر بھی پاکیشیا جائے گا وہ اسے نہ صرف مکمل کر کے زندہ واپس آئے گا بلکہ وہ علی عمران کو بھی ہلاک کر کے آئے گا۔

اس وقت جول کراس کی کارونگٹن کی ایک کشادہ سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ کار میں مدھم آواز میں میوزک بج رہا تھا اور جول کراس اس میوزک سے خاصا محظوظ ہو رہا تھا۔ جول کراس ڈنر کرنے ہوٹل ڈان جا رہا تھا۔ چونکہ ہوٹل ڈان کا شمار ایکریمیا کے اعلیٰ ترین ہوٹلوں میں ہوتا ہے اس لئے وہ اس کا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پسندیدہ ہوٹل تھا۔ دوسرے اس ہوٹل کا منیجر اورٹن بھی اس کا دوست تھا۔ وہ دونوں اکٹھے یونیورسٹی میں پڑھتے رہے تھے۔ اورٹن تو ہوٹلنگ بزنس کی طرف چلا گیا تھا جبکہ جول کراس گرین فورس کا ممبر بن گیا تھا۔ اورٹن کو یہ معلوم نہیں تھا کہ وہ سیکرٹ ایجنسی کا ممبر ہے۔

جول کراس اکثر و بیشتر ڈان ہوٹل میں اپنی منگیتر سینڈرا کے ساتھ ڈنر کرنے آتا تھا لیکن آج وہ اکیلا ہی ہوٹل میں جا رہا تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ سینڈرا دو دن قبل اپنے کسی پرسنل کام کے سلسلے میں ناراک گئی تھی اور اس کی واپسی آج رات دس بجے متوقع تھی۔ سینڈرا بھی گرین فورس کی سیکرٹ ایجنٹ تھی اور تقریباً ہر مشن میں وہ جول کراس کے ساتھ ہوتی تھی۔ وہ بھی انتہائی تیز طرار اور ذہین لڑکی تھی۔ اس نے بھی کئی انفرادی مشنوں میں کامیابی حاصل کی تھی۔

تھوڑی دیر کے بعد جول کراس ہوٹل ڈان پہنچ گیا۔ اس نے کار پارک کی اور پھر ہوٹل کے ہال کی طرف بڑھ گیا۔ چونکہ وہ ڈنر کرنے اسی ہوٹل آتا تھا اس لئے اس کی میز ریزرو تھی۔ وہ ہمیشہ ہال کے کونے میں بیٹھنا پسند کرتا تھا۔ جول کراس ہال میں داخل ہونے کے بعد جیسے ہی اپنی میز پر بیٹھا تو ایک ویٹر فوراً اس کے پاس آ گیا۔ جول کراس نے اپنا آرڈر نوٹ کرایا اور ویٹر کے جانے کے بعد وہ ہال کا طائرانہ نگاہوں سے جائزہ لینے لگا۔ ہال کی تقریباً

تمام میزیں آباد تھیں۔ لوگ کھانا کھانے کے ساتھ ساتھ خوش گپیوں میں بھی مصروف تھے۔

اچانک جول کراس کی نظر ہال کے کونے میں ایک میز پر بیٹھی لڑکی پر پڑی تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔ وہ لڑکی سوئس نژاد تھی اور کھانا کھانے میں مصروف تھی۔ وہ میز پر اکیلی ہی بیٹھی ہوئی تھی۔ جول کراس سوچنے لگا کہ اس نے اس لڑکی کو کہیں دیکھا ہے۔ کہاں دیکھا ہے وہ یہ یاد کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ دوسرے ہی لمحے اسے یاد آ گیا کہ اس نے اس لڑکی کی تصویر کرنل ہاگ کے پاس ایک فائل میں دیکھی تھی۔ اس لڑکی کا نام جولیا تھا اور وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف تھی۔ جول کراس سوچ رہا تھا کہ جولیا یقیناً کسی خفیہ مشن پر ہی ایکریمیا آئی ہو گی مگر حیرت کی بات یہ تھی کہ وہ اصل شکل میں تھی اور اکیلی تھی۔ اگر اس کے ساتھ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا کوئی اور ممبر ہوتا تو وہ یقیناً اس کے ساتھ ہی ہوتا۔ جول کراس، جولیا کا بغور جائزہ لینے لگا۔ جول کراس جانتا تھا کہ سیکرٹ ایجنٹ جب بھی کسی دوسرے ملک میں جاتے ہیں تو وہ وہاں میک اپ میں رہتے ہیں لیکن جولیا کو دیکھ کر جول کراس حیران ہو رہا تھا۔ جولیا کھانے سے فارغ ہو چکی تھی۔ اسی لمحے ایک ویٹر اس کے لئے چائے لے آیا اور وہ چائے سپ کرنے لگی۔ چائے سپ کرتے کے ساتھ ساتھ وہ سر اٹھا کر ہال میں بیٹھے لوگوں کو دیکھنے لگی۔ اس نے ایک سرسری نظر جول کراس پر بھی ڈالی تھی لیکن جول کراس نے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

فوراً اپنے چہرے کا رخ دوسری طرف کر لیا تھا۔ اسی لمحے ویٹر نے اس کی میز پر کھانا لگانا شروع کر دیا لیکن جول کراس کی توجہ کھانے کی طرف نہیں تھی۔ وہ مسلسل جولیا کے بارے میں سوچ رہا تھا۔

"سر۔ کھانا لگ چکا ہے"...... اسی لمحے جول کراس کی سماعت سے ویٹر کی آواز ٹکرائی تو وہ یکدم چونک پڑا۔

"او کے۔ تھینکس"...... جول کراس نے کہا تو ویٹر وہاں سے چلا گیا۔ اسی لمحے جول کراس کے سیل فون کی بیل بج اٹھی تو اس نے کوٹ کی جیب میں ہاتھ ڈال کر سیل فون نکال کر اس کی اسکرین پر دیکھا تو اسکرین پر کرنل ہاگ کا نام ڈسپلے ہو رہا تھا۔

"ہیلو"...... جول کراس نے یس کا بٹن پریس کرنے کے بعد سیل فون کان سے لگاتے ہوئے دھیمی آواز میں کہا۔

"جول کراس۔ میں کرنل ہاگ بول رہا ہوں۔ تم اس وقت کہاں ہو"...... دوسری طرف سے کرنل ہاگ کی آواز سنائی دی۔

"چیف۔ میں اس وقت ہوٹل ڈان میں لنچ کرنے آیا ہوا ہوں"...... جول کراس نے جواباً کہا۔

"او کے۔ لنچ کر کے فوراً ہیڈکوارٹر پہنچو۔ تمہیں آج رات ایک اہم مشن پر پاکیشیا جانا ہے اور میں مشن پر جانے سے پہلے تمہیں بریف کرنا چاہتا ہوں"...... دوسری سے کرنل ہاگ نے کہا تو پاکیشیا کا نام سن کر وہ بے اختیار چونک پڑا۔

"او کے چیف۔ میں لنچ کر کے فوراً ہیڈکوارٹر پہنچ رہا ہوں مگر

میں آپ کو ایک اہم اطلاع دینا چاہتا ہوں"...... جول کراس نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اطلاع۔ کیسی اطلاع"...... کرنل ہاگ نے کرخت لہجے میں کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف جولیا ایکریمیا میں موجود ہے"...... جول کراس نے کہا۔

"کیا۔ اوہ۔ کیا تم نے اسے کہیں دیکھا ہے"...... دوسری طرف سے کرنل ہاگ کی چونکتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"یس چیف۔ جولیا اس وقت ہوٹل ڈان میں میرے سامنے بیٹھی چائے پی رہی ہے"...... جول کراس نے جواب دیا۔

"اوہ۔ میرا خیال ہے کہ جولیا کسی اہم اور خفیہ مشن پر ایکریمیا آئی ہوئی ہے۔ کیا اس کے باقی ساتھی بھی وہاں موجود ہیں"۔ کرنل ہاگ نے تشویش بھرے لہجے میں پوچھا۔

"نہیں چیف۔ اس کے ساتھی تو مجھے کہیں دکھائی نہیں دیئے۔ میرا خیال ہے وہ اکیلی ہے"...... جول کراس نے جواب دیا۔ وہ مسلسل جولیا کی طرف دیکھ رہا تھا۔ اس کی میز چونکہ ہال کے کونے میں تھی اس لئے وہ جولیا کو نظر نہیں آ رہا تھا البتہ وہ جولیا کو آسانی سے دیکھ رہا تھا۔

"ہو سکتا ہے اس کے ساتھی کہیں گئے ہوئے ہوں۔ جولیا کی ایکریمیا میں موجودگی کسی خطرے سے خالی نہیں ہے اس لئے اسے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اغوا کر کے فوراً ہیڈکوارٹر لے آؤ۔ میں اس سے معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ وہ ایکریمیا کس مشن پر آئی ہے"...... کرنل ہاگ نے تیز لہجے میں کہا۔

"آل رائٹ چیف۔ میں جولیا کو اغوا کر کے لا رہا ہوں"۔

جول کراس نے کہا تو دوسری طرف سے کرنل ہاگ نے او کے کہہ کر رابطہ منقطع کر دیا۔ جول کراس نے سیل فون واپس کوٹ کی جیب میں رکھا اور جولیا کی طرف دیکھنے لگا جو چائے پینے کے بعد اٹھ کر لفٹ کی طرف جا رہی تھی۔ جول کراس بھی کھڑا ہوا اور تیزی سے لفٹ کی طرف بڑھا۔ وہ چاہتا تھا کہ جولیا کے ساتھ ہی لفٹ میں سوار ہو جائے لیکن اسے دیر ہو چکی تھی۔ وہ جیسے ہی لفٹ کے قریب پہنچا تو لفٹ کا دروازہ بند ہو گیا تھا اور لفٹ اوپر جا رہی تھی۔ جول کراس معلوم کرنا چاہتا تھا کہ جولیا کس کمرے میں مقیم ہے تاکہ وہ اس کے کمرے میں بے ہوشی کا کیپسول پھینک دے۔ جیسے ہی جولیا بے ہوش ہوتی تو وہ اسے وہاں سے ہیڈکوارٹر لے جاتا لیکن وہ اس پلان کو عملی جامہ نہ پہنا سکا تھا۔ اس نے لفٹ کے باہر تین نمبر کو روشن ہوتے دیکھ لیا تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ وہ لفٹ تیسری منزل کی طرف جا رہی تھی گویا جولیا تیسری منزل کے کسی کمرے میں مقیم تھی۔ جول کراس تیزی سے مڑا اور سیڑھیوں کی طرف دوڑ پڑا۔ سیڑھیوں کے قریب پہنچتے ہی وہ دو، دو سیڑھیاں پھلانگتا ہوا اوپر جانے لگا۔ ایک منٹ سے پہلے ہی وہ تیسری منزل

پر پہنچ گیا۔

تیسری منزل پر پہنچتے ہی اس نے لفٹ کی طرف دیکھا تو اس کے چہرے پر غصے کے تاثرات ابھرتے چلے گئے۔ کیونکہ لفٹ اب نیچے پہلی منزل پر جا رہی تھی۔ اس کا مطلب تھا کہ جولیا اپنے کمرے میں چلی گئی تھی۔ جول کراس چند لمحے وہاں کھڑا کچھ سوچتا رہا دوسرے ہی لمحے اسے اپنے دوست اورٹن کا خیال آ گیا۔ وہ اورٹن کے ذریعے معلوم کرا سکتا تھا کہ جولیا کس کمرے میں ٹھہری ہوئی ہے۔ وہ اکیلی اس ہوٹل میں ٹھہری ہوئی ہے یا اس کے ساتھی بھی موجود ہیں۔ چنانچہ وہ مڑا اور اسی طرح دو، دو سیڑھیاں پھلانگتا ہوا پہلی منزل کی طرف بڑھنے لگا۔

اورٹن کا کمرہ دائیں طرف ایک راہداری میں تھا۔ ہال میں آتے ہی جول کراس تیزی سے راہداری کی طرف بڑھنے لگا۔ اورٹن کے کمرے کے باہر دو سیکورٹی گارڈ مستعد کھڑے تھے۔ کمرے کے دروازے پر اورٹن کا نام اور منیجر کی نیم پلیٹ لگی ہوئی تھی۔ چونکہ جول کراس، اورٹن سے ملنے کئی مرتبہ آ چکا تھا اس لئے سیکورٹی گارڈ اسے جانتے تھے۔ جول کراس دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔

ایک شاندار اور جہازی سائز ٹیبل کے پیچھے ریوالونگ چیئر پر ایک ینگ اور خوش شکل نوجوان بیٹھا ٹیلی فون پر کسی سے باتیں کرنے میں مصروف تھا۔ اس نے وائٹ کلر کا تھری پیس سوٹ پہنا ہوا تھا۔ اس کے سامنے میز پر ایک کمپیوٹر اور دیگر ضروری سامان رکھا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہوا تھا۔ وہ اورٹن تھا۔ اس نے جب جول کراس کو دیکھا تو اس نے یہ کہتے ہوئے کہ ”میں تھوڑی دیر تک فون کرتا ہوں“ ٹیلی فون کا رسیور رکھ دیا۔ جول کراس سمجھ گیا کہ اورٹن اپنی منگیتر لوسی سے بات کر رہا ہوگا۔

”آؤ جول کراس۔ کیسے ہو“...... اورٹن نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ جول کراس نے اس سے مصافحہ کیا۔

”میں ٹھیک ہوں“...... جول کراس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”بیٹھو۔ کافی عرصے کے بعد ہوٹل آئے ہو اور وہ بھی اکیلے۔ تم کہاں غائب ہو گئے تھے اتنے دن اور تمہاری منگیتر سینڈرا بھی نظر نہیں آ رہی“...... اورٹن نے مسکرا کر ایک کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور پھر جول کراس کے بیٹھتے ہی اورٹن بھی اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔

”میں تو روز ہی ڈنر کرنے آتا ہوں البتہ تم سے ملاقات کم ہی ہوتی ہے۔ باقی رہی بات سینڈرا کی تو وہ کسی ضروری کام کے سلسلے میں ناراک گئی ہوئی ہے اور آج رات دس بجے تک واپس آ جائے گی۔ تم سناؤ، تم کیسے ہو اور ہوٹل کیسا چل رہا ہے۔ تم نے شادی بھی کی ہے یا ابھی تک فون پر ہی وعدے ہو رہے ہیں“...... جول کراس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ بات تو لوسی سے ہی کر رہا تھا۔ ویسے ایک مہینے بعد

ہماری شادی ہے۔ میں تمہیں اور سینڈرا کو شادی میں شرکت کی دعوت دوں گا اور تم نے ضرور آنا ہے“...... اورٹن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہاں، ہاں ضرور آؤں گا“...... جول کراس نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”اچھا۔ یہ بتاؤ کیا پیو گے۔ ٹھنڈا یا گرم“...... اورٹن نے فون کا رسیور اٹھا کر پوچھا۔

”کچھ مت منگواؤ اورٹن۔ میں کھانا کھا کر آ رہا ہوں“...... جول کراس نے اسے روکتے ہوئے کہا۔

”کچھ تو پی لو۔ مجھے معلوم ہے کہ تمہیں بلیک ڈاگ بہت پسند ہے“...... اورٹن نے کہا۔

”نہیں رہنے دو۔ اس وقت شراب پینے کا موڈ نہیں ہو رہا“۔ جول کراس نے اسے روکتے ہوئے کہا تو اورٹن نے رسیور رکھ دیا۔

”سناؤ۔ آج کل کیا کر رہے ہو۔ ویسے مجھے تم سے یہ شکوہ ہے کہ تم نے آج تک یہ بتایا ہی نہیں ہے کہ تم کیا بزنس کر رہے ہو“...... اورٹن نے مسکراتے ہوئے کہا تو جول کراس کے چہرے پر بھی مسکراہٹ آ گئی۔

”میں تمہیں آج بتا دوں گا کہ میں کیا کرتا ہوں۔ فی الحال میں تمہارے پاس ایک ضروری کام کے سلسلے میں آیا ہوں“...... جول کراس نے کہا تو اورٹن چونک پڑا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

''کام۔ ہاں بتاؤ۔ کیا کام ہے''...... اورٹن نے پوچھا۔

''اورٹن۔ میرا تعلق ایکریمیا کی خفیہ سرکاری ایجنسی سے ہے اور ہمارا کام ملک دشمنوں پر نظر رکھنا اور انہیں ان کے مقاصد میں ناکام بنانا ہے۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے میں نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف جولیا کو تمہارے ہوٹل میں دیکھا ہے۔ وہ تمہارے ہوٹل میں مقیم ہے اور میں نے اسے تھرڈ فلور کی طرف جاتے ہوئے دیکھا ہے۔ وہ ایکریمیا میں یقیناً کسی مشن پر آئی ہوئی ہے۔ تم مجھے اس کے بارے میں معلوم کر کے بتاؤ کہ وہ ہوٹل میں اکیلی ٹھہری ہوئی ہے یا اس کے دیگر ساتھی بھی موجود ہیں''...... جول کراس نے تیز لہجے میں کہا۔

''اچھا۔ تم خفیہ ایجنسی میں کام کرتے ہو۔ کیا نام ہے خفیہ ایجنسی کا''...... اورٹن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اورٹن۔ میرے پاس وقت بے حد کم ہے اور ایسا نہ ہو کہ پاکیشیائی سیکرٹ سروس کی لیڈی ایجنٹ میرے ہاتھوں سے نکل جائے۔ میں تمہارے پاس جس کام سے آیا ہوں تم وہ کرو''۔ جول کراس نے کہا

''آل رائٹ۔ میں ابھی ریکارڈ دیکھ کر بتاتا ہوں''...... اورٹن نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے میز کے نیچے سے کی بورڈ نکالا اور اسے آپریٹ کرنے لگا البتہ اس کی نظریں کمپیوٹر مانیٹر پر مرکوز تھیں۔ تقریباً پانچ منٹ کے بعد اس کے ہاتھ رک گئے۔

''یس۔ جولیا نام کی ایک لڑکی تھرڈ فلور کے کمرہ نمبر ٹوئنٹی فائیو میں مقیم ہے۔ اسے ہمارے ہوٹل میں آئے ہوئے آج پہلا دن ہے''...... اورٹن نے کمپیوٹر سکرین کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''اس کے ساتھ اور کون مقیم ہے''...... جول کراس نے پوچھا۔

''وہ اکیلی ہے''...... اورٹن نے بتایا۔

''او کے۔ اب تم ایک کام کرو۔ میں نے جولیا کو اغوا کر کے ہیڈکوارٹر لے جانا ہے کیونکہ مجھے شک ہے کہ جولیا یقیناً ایکریمیا کسی خفیہ مشن پر آئی ہو گی۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ تم مجھے ہوٹل کے خفیہ راستے سے نکال دو۔ تمہارے ہوٹل میں یقیناً خفیہ راستہ ہو گا''...... جول کراس نے تیز لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ میرے ہوٹل کے عقب میں ایک خفیہ راستہ ہے اور میں تمہاری اس سلسلے میں ضرور مدد کروں گا۔ ہم نے ہوٹل کے ہر کمرے میں ایک سسٹم بنایا ہوا ہے تاکہ اگر مشکوک لوگ کمرے میں مقیم ہوں تو ہم ان کی حرکات و سکنات دیکھتے رہیں اور ضرورت پڑنے پر انہیں بے ہوش کر کے پولیس کے حوالے کیا جا سکے۔ میں ابھی جولیا کو بے ہوش کرتا ہوں''...... اورٹن نے کہا تو جول کراس کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی۔

''ویری گڈ۔ یہ تو بہت اچھا سسٹم ہے۔ ٹھیک ہے۔ تم اسے بے ہوش کر دو۔ فوراً۔ ایسا نہ ہو کہ جولیا کہیں چلی جائے اور میں اسے تلاش کرتا رہ جاؤں''...... جول کراس نے کہا تو اورٹن نے اثبات

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میں سر ہلا دیا۔ پھر وہ دوبارہ کی بورڈ آپریٹ کرنے لگا جبکہ جول کراس کرسی سے اٹھ کر اورٹن کے عقب میں آ کر کھڑا ہو گیا اور کمپیوٹر سکرین کی طرف دیکھنے لگا۔ چند لمحوں کے بعد کمپیوٹر سکرین پر جولیا نظر آنے لگی۔ وہ بیڈ پر نیم دراز تھی۔ اورٹن نے ایک اور بٹن پریس کیا تو دوسرے ہی لمحے کمرے میں دھواں سا بھرنا شروع ہو گیا۔ دونوں نے دیکھا کہ دھواں محسوس کر کے جولیا فوراً اٹھ بیٹھی اور اٹھ کر کمرے کے دروازے کی طرف بڑھی ہی تھی کہ اچانک وہ لہرائی اور زمین پر گر گئی۔ وہ بے ہوش ہو گئی تھی۔

"لو۔ جولیا بے ہوش ہو گئی ہے"...... اورٹن نے فاتحانہ لہجے میں کہا۔

"ویری گڈ۔ تم نے تو میرا کام ہی آسان کر دیا ہے"...... جول کراس نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر وہ اورٹن کے عقب سے نکل کر ٹیبل کے سامنے رکھی کرسی پر آ کر بیٹھ گیا۔

"اب تم مجھے اور جولیا کو ہوٹل کے خفیہ راستے سے باہر نکال دو تاکہ میں اسے ہیڈکوارٹر لے جاؤں اور اس سے پوچھ گچھ کروں۔ اور ہاں، تم نے جولیا کے کمرے پر نظر رکھنی ہے اور اس کمرے میں کسی اور کو نہیں ٹھہرنے دینا۔ مجھے یقین ہے کہ جولیا کے ساتھی اگر تمہارے ہوٹل میں یا کسی اور ہوٹل میں ٹھہرے ہوئے ہوں گے تو وہ یہاں ضرور آئیں گے۔ اگر وہ تمہارے ہوٹل میں آئیں تو تم انہیں بھی بے ہوش کر کے مجھے اطلاع دے دینا۔ میں انہیں لینے

پہنچ جاؤں گا"...... جول کراس نے مسکراتے ہوئے کہا تو اورٹن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"او کے۔ مجھے اپنا نیا سیل نمبر دے دو"...... اورٹن نے اثبات میں سر ہلا کر کہا تو جول کراس نے اپنا سیل نمبر اسے نوٹ کرا دیا۔

"آؤ"...... اورٹن نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں ایک دوسرے کے پیچھے چلتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گئے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر، ایکسٹو کے حکم پر آج دوپہر کو چارٹرڈ طیارے کے ذریعے ایکریمیا کے دارالحکومت ولنگٹن پہنچے تھے۔ صفدر اور تنویر دونوں نجی کام کے سلسلے میں چھٹیاں لے کر اپنے اپنے گھر گئے ہوئے تھے مگر جب ایکسٹو نے انہیں فون کر کے جولیا کے سیکرٹ سروس سے استعفیٰ دینے اور اس کے وارنٹ گرفتاری سے آگاہ کرتے ہوئے انہیں فوری طور پر دارالحکومت کے ائیر پورٹ پر پہنچنے کی ہدایت کی تھی تو وہ فوراً اپنا نجی کام چھوڑ کر ائیر پورٹ پر پہنچ گئے تھے۔ کیپٹن شکیل پہلے ہی ائیر پورٹ پر پہنچ چکا تھا۔ ایکسٹو نے صفدر کو قائم مقام ڈپٹی چیف بنا دیا تھا۔ صفدر نے ہمت کر کے ایکسٹو سے جولیا کے استعفیٰ کی وجہ کے بارے میں پوچھنے کی کوشش کی تھی تو ایکسٹو نے صرف اتنا کہا تھا کہ جولیا نے کوئی وجہ بتائے بغیر استعفیٰ دیا ہے۔ صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر نے ایکریمیا پہنچتے ہی

علیحدہ علیحدہ جولیا کی تلاش شروع کر دی تھی۔ انہوں نے ائیر پورٹ پر ہی اپنا اپنا حلیہ تبدیل کر لیا تھا۔ ایکسٹو نے ولنگٹن میں فارن ایجنٹ میکوڈ کو ان کی آمد سے آگاہ کر دیا تھا اس لئے میکوڈ نے ان تینوں کی رہائش کے لئے ایک کوٹھی اور تین کاروں کا بندوبست کر لیا تھا۔ میکوڈ بھی ایکسٹو کے حکم پر جولیا کو ولنگٹن میں تلاش کرتا پھر رہا تھا۔ ایکسٹو نے اسے سختی سے ہدایت کی تھی کہ جیسے ہی اسے جولیا کے بارے میں معلومات ملیں وہ فوراً صفدر کو آگاہ کرے۔ اُن تینوں نے ولنگٹن کے تمام ہوٹل چھان مارے تھے لیکن جولیا کا کہیں کچھ پتا نہ چلا تھا۔ یہی نہیں بلکہ صفدر نے جولیا کے سیل فون پر بھی کئی مرتبہ ٹرائی کی تھی لیکن اس کا سیل فون مسلسل آف جا رہا تھا۔

چونکہ سیکرٹ سروس کے تمام ممبرز کے پاس ایکسٹو کے دیئے ہوئے سپیشل سیٹلائٹ سیل فون تھے اس لئے وہ سیٹلائٹ سیل فون کے علاوہ کوئی دوسرا فون استعمال نہیں کرتے تھے۔ عمران نے سر داور کے ساتھ مل کر اپنا سیٹلائٹ سیل فون نیٹ ورک بنایا تھا۔ پاکیشیا کے خصوصی سیٹلائٹ میں سپیس حاصل کرنے کے بعد عمران نے اس کی مشینری بھی دانش منزل میں رکھ لی تھی۔ اس لئے اب اس کی کال ٹرانسمیٹر کال سے بھی زیادہ محفوظ ہو گئی تھی اور سیٹلائٹ سسٹم ہونے کی وجہ سے یہ دنیا کے کسی بھی کونے میں استعمال ہو سکتا تھا۔ اگر کسی ممبرز کا سیل فون چوری ہو جاتا یا کہیں گر جاتا تو اسے کوئی بھی استعمال نہیں کر سکتا تھا کیونکہ اس فون سے کال کرنے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

والے کی آواز دانش منزل میں کمپیوٹر میں فیڈ تھی اور مخصوص کوڈ کے ذریعے ہی وہ چلتا تھا۔ بغیر کوڈ کے وہ بے کار تھا اور لاکھ کوشش کے باوجود وہ نہیں چل سکتا تھا۔ اس کے علاوہ ان کی کال بھی کیچ نہیں ہوسکتی تھی اور نہ ہی ٹریس ہوسکتی تھی کہ وہ کہاں سے بات کر رہے ہیں۔

اس وقت ایکریمیا کے وقت کے مطابق رات کے نو بج رہے تھے۔ صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر کوٹھی کے ایک کمرے میں بیٹھے جولیا کے استعفیٰ کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے۔ وہ تھوڑی دیر پہلے ہی کوٹھی پر پہنچے تھے البتہ میکوڈ ابھی تک نہیں آیا تھا لیکن کوٹھی پر ایک ملازم موجود تھا جس کا نام ڈیوڈ تھا۔ ڈیوڈ ادھیڑ عمر تھا۔ میکوڈ نے ڈیوڈ کو صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر کے لئے رات کا کھانا بنانے کا کہہ دیا تھا اس لئے وہ تینوں جب کوٹھی پر پہنچے تو ان کے لئے کھانا تیار تھا۔ چونکہ سارے دن کی بھاگ دوڑ کی وجہ سے وہ بے حد تھکے ہوئے تھے اس لئے انہوں نے فریش ہونے کے بعد کھانا کھا لیا۔

”آخر جولیا کو بیٹھے بٹھائے کیا ہو گیا تھا کہ اس نے سیکرٹ سروس سے استعفیٰ دے دیا ہے“...... تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ کیونکہ سب سے زیادہ اسے جولیا کے استعفیٰ دینے کا افسوس ہوا تھا۔

”ضرور کوئی وجہ ہو گی ورنہ مس جولیا کو کیا پڑی تھی کہ وہ سیکرٹ سروس سے استعفیٰ دے دیتیں“...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

”وجہ۔ آخر کیا وجہ ہوسکتی ہے“...... تنویر نے چونک کر کہا۔

”یہ تو مس جولیا ہی بتا سکتی ہیں کہ انہوں نے کس وجہ سے سیکرٹ سروس سے استعفیٰ دیا ہے“...... کیپٹن شکیل نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

”ایک بات میری سمجھ سے باہر ہے کہ مس جولیا کے استعفیٰ دینے پر چیف نے اس کی گرفتاری کے وارنٹ کیوں جاری کر دیئے ہیں“...... تنویر نے کہا۔

”یہ بھی چیف ہی بتا سکتے ہیں“...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کیا تمہیں جولیا کے استعفیٰ دینے کا افسوس ہے“...... صفدر نے مسکراتے ہوئے تنویر سے پوچھا۔

”ہاں۔ افسوس تو ہے۔ ظاہر ہے مس جولیا ہماری ڈپٹی چیف تھی اور کافی عرصے سے ہمارے ساتھ کام کر رہی تھی۔ اس کے یوں اچانک استعفیٰ دینے پر افسوس تو ہو گا۔ اب تو تم ہمارے ڈپٹی چیف بن گئے ہو“...... تنویر نے کہا تو صفدر ہنس پڑا۔ وہ تنویر کا مطلب اچھی طرح سمجھتا تھا۔

”میں قائم مقام ڈپٹی چیف بنا ہوں“...... صفدر نے کہا۔

”ویسے عمران صاحب کو یقیناً معلوم ہو گا کہ مس جولیا نے استعفیٰ کیوں دیا ہے“...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

”میرا خیال ہے کہ عمران صاحب کو بھی مس جولیا کے استعفیٰ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دینے کا معلوم نہیں ہوگا۔ لامحالہ اگر عمران صاحب کو معلوم ہوتا تو وہ یقیناً چیف کو آگاہ کر دیتے اور مس جولیا پاکیشیا سے نکل کر کسی طرح بھی ایکریمیا نہ پہنچ سکتیں"...... صفدر نے کہا تو ان دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"اب کیا پروگرام ہے۔ کیا یہیں بیٹھے باتیں کرتے رہیں گے یا مس جولیا کو تلاش کرنے پھر نکلیں"...... کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

"ہم نے مس جولیا کو تو بہت تلاش کیا ہے۔ پتا نہیں وہ کہاں غائب ہوگئی ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"صفدر۔ یہ بھی تو ہوسکتا ہے کہ مس جولیا ایکریمیا آئی ہی نہ ہوں اور وہ اپنے ملک سوئٹزر لینڈ چلی گئی ہوں"...... کیپٹن شکیل نے اپنا خیال ظاہر کرتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ تم جانتے ہو کہ چیف کی معلومات کبھی غلط نہیں ہوتیں۔ مس جولیا ایکریمیا میں ہی ہیں اور ہم نے انہیں ہر صورت تلاش کرنا ہے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی اسی لمحے صفدر کے سپیشل سیلائٹ سیل فون کی بیل بج اٹھی تو صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل بے اختیار چونک پڑے۔ صفدر نے کوٹ کی اندرونی جیب میں ہاتھ ڈال کر سپیشل سیلائٹ سیل فون نکال کر اس کی اسکرین پر دیکھا تو ایکسٹو کا نام ڈسپلے ہو رہا تھا۔ صفدر نے یس کا بٹن پریس کر کے کان سے لگا لیا۔

"یس چیف"...... صفدر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"صفدر۔ تم نے جولیا کے بارے میں کوئی رپورٹ نہیں دی۔ اس کا کچھ پتا چلا"...... ایکسٹو نے سرد لہجے میں پوچھا۔

"نو سر۔ ابھی تک جولیا کا کچھ پتا نہیں چلا۔ ہم نے ولنگٹن کے تمام ہوٹلز چھان مارے ہیں لیکن جولیا کہیں بھی دکھائی نہیں دی"...... صفدر نے جواباً کہا۔

"وری بیڈ۔ تم تینوں جولیا کی تلاش جاری رکھو۔ ہوسکتا ہے کہ وہ میک اپ میں ہو جس کی وجہ سے تم اسے نہ پہچان پا رہے ہو۔ اسے ہر حال میں گرفتار کرنا ہے زندہ یا مردہ۔ دوسری بات یہ کہ جولیا کی ایکریمیا میں موجودگی پاکیشیا کے لئے خطرناک ثابت ہو سکتی ہے۔ ایکریمیا کے سیکرٹ ایجنٹ اسے اغوا بھی کر سکتے ہیں"۔ دوسری طرف سے ایکسٹو نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ہم مس جولیا کو تلاش کرنے کی کوشش کر رہے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"او کے۔ دیٹس آل"...... ایکسٹو نے اسی لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ منقطع ہوگیا تو صفدر نے سیل فون آف کر دیا۔

"چیف کیا کہہ رہے تھے"...... تنویر نے پوچھا تو صفدر نے چیف سے ہونے والی گفتگو دوہرا دی۔ چونکہ فون کا لاؤڈر بند تھا اس لئے تنویر اور کیپٹن شکیل نے صفدر اور ایکسٹو کی گفتگو نہیں سنی تھی۔

"صفدر۔ اب مس جولیا کے سیل فون پر نگرانی کرو۔ ہوسکتا ہے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اب انہوں نے سیل فون آن کر دیا ہو"...... کیپٹن شکیل نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا تو صفدر نے سیل فون آن کیا اور جولیا کے سیل فون کے نمبر پریس کرنے کے بعد کان سے لگا لیا۔ چند لمحوں کے بعد کمپیوٹر نے بتایا کہ اس کا مطلوبہ نمبر آف ہے۔

"نہیں۔ مس جولیا کا فون آف ہی ہے"...... صفدر نے مایوسانہ لہجے میں کہا اور سیل فون کوٹ کی اندرونی جیب میں رکھ لیا۔

"میرا خیال ہے ہمیں وقت ضائع کرنے کی بجائے مس جولیا کو تلاش کرنا چاہئے۔ ہوسکتا ہے ہم اس بار کامیاب ہو جائیں"۔ کیپٹن شکیل نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے صفدر کے سیل فون کی بیل ایک مرتبہ پھر بج اٹھی تو صفدر چونک پڑا۔ اس نے سیل فون نکال کر اسکرین کی طرف دیکھا تو میکوڈ کا نام ڈسپلے ہو رہا تھا۔

"ہیلو"...... صفدر نے کہا۔

"صفدر صاحب۔ میں میکوڈ بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے میکوڈ کی آواز سنائی دی۔

"یس میکوڈ۔ مس جولیا کا کچھ پتا چلا"...... صفدر نے کہا۔

"جی ہاں صفدر صاحب۔ میں نے مس جولیا کو ٹریس کر لیا ہے"...... دوسری طرف سے میکوڈ کی آواز سنائی دی تو صفدر بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ کہاں ہیں وہ"...... صفدر نے تیزی سے پوچھا۔ اس کی

بات سن کر کیپٹن شکیل اور تنویر بھی چونک کر اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔

"صفدر صاحب۔ مس جولیا ہوٹل ڈان میں ٹھہری ہوئی ہیں"۔ دوسری طرف سے میکوڈ نے کہا۔

"کیا مس جولیا میک اپ میں ہیں اور کیا انہوں نے تمہیں پہچانا تو نہیں"...... صفدر نے تیزی سے یکے بعد دیگرے سوال کرتے ہوئے کہا۔

"نہیں جناب۔ مس جولیا میک اپ میں نہیں ہیں البتہ میں میک اپ میں ہوں اس لئے وہ مجھے نہیں پہچان سکیں"...... میکوڈ نے کہا۔

"اوہ ٹھیک ہے۔ تم ہوٹل میں ہمارا انتظار کرو۔ ہم تھوڑی دیر میں وہاں پہنچ رہے ہیں۔ اگر مس جولیا کہیں جائیں تو تم نے ان کا تعاقب کرنا ہے"...... صفدر نے تیزی سے کہا۔

"ٹھیک ہے سر۔ میں آپ کا انتظار کر رہا ہوں"...... دوسری طرف سے میکوڈ نے کہا تو صفدر اپنا سیل فون آف کر کے واپس کوٹ کی جیب میں ڈالنے کے بعد کھڑا ہو گیا۔

"چلو بھئی۔ میکوڈ نے مس جولیا کو ٹریس کر لیا ہے۔ وہ ڈان ہوٹل میں ٹھہری ہوئی ہیں"...... صفدر نے کیپٹن شکیل اور تنویر سے کہا تو وہ دونوں بھی اچھل کر کھڑے ہو گئے۔

"میرا خیال ہے ہمیں ہوٹل میں جانے سے پہلے میک اپ کر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

لینے چاہئیں۔ ایسا نہ ہو کہ مس جولیا ہمیں دیکھتے ہی وہاں سے کہیں اور چلی جائیں''...... کیپٹن شکیل نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر ان تینوں نے اپنے اپنے چہروں پر سپیشل میک اپ کر لئے۔ اس کام میں انہیں بمشکل دس منٹ لگے تھے۔ پھر صفدر نے ڈیوڈ کو کوٹھی کا گیٹ کھولنے کا کہا پھر وہ تینوں آگے پیچھے چلتے ہوئے پورچ میں آئے جہاں تین مختلف کلرز کی کاریں کھڑی تھیں۔ صفدر نے بلیک کلر کی کار کی ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی جبکہ کیپٹن شکیل سائیڈ سیٹ پر اور تنویر کار کی پچھلی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ ڈیوڈ نے گیٹ کھول دیا تھا اس لئے صفدر نے کار اسٹارٹ کی اور اسے ریورس کرتے ہوئے کوٹھی سے باہر سڑک پر لے آیا پھر اس نے کار کا رخ موڑا اور اس کی رفتار میں اضافہ کرتا چلا گیا۔

چونکہ صفدر، عمران کے ساتھ ایک مرتبہ ڈان ہوٹل میں جا چکا تھا اس لئے وہ جانتا تھا کہ ڈان ہوٹل ولنگٹن کے کس علاقے میں واقع ہے۔ آدھے گھنٹے کے بعد وہ ڈان ہوٹل میں پہنچ گئے اور صفدر نے کار پارکنگ میں روک دی۔ وہ تینوں کار سے باہر نکل نکلے تو صفدر نے کار لاک کی اور وہ تینوں تیزی سے چلتے ہوئے ہوٹل کے ہال کی طرف بڑھنے لگے۔

ہال میں داخل ہونے کے بعد صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر نے ادھر ادھر نظریں دوڑائیں تو انہیں میکوڈ ہال کے کونے میں ایک میز پر بیٹھا ہوا نظر آیا۔ وہ تینوں اس کی طرف بڑھنے لگے اور اس کے

قریب جا کر کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ چونکہ وہ تینوں میک اپ میں تھے اس لئے میکوڈ نے انہیں نہیں پہچانا تھا۔ وہ ان تینوں کو وہاں بیٹھتے دیکھ کر چونک پڑا تھا۔

''ہیلو''...... صفدر نے آہستہ سے کہا تو میکوڈ، جس کے چہرے پر حیرت بھرے تاثرات ابھرے ہوئے تھے، کی جگہ یکلخت اطمینان بھرے تاثرات ابھر آئے۔

''اوہ صفدر صاحب آپ۔ میں تو آپ تینوں کو اس حلیئے میں بالکل بھی نہیں پہچان پایا''...... میکوڈ نے کہا۔

''کیا تم نے جولیا کا کمرہ دیکھ لیا ہے''...... صفدر نے اس کی بات کو نظرانداز کرتے ہوئے پوچھا۔

''جی ہاں۔ وہ تھرڈ فلور کے روم نمبر ٹوئنٹی فائیو میں ٹھہری ہوئی ہیں''...... میکوڈ نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔ آؤ چلیں''...... صفدر نے کہا اور وہ چاروں اٹھ کر کھڑے ہوئے پھر وہ لفٹ کی طرف بڑھ گئے۔ ہال کے کونے میں چار لفٹس موجود تھیں۔ لفٹس کے قریب پہنچ کر میکوڈ نے دیوار کی سائیڈ میں ایک ننھا سا بٹن پریس کیا تو ایک مترنم سی گھنٹی بج اٹھی اور ایک لفٹ کا دروازہ کھل گیا۔ لفٹ میں بلیک کلر کے لباس میں ملبوس ایک نوجوان لڑکا موجود تھا۔ وہ لفٹ آپریٹر تھا۔ وہ چاروں لفٹ میں آ گئے۔

''آپ نے کس فلور پر جانا ہے''...... لفٹ آپریٹر نے ان

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

چاروں کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''تھرڈ فلور''...... میکوڈ نے کہا تو لفٹ آپریٹر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ہاتھ بڑھا کر تھرڈ فلور کا بٹن پریس کر دیا۔ بٹن کے پریس کرتے ہی لفٹ کا دروازہ بند ہو گیا اور لفٹ کو ایک ہلکا سا جھٹکا لگا اور لفٹ اوپر کو اٹھنے لگی۔ چند لمحوں کے بعد لفٹ کو پھر ایک جھٹکا لگا اور وہ رک گئی۔ ایک لمحے بعد دروازہ کھلا اور وہ چاروں باہر نکل آئے۔ باہر دو مرد لفٹ کے انتظار میں کھڑے تھے۔ جیسے ہی وہ چاروں باہر نکلے تو وہ دونوں لفٹ میں سوار ہو گئے اور لفٹ کا دروازہ بند ہو گیا۔

لفٹ کا دروازہ بند ہوتے ہی صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر، میکوڈ کی رہنمائی میں دائیں طرف بڑھنے لگے۔ راہداری میں آمنے سامنے کمرے بنے ہوئے تھے جن کے دروازے بند تھے۔ چند لمحوں کے بعد وہ چاروں روم نمبر ٹوئنٹی فائیو کے دروازے کے پاس پہنچ کر رک گئے۔ صفدر نے دروازے کا ہینڈل آہستہ سے گھمایا تو دروازہ لاک نہیں تھا۔ دروازہ کھلتے ہی وہ چاروں کمرے میں داخل ہو گئے۔ سب سے آخر میں تنویر آیا تھا اس لئے اس نے دروازہ بند کر دیا تھا۔

کمرے میں داخل ہوتے ہی وہ چاروں یکلخت چونک پڑے کیونکہ کمرے میں کوئی نہیں تھا البتہ کمرے میں عجیب سی بو پھیلی ہوئی تھی۔ صفدر نے آگے بڑھ کر واش روم چیک کیا تو اس کا

دروازہ بھی کھلا ہوا تھا اور جولیا وہاں بھی موجود نہیں تھی۔ وہ پلٹا اور بیڈ کی سائیڈ ٹیبل کی درازیں چیک کرنے لگا۔ اسے دوسری دراز میں جولیا کا ہینڈ بیگ مل گیا جس میں اس کا سیل فون اور ایکریمین کرنسی تھی۔ صفدر نے جولیا کا سیل فون چیک کیا تو وہ آف تھا۔

''کمرے میں پھیلی بو بتا رہی ہے کہ مس جولیا کو بے ہوش کر کے اغوا کر لیا گیا ہے''...... صفدر نے ان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ تمہارا تجزیہ درست ہے۔ ہمیں یہاں پہنچنے میں دیر ہو گئی ہے''...... کیپٹن شکیل نے صفدر کی بات کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ جولیا کو کس نے اغوا کیا ہو گا''...... تنویر نے جلدی سے کہا۔

''یہ تو اغوا کرنے والے ہی بتا سکتے ہیں کہ وہ کون ہیں اور انہوں نے کیوں مس جولیا کو اغوا کیا ہے''...... صفدر نے طنزیہ لہجے میں کہا تو تنویر کے چہرے پر شرمندگی کے آثار ابھر آئے کیونکہ اس نے احمقانہ سوال کیا تھا۔

صفدر آگے بڑھا اور ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ پھر اس کی نظریں دروازے کے اوپر لگے ہوئے ایک قمیض کے سائز جیسے بٹن پر جم گئی اور وہ بے اختیار چونک پڑا۔ دوسرے ہی لمحے بیڈ کی سائیڈ سے مڑ کر وہ دروازے کے قریب آیا اور غائرانہ نظروں سے اس بٹن کو دیکھنے لگا۔ وہ بٹن دروازے کے بالکل اوپر لگا ہوا تھا اور وہ یقیناً

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

خفیہ کیمرہ تھا۔ اس کا رنگ کمرے کے پینٹ کی طرح تھا۔ ایک نظر ڈالنے پر تو وہ نظر ہی نہیں آتا تھا البتہ غور سے دیکھنے پر وہ دکھائی دیتا تھا۔

''اوہ۔ کمرے میں خفیہ کیمرہ لگا ہوا ہے اور ہمیں چیک کیا جا رہا ہے۔ چلو نکل چلو''...... صفدر نے تیز لہجے میں کہا تو کیپٹن شکیل، تنویر اور میکوڈ بھی اس کی بات سن کر چونک پڑے۔ اس سے پہلے کہ وہ کمرے سے باہر نکل پاتے، اسی لمحے کمرے میں دھواں سا بھرنے لگا۔ دھواں اتنی تیزی سے کمرے میں پھیل رہا تھا کہ وہ چاروں اس میں گم سے ہو گئے تھے۔

''اوہ۔ ہمیں بے ہوش کرنے کے لئے کمرے میں گیس بھری جا رہی ہے۔ سب اپنے اپنے سانس روک کر زمین پر گر جاؤ تاکہ بے ہوش کرنے والوں کو یہی گمان ہو کہ ہم بے ہوش ہو گئے ہیں''۔ صفدر نے دھیمی آواز میں مگر تیزی سے اپنے ساتھیوں سے کہا تو ان چاروں نے اپنے سانس روک لئے اور پھر وہ یکبارگی زمین پر گرتے چلے گئے۔ ان کے گرنے کا انداز ایسا تھا جیسے وہ کمرے میں پھیلنے والی گیس سے بے ہوش ہو کر گر گئے ہوں۔ چونکہ ایکسٹو نے انہیں کافی دیر تک سانس روکنے کی تربیت دی ہوئی تھی اس لئے وہ بے فکری سے سانس روکے زمین پر پڑے ہوئے تھے۔ کمرے میں پھیلنے والی گیس کی بو ویسی ہی تھی جو انہوں نے کمرے میں داخل ہونے کے بعد محسوس کی تھی۔

سانس روکنے سے ان کے چہرے پکے ہوئے ٹماٹر کی طرح سرخ ہوتے جا رہے تھے ایسا لگتا تھا جیسے سارے جسم کا خون سمٹ کر ان کے چہروں پر آ گیا ہو۔ تقریباً دو منٹ کے بعد گیس کی بو کچھ کم ہوئی اور دھواں فضا میں تحلیل ہو گیا تو انہوں نے ہلکے ہلکے انداز میں سانس لینے شروع کر دیئے اور ان کے چہرے قدرے نارمل ہوتے چلے گئے۔ صفدر نے تھوڑا سا سر اٹھا کر دروازے کے اوپر لگے کیمرے کی طرف دیکھا تو اس کا رخ بیڈ کی طرف تھا۔ وہ کافی دیر تک اسی حالت میں پڑے رہے مگر اس کمرے کی طرف کوئی بھی نہیں آیا۔

''حیرت کی بات ہے۔ ہمیں زمین پر یوں پڑے کافی دیر ہو گئی ہے مگر ہمیں یہاں سے لے جانے کے لئے تو کوئی آ ہی نہیں رہا''...... تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو اس کی بات پر صفدر اور کیپٹن شکیل کے چہروں پر مسکراہٹ ابھر آئی۔

''ہو سکتا ہے ہمیں چیک کیا جا رہا ہو کہ ہم بے ہوش ہوئے بھی ہیں یا نہیں''...... کیپٹن شکیل نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔ اس سے پہلے کہ وہ مزید کوئی بات کرتے اسی لمحے انہیں دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی تو کیپٹن شکیل اور تنویر نے اپنی آنکھیں بند کر لیں البتہ صفدر آنکھیں تھوڑی تھوڑی کھول کر دروازے کی طرف دیکھنے لگا۔ وہ چونکہ دروازے کے بالکل سامنے لیٹا پڑا تھا اس لئے وہ آسانی سے اندر داخل ہونے والوں کو دیکھ سکتا تھا۔ چند لمحوں کے بعد

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دروازہ کھلا اور ایک خوبصورت نوجوان کمرے میں داخل ہوا۔ اس نے وائٹ کلر کا تھری پیس سوٹ پہنا ہوا تھا۔ اس کے ساتھ دو گارڈز بھی تھے جنہوں نے اپنے ہاتھوں میں مشین گنیں اٹھائی ہوئی تھیں۔

”مجھے پہلے ہی شک تھا کہ جولیا کے ساتھی یہاں ضرور آئیں گے اس لئے میں نے اس کمرے کا کیمرہ اور لاؤڈر آن رکھا تھا۔ تم ان چاروں کا خیال رکھو۔ میں جول کراس کو اطلاع دیتا ہوں“۔ وائٹ کلر کے سوٹ والے نوجوان نے دونوں گارڈز سے کہا اور پھر وہ دروازہ کھول کر باہر چلا گیا جبکہ دونوں گارڈز جہاں کھڑے تھے وہیں کھڑے رہے۔

صفدر نے مچی مچی آنکھیں کھول کر کیپٹن شکیل کی طرف دیکھا تو وہ بھی مچی مچی آنکھیں کھول کر اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ صفدر نے آئی کوڈ میں اسے اپنے پلان سے آگاہ کیا اور پھر دوسرے ہی لمحے وہ دونوں یکلخت یوں اچھل کر کھڑے ہو گئے جیسے ان کے جسموں میں اسپرنگ فٹ ہوں اور اسپرنگ کھلنے کی وجہ سے اچھل کر کھڑے ہو گئے ہوں۔ دونوں گارڈز انہیں کھڑے ہوتے دیکھ کر یکلخت چونکے اور پھر اس سے پہلے کہ وہ اپنی مشین گنوں کا رخ ان دونوں کی طرف کرتے، وہ دونوں عقابوں کی طرح اڑتے ہوئے ان پر جھپٹے۔ صفدر نے ایک گارڈ کے چہرے پر مکا رسید کر دیا تھا جبکہ کیپٹن شکیل نے دوسرے گارڈ کے پیٹ میں زوردار لات ماری تھی

جس سے دونوں گارڈز کے حلق سے دبی دبی سی چیخیں نکل گئیں۔ اسی لمحے صفدر اور کیپٹن شکیل نے ان دونوں کے ہاتھوں سے مشین گنیں جھپٹ کر انہی پر تان لیں۔ وہ دونوں حیرت بھری نگاہوں سے صفدر اور کیپٹن شکیل کی طرف دیکھ رہے تھے جیسے وہ انسان کی بجائے بھوت ہوں۔

”خبردار۔ کوئی حرکت مت کرنا ورنہ دونوں کو گولیوں سے بھون ڈالوں گا“...... صفدر نے سرد لہجے میں ان دونوں سے مخاطب ہو کر کہا تو ان دونوں کے چہروں پر خوف بھرے تاثرات چھا گئے۔

”تت۔ تت۔ تم۔ تم ہوش میں کیسے آ گئے ہو“...... ایک گارڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”تنویر، میکوڈ۔ کھڑے ہو جاؤ“...... صفدر نے اس گارڈ کی بات کا جواب دینے کی بجائے تنویر اور میکوڈ سے مخاطب ہو کر کہا تو وہ دونوں اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

”تم دونوں باہر جا کر پہرہ دو میں جب تک ان سے کچھ سوالات کر لوں“...... صفدر نے تنویر اور میکوڈ سے مخاطب ہو کر کہا تو وہ دونوں اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کمرے سے باہر چلے گئے۔

”کیا نام ہے تمہارا“...... صفدر نے ایک گارڈ سے کرخت لہجے میں اس کا نام پوچھا۔

”مم۔ مم۔ میرا نام رابرٹ ہے“...... اس گارڈ نے گھبرائے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"جو آدمی تمہارے ساتھ یہاں آیا تھا وہ کون ہے"...... صفدر نے اس سے پوچھا۔

"وہ اس ہوٹل کے منیجر اورٹن صاحب ہیں"...... رابرٹ نے جواب دیا۔

"یہ جول کراس کون ہے جس کا اورٹن نے ذکر کیا تھا"۔ صفدر نے پوچھا۔

"مم۔مم۔ مجھے معلوم نہیں ہے کہ جول کراس کون ہے۔ شاید وہ اورٹن صاحب کا دوست ہے"...... رابرٹ نے اسی لہجے میں جواب دیا۔

"اورٹن کا کمرہ کہاں ہے"......صفدر نے اسی لہجے میں پوچھا۔

"اورٹن صاحب کا کمرہ ہال کے دائیں طرف راہداری میں ہے"...... رابرٹ نے جواب بتایا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر صفدر نے کیپٹن شکیل کو اشارہ کیا تو دوسرے ہی لمحے دونوں نے بجلی کی سی تیزی سے مشین گنوں کے بٹ ان دونوں کے سروں پر مارے تو وہ دونوں لہراتے ہوئے زمین پر گرے اور بے ہوش ہوتے چلے گئے۔ پھر وہ دونوں گارڈز کو گھسیٹتے ہوئے واش روم میں ڈال آئے۔ اس کے بعد وہ دونوں کمرے سے باہر نکل آئے۔ باہر تنویر اور میکوڈ مستعد کھڑے تھے۔

"آؤ"...... صفدر نے ان دونوں سے کہا اور پھر وہ چاروں تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے سیڑھیوں کی طرف بڑھے اور دو، دو

سیڑھیاں پھلانگتے ہوئے ہوٹل کے ہال میں آ گئے۔ ہوٹل کا ہال لوگوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ ان میں اکثریت ینگ جوڑوں کی تھی جو کھانا کھانے میں مشغول تھے اور ویٹر ہال میں بیٹھے لوگوں کو اعلیٰ کوالٹی کی شراب اور کھانا سرو کرنے میں مصروف تھے۔ ہال میں لائٹ موسیقی بھی گونج رہی تھی جس سے ہوٹل کا ماحول رومینٹک ہو رہا تھا۔ ہال کے بائیں طرف ڈانسنگ فلور بھی بنا ہوا تھا جہاں کچھ جوڑے بانہوں میں بانہیں ڈالے آہستہ آہستہ تھرک رہے تھے۔

ہال کے دائیں طرف ایک بڑا سا کاؤنٹر بنا ہوا تھا جس کے پیچھے دو لڑکیاں آنے جانے والوں کو ڈیل کر رہی تھیں۔ کاؤنٹر پر بھی چار ینگ نوجوان بڑی بڑی کرسیوں پر بیٹھے شراب سے شغل کر رہے تھے۔

چونکہ ویٹر ہال میں بیٹھے لوگوں کی خدمت کرنے میں مصروف تھے اس لئے ان میں سے کسی نے بھی ان کی طرف توجہ نہیں دی تھی۔ وہ چاروں ایک دوسرے کے پیچھے چلتے ہوئے دائیں طرف راہداری میں آ گئے۔ راہداری میں آمنے سامنے متعدد کمرے بنے ہوئے تھے اور ایک کمرے کے باہر دو سیکورٹی گارڈ مستعدی سے کھڑے تھے۔ ان دونوں کے دائیں پہلوؤں میں ہولسٹر تھے جن میں ریوالور صاف دکھائی دے رہے تھے۔

"کیا مسٹر اورٹن اپنے کمرے میں موجود ہیں"...... صفدر نے دونوں گارڈز کے قریب پہنچ کر پوچھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"جی ہاں۔ اورٹن صاحب موجود ہیں مگر آپ کون ہیں۔ میں آپ کو پہلی مرتبہ یہاں دیکھ رہا ہوں"...... ایک سیکورٹی گارڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا نام مارکونی ہے اور میں اورٹن کا دوست ہوں۔ ہٹو آگے سے"...... صفدر نے سخت لہجے میں کہا اور دروازہ کی طرف بڑھا لیکن دونوں گارڈز اس کے سامنے آ گئے۔

"ارے ارے۔ کہاں جا رہے ہیں آپ"...... اسی گارڈ نے صفدر سے غصیلے لہجے میں کہا لیکن دوسرے ہی لمحے صفدر کا بھرپور ہاتھ اس کے چہرے پر پڑا جس سے راہداری گونج اٹھی۔ دوسرے ہی لمحے اس گارڈ نے بجلی کی سی تیزی سے اپنے ہولسٹر سے ریوالور نکالنا چاہا لیکن صفدر نے اس مرتبہ اسے لات ماری تو وہ اچھل کر کمرے کے دروازے سے ٹکرایا اور دوسرے ہی لمحے دروازہ یکلخت کھل گیا اور وہ اندر پشت کے بل جا گرا جبکہ دوسرے گارڈ کے ہولسٹر سے کیپٹن شکیل نے ریوالور نکال کر اس کے پہلو سے لگا دیا تھا۔

پہلا گارڈ جیسے ہی اندر کمرے میں جا کر گرا تو کمرے میں جہازی سائز ٹیبل کے پیچھے بیٹھا ہوا نوجوان، جو اورٹن تھا بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے جب صفدر کو کمرے میں داخل ہوتے دیکھا تو اس کی آنکھیں حیرت کی شدت سے پھٹنے لگیں اور چہرے پر یکبارگی خوف بھرے تاثرات ابھر آئے۔ پہلے گارڈ نے زمین سے

اٹھنے کی کوشش کی لیکن صفدر کی لات پھر حرکت میں آئی اور اس کی لات کی بھرپور ضرب گارڈ کی کنپٹی پر پڑی تو وہ چند لمحوں بعد بے ہوش ہوتا چلا گیا۔ کیپٹن شکیل، تنویر اور میکوڈ گارڈ کو گھسیٹتے ہوئے کمرے میں لے آئے۔ جیسے ہی وہ اندر آ گئے تو تنویر نے آگے بڑھ کر دروازہ بند کر دیا۔ کمرہ ساؤنڈ پروف تھا اس لئے ان کی آوازیں باہر نہیں جا سکتی تھیں۔

"تت۔ تت۔ تم۔ تم یہاں کیسے پہنچے ہو۔ تم تو بے ہوش ہو گئے تھے۔ اوہ۔ اوہ"...... اورٹن نے ہکلاتے ہوئے خوفزدہ لہجے میں کہا۔ دوسرے ہی لمحے اس نے ٹیلی فون کی طرف ہاتھ بڑھایا شاید وہ کسی کو فون کرنا چاہتا تھا اسی لمحے تنویر اور میکوڈ فوراً ہی اس کے عقب میں پہنچ گئے اور تنویر نے اسے زور دار دھکا دے دیا تو وہ دھپ سے کرسی پر گرا اور اس کے حلق سے چیخ نکل گئی۔ شاید اورٹن کمزور دل کا نوجوان تھا۔

"مم۔ مم۔ مجھے کچھ مت کہو۔ مجھے کچھ مت کہو"...... اورٹن نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"اسے بھی بے ہوش کر دو"...... صفدر نے دوسرے گارڈ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کیپٹن شکیل سے کہا تو اسی لمحے کیپٹن شکیل نے ریوالور کا دستہ دوسرے گارڈ کے سر پر مارا تو چند لمحوں کے بعد وہ کیپٹن شکیل کی بانہوں میں لہرا کر بے ہوش ہو گیا۔ کیپٹن شکیل نے اسے بھی زمین پر لٹا دیا۔ پھر صفدر، اورٹن کی طرف متوجہ ہوا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

''مسٹر اورٹن۔ اگر تم چاہتے ہو کہ تمہیں اپنی زندگی سے ہاتھ نہ دھونا پڑیں تو میں تم سے جو پوچھوں اس کا صحیح صحیح جواب دو۔ بولو۔ جواب دو گے یا مرنا پسند کرو گے''...... صفدر نے اورٹن کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ ہاں۔ مم۔ مم۔ مجھے اپنی زندگی پیاری ہے۔ مم۔ میں تمہیں صحیح صحیح جواب دوں گا۔ تت۔ تم۔ تم کیا پوچھنا چاہتے ہو''...... اورٹن نے متوحش نظروں سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔ سرد موسم ہونے کے باوجود اس کے چہرے پر پسینہ آ گیا تھا۔

''آج تمہارے ہوٹل میں جولیا نام کی ایک لڑکی ٹھہری ہوئی تھی۔ وہ کہاں ہے''...... صفدر نے اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہا۔

''جج۔ جولیا۔ ہاں۔ ہاں۔ ٹھٹھ۔ ٹھہری ہوئی تھی۔ اسے جول کراس لے گیا ہے''...... اورٹن نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

''جول کراس۔ کون جول کراس۔ پوری تفصیل بتاؤ۔ جول کراس کون ہے اور وہ جولیا کو کیوں اغوا کر کے لے گیا ہے''...... صفدر نے چونکتے ہوئے کہا۔

''جول کراس میرا دوست ہے اور ایک گھنٹہ پہلے وہ میرے پاس آیا تھا۔ اس نے کہا تھا کہ وہ کسی خفیہ ایجنسی میں کام کرتا ہے اور میرے ہوٹل میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف جولیا ٹھہری

ہوئی ہے اور وہ اسے اغوا کر کے اپنے ساتھ لے جانا چاہتا ہے تاکہ وہ اس سے معلوم کر سکے کہ وہ ایکریمیا کس مشن پر آئی ہے۔ میں نے جولیا کے کمرے میں گیس فائر کر کے اسے بے ہوش کر دیا تھا پھر جول کراس اسے اٹھا کر ہوٹل کے خفیہ راستے سے لے گیا ہے''...... اورٹن نے فرفر بولتے ہوئے کہا تو صفدر نے ہونٹ بھینچ لئے۔

''تمہیں ہم پر کیسے شک ہوا تھا کہ ہم جولیا کے ساتھی ہیں''۔ صفدر نے پوچھا۔

''جول کراس کو شک تھا کہ جولیا کے ساتھی بھی شاید ایکریمیا میں موجود ہیں اور اس نے کہا تھا کہ اگر جولیا کے ساتھی یہاں آئیں تو میں انہیں بھی کسی طرح بے ہوش کر کے اسے اطلاع دے دوں۔ میں نے ریسیپشن پر مسیج دے دیا تھا کہ جولیا والا کمرہ کسی کے لئے بھی بک نہ کیا جائے اور میں نے اس کمرے کا کیمرہ آن رکھا تھا پھر جب تم چاروں اس کمرے میں آئے اور میں نے تمہاری باتیں سنیں تو مجھے یقین ہو گیا کہ تم ہی جولیا کے ساتھی ہو اس لئے میں نے کمرے میں بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دی مگر مجھے حیرت ہے کہ تم اتنی جلدی کیسے ہوش میں آ گئے ہو حالانکہ گیس کا اثر تو کم از کم ایک گھنٹہ رہتا ہے''...... اورٹن نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''کیا تم نے جول کراس کو ہمارے بارے میں اطلاع کر دی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہے“...... صفدر نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

”نہیں۔ میں اسے فون کرنے ہی لگا تھا کہ تم آ گئے“...... اورٹن نے انکار میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”جول کراس جس ایجنسی میں کام کرتا ہے اس کے ہیڈکوارٹر کا ایڈریس بتاؤ“...... صفدر نے کہا۔

”مم۔ مم۔ میں نہیں جانتا کہ جول کراس کس خفیہ ایجنسی میں کام کرتا ہے“...... اورٹن نے کہا۔

”کیا مطلب۔ کیا تم واقعی یہ نہیں جانتے ہو کہ جول کراس کسی خفیہ ایجنسی میں کام کرتا ہے“...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”نہیں۔ میں سچ کہہ رہا ہوں کہ میں واقعی یہ نہیں جانتا تھا کہ جول کراس کس خفیہ ایجنسی میں کام کرتا ہے۔ جول کراس میرا یونیورسٹی کا دوست ہے اور تعلیم مکمل کرنے کے بعد میں ہوٹل بزنس میں آ گیا۔ میں اپنے بزنس میں اتنا مصروف ہو گیا تھا کہ مجھے جول کراس سے ملاقات کے لئے وقت ہی نہیں مل رہا تھا البتہ ہوٹل کی اوپننگ کے لئے میں جول کراس کو مدعو کرنے اس کے گھر گیا تھا لیکن وہاں جا کر مجھے معلوم ہوا کہ جول کراس اپنا گھر فروخت کر گیا ہے۔ میں نے کئی مرتبہ اس کے سیل فون پر بھی ٹرائی کیا تھا لیکن اس کا سیل فون آف ملتا تھا۔ کچھ عرصہ پہلے جول کراس میرے ہوٹل میں ڈنر کرنے آیا تھا اور یوں میری اس سے ہوٹل میں

ملاقات ہوئی تھی اور پھر وہ اکثر میرے ہوٹل میں ہی آ جاتا تھا۔ جول کراس سے میں نے کئی مرتبہ پوچھنے کی کوشش کی تھی کہ وہ کیا بزنس کر رہا ہے لیکن وہ ہر بار میری بات کو ٹال جاتا تھا۔ میں سمجھ گیا تھا کہ جول کراس مجھے بتانا ہی نہیں چاہتا کہ وہ کیا بزنس کر رہا ہے اس لئے میں نے دوبارہ اس سے پوچھنے کی ضرورت نہیں سمجھی۔ جول کراس نے آج ہی مجھے بتایا ہے کہ وہ خفیہ ایجنسی میں کام کرتا ہے لیکن اس نے یہ نہیں بتایا کہ وہ کس خفیہ ایجنسی میں کام کرتا ہے“...... اورٹن نے طویل گفتگو کرتے ہوئے کہا۔ صفدر نے اس کی آنکھوں میں غور سے دیکھا تو وہ سمجھ گیا کہ اورٹن سچ کہہ رہا ہے۔

”ہونہہ۔ اچھا جول کراس کی رہائش گاہ کا ایڈریس بتا دو“۔ صفدر نے کہا۔

”سس۔ سس۔ سوری۔ مم۔ میں اس کی رہائش گاہ کے بارے میں بھی نہیں جانتا کیونکہ میں نے اس کی نئی رہائش گاہ کے بارے میں نہیں پوچھا تھا۔ مم۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ میری بات کا یقین کرو“...... اورٹن نے لرزیدہ لہجے میں کہا تو صفدر نے منہ بنا لیا۔

”کیا جول کراس نے بھی اپنے نئے گھر کے بارے میں نہیں بتایا“...... صفدر نے پوچھا۔

”نہیں“...... اورٹن نے انکار میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”او کے۔ پھر کسی ایسے آدمی کی ٹپ دو جو ہمیں جول کراس تک پہنچنے میں مدد دے“...... صفدر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

”ٹپ۔ اوہ۔ ہاں۔ میں تمہیں اس کی منگیتر سینڈرا کے بارے میں بتا سکتا ہوں۔ وہ یقیناً یہ جانتی ہو گی کہ جول کراس تم لوگوں کو کہاں مل سکتا ہے“...... اورٹن نے کہا اور پھر وہ سینڈرا کی رہائش گاہ کا ایڈریس بتانے لگا۔

آفس کے انداز میں سجے ہوئے کمرے میں بڑی سی ٹیبل کے پیچھے رکھی ریوالونگ چیئر پر ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا چہرہ چوڑا اور آنکھیں چھوٹی چھوٹی تھیں۔ وہ کلین شیو تھا۔ اس کے سر پر بال چھدرے اور برف کی مانند سفید تھے۔ اس کے سامنے میز پر ایک انٹرکام اور ایک وائٹ کلر کا فون سیٹ موجود تھا۔ میز کی دائیں سائیڈ پر موجود ٹرے میں چند فائلیں ترتیب سے رکھی ہوئی تھیں جبکہ ایک فائل اس کے سامنے کھلی ہوئی پڑی تھی اور اس آدمی کی نظریں اس فائل پر جمی ہوئی تھیں۔ وہ ادھیڑ عمر ایکریمیا کی سرکاری ایجنسی گرین فورس کا چیف کرنل ہاگ تھا۔ اسی لمحے انٹرکام کی بیل بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر انٹرکام کا رسیور اٹھا کر کان سے لگا لیا۔

”یس“...... اس نے قدرے سخت اور بھاری آواز میں کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"چیف۔ جول کراس صاحب آئے ہیں"...... دوسری طرف سے اس کے پی اے کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"او کے۔ بھیج دو"...... کرنل ہاگ نے کرخت لہجے میں کہا اور پھر اس نے انٹرکام کا رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ پھر اس نے اپنے سامنے رکھی فائل بھی بند کر دی۔ چند لمحوں کے بعد کمرے کے دروازے پر دستک سنائی دی۔

"یس۔ کم اِن"...... کرنل ہاگ نے سرد لہجے میں کہا تو اسی وقت دروازہ کھلا اور جول کراس اندر داخل ہوا۔ جول کراس نے اندر داخل ہوتے ہی کرنل ہاگ کو مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

"آؤ جول کراس۔ میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا۔ بیٹھو"۔ کرنل ہاگ نے اس کے سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تھینکس چیف"...... جول کراس نے کہا اور پھر وہ میز کے آگے رکھی چار کرسیوں میں سے ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔

"جولیا کا کیا، کیا ہے"...... کرنل ہاگ نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"چیف۔ میں جولیا کو اغوا کر لایا ہوں اور اسے ڈارک روم میں پہنچا دیا ہے"...... جول کراس نے کہا تو کرنل ہاگ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"کیا تم نے اس سے معلومات حاصل کر لی ہیں کہ وہ ایکریمیا کس مشن پر آئی ہے"...... کرنل ہاگ نے اس سے پوچھا۔

"نو چیف۔ میں نے ابھی اس سے کوئی بات نہیں کی۔ اسے ڈارک روم میں پہنچانے کے بعد میں سیدھا آپ کے پاس آیا ہوں۔ چونکہ آپ نے پاکیشیا میں کسی مشن کے بارے میں ذکر کیا تھا اس لئے میں چاہتا ہوں کہ پہلے مشن کے بارے میں معلوم کر کے پھر جولیا سے پوچھ گچھ کروں۔ آپ جانتے ہیں کہ میری دلی تمنا ہے کہ میں پاکیشیا میں کسی مشن پر جاؤں اس لئے میں نے ابھی جولیا سے کوئی بات نہیں کی"...... جول کراس نے کہا تو کرنل ہاگ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"جول کراس۔ میں تمہیں مشن کے بارے میں تھوڑا سا بریف کر دوں۔ تم یہ جانتے ہو کہ شوگران، ایکریمیا کے مقابلے میں نئی ابھرتی ہوئی سپر پاور ہے اور وہ ٹیکنالوجی میں ہمارا ہم پلہ ہوتا جا رہا ہے بلکہ اس نے سائنس ٹیکنالوجی میں ہم سے بھی زیادہ ترقی کر لی ہے اور اس نے ایسے میزائل بنا لئے ہیں کہ وہ ایک ہی میزائل سے ایکریمیا کو تباہ و برباد کر سکتا ہے۔ میں اب اصل بات کی طرف آتا ہوں۔ پاکیشیا ہمارا اتحادی ملک ہے اور ہم اسے امداد دے رہے ہیں جس کی وجہ سے وہ ہمارے ساتھ مل کر دہشتگردی کے خاتمے کے لئے کام کر رہا ہے۔ تم یہ بھی جانتے ہو کہ پاکیشیا اور شوگران بہت اچھے دوست ہیں اور دونوں ہر مشکل وقت میں ایک دوسرے کی مدد کرتے رہتے ہیں۔ کچھ عرصہ پہلے پاکیشیا میں جب زلزلہ آیا تھا اور سینکڑوں انسانی جانوں کا ضیاع ہوا تھا تو شوگران نے پوری دنیا کے ممالک سے بڑھ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

چڑھ کر پاکیشیا سے مالی تعاون کیا تھا۔ اگر اسی طرح پاکیشیا اور شوگران کی دوستی برقرار رہی تو ہمارا پاکیشیا پر کنٹرول کم ہو جائے گا اور وہ معاشی طور پر بھی نہ صرف خود کفیل ہو جائے گا بلکہ وہ ایشیا کا طاقتور ملک بن جائے گا۔ ایکریمیا چاہتا ہے کہ ایشیا میں صرف کافرستان کی بالادستی ہو اور وہ پاکیشیا سے زیادہ طاقتور ملک بن جائے لیکن یہ اس صورت میں ممکن ہے جب شوگران اور پاکیشیا کی دوستی ختم ہو جائے لیکن شاید ایسا ممکن نہیں ہے۔ شوگران نے پاکیشیا میں مختلف سائنسی پراجیکٹ شروع کئے ہوئے ہیں جن میں دونوں ممالک کے سائنس دان مل کر کام کر رہے ہیں۔

پاکیشیا میں بجلی کا شدید بحران ہے۔ وہاں لوڈ شیڈنگ کی وجہ سے عوام کے کاروبار ٹھپ ہو چکے ہیں۔ انڈسٹریاں بند ہو چکی ہیں۔ حکومت پاکیشیا کی سمجھ میں نہیں آ رہا کہ وہ اس بحران پر کیسے قابو پائے۔ اب حکومت ایکریمیا کو خفیہ ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ شوگران، پاکیشیا میں ایک بڑا شمسی پراجیکٹ لگا رہا ہے جہاں بجلی کی پیداوار کے لئے پاور پلانٹ لگائے جائیں گے۔ اس شمسی پراجیکٹ کو انتہائی خفیہ رکھا گیا ہے اس لئے کسی تیسرے ملک کو اس شمسی پراجیکٹ کے بارے میں معلوم نہیں ہے۔ دونوں ممالک کے منسٹرز اور پریذیڈنٹ نے اس معاہدے پر دستخط کر دیئے ہیں۔ حکومت ایکریمیا چاہتی ہے کہ اس پراجیکٹ کے حوالے سے جو معاہدہ ہوا ہے اس کی کاپی اصل کی جائے تاکہ ہم پاکیشیا پر دباؤ ڈال سکیں کہ وہ شوگران

سے دوستی ختم کرتے ہوئے اس شمسی پراجیکٹ کو منسوخ کر دے۔ اس شمسی پراجیکٹ کے معاہدے کی کاپی کس کے پاس ہے اس بارے میں تفصیل اس فائل میں درج ہے۔ تم اسے ایک بار پڑھ لو پھر اس بارے میں ڈسکس کرتے ہیں“...... کرنل ہاگ نے مسلسل بولتے ہوئے کہا اور پھر اس نے اپنے سامنے رکھی ہوئی فائل اٹھا کر جول کراس کی طرف بڑھا دی۔

”تھینکس چیف“...... جول کراس نے کہا اور اس نے کرنل ہاگ سے فائل لی اور اسے کھول کر پڑھنے لگا جبکہ کرنل ہاگ خاموشی سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔ جول کراس نے وہ فائل چند منٹ میں ہی پڑھ لی۔

”باس۔ یہ تو بہت ایزی مشن ہے“...... جول کراس نے فائل بند کر کے کرنل ہاگ کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تو کرنل ہاگ کے چہرے پر خفیف سی مسکراہٹ رینگ گئی۔ اس نے جول کراس سے فائل لے کر ٹرے میں رکھ دی۔

”جول کراس۔ میں جانتا تھا کہ تم یہی کہو گے۔ تم اس مشن کو انتہائی آسان سمجھ رہے ہو لیکن ایسا نہیں ہے۔ یہ مشن بے حد ٹف ہے“...... کرنل ہاگ نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

”چیف۔ یہ مشن ٹف ہے۔ کیسے چیف۔ شمسی پراجیکٹ کے معاہدے کی کاپی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف ایکسٹو کے پاس ہے اور میں نے اس سے معاہدے کی کاپی حاصل کرنی ہے اور بس۔ میں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

یہ کام انتہائی آسانی سے کر سکتا ہوں“...... جول کراس نے ایسے انداز میں کہا جیسے اس کے سامنے اس مشن کی کوئی اہمیت ہی نہ ہو۔ جول کراس کی بات سن کر کرنل ہاگ کے چہرے پر اس مرتبہ کسی قسم کے تاثرات نہ ابھرے۔ وہ چند لمحے اس کی طرف دیکھتا رہا۔

”جول کراس۔ مجھے تمہاری صلاحیتوں کا اعتراف ہے اور تمہارے کارناموں کی فہرست کافی طویل ہے۔ میں یہ بھی مانتا ہوں کہ تم زبردست ماسٹر پلانر ہو اور کسی بھی مشن پر روانہ ہونے سے پہلے تم ایک زبردست ماسٹر پلان بناتے ہو جس میں تمہاری ناکامی کا ایک فیصد بھی چانس نہیں ہوتا لیکن تم چونکہ پاکیشیا میں پہلی مرتبہ کسی مشن پر جا رہے ہو اس لئے اس مشن کو ایزی سمجھ رہے ہو۔ یہ مشن دوسرے تمام مشنوں سے الگ اور انتہائی ٹف ہے۔ بظاہر تمہیں یہ مشن ایزی لگ رہا ہے لیکن ایسا نہیں ہے۔ اس مرتبہ تمہارا مقابلہ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے جس کے بارے میں مشہور ہے کہ اس کی موجودگی میں دنیا کا کوئی بھی سیکرٹ ایجنٹ اپنا مشن مکمل نہیں کر سکا۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس انتہائی فعال اور خطرناک سیکرٹ ایجنسی ہے۔ خاص طور پر علی عمران جو بظاہر تو احمق دکھائی دیتا ہے مگر وہ دنیا کا شاطر، ذہین، تیز طرار اور خطرناک ترین انسان ہے۔ دنیا کے نامور سیکرٹ ایجنٹوں نے اسے ہلاک کرنے کی بے حد کوشش کی ہے لیکن آج تک اسے کوئی بھی ہلاک کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکا بلکہ اس نے کئی نامور سیکرٹ ایجنٹوں کی گردنیں اپنے ہاتھوں سے توڑی ہیں۔ اس

کے علاوہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف ایکسٹو، جس سے تم نے سائنس پراجیکٹ کے معاہدے کی کاپی حاصل کرنی ہے، انتہائی پراسرار شخصیت کا مالک ہے۔ آج تک کسی کو بھی یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ ایکسٹو کون ہے۔ حتیٰ کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبرز بھی اس کی شکل نہیں دیکھ سکے۔ وہ اپنے خفیہ ہیڈکوارٹر میں رہتا ہے اور اس خفیہ ہیڈکوارٹر کا علم صرف عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبرز کو ہے۔ علی عمران اور ایکسٹو کے بارے میں تم فائل میں تفصیل سے پڑھ چکے ہو۔ اب یہ تم پر منحصر ہے کہ تم کوئی ایسا ماسٹر پلان بناؤ جس میں ناکامی کا ایک فیصد بھی چانس نہ ہو۔ یہ بھی سن لو، اگر تم نے یہ مشن مکمل کر لیا تو تم دنیا کے واحد سیکرٹ ایجنٹ ہو گے اور تمہارا نام ہسٹری میں سنہری حروف سے لکھا جائے گا کیونکہ ایکسٹو کی تحویل سے شمسی پراجیکٹ کے معاہدے کی کاپی حاصل کرنا ایسا ہے جیسے شیر کی کچھار سے اس کا شکار چھین کر لے آنا“...... کرنل ہاگ نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔ جول کراس حیرت بھری نگاہوں سے کرنل ہاگ کی طرف دیکھ رہا تھا جیسے اسے کرنل ہاگ کی دماغی حالت پر شک ہو رہا ہو۔ کرنل ہاگ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور ایکسٹو کے بارے میں یوں باتیں کر رہا تھا جیسے وہ ایکسٹو اور پاکیشیا سیکرٹ سروس سے بہت مرعوب ہو۔

”چیف۔ آپ تو ایکسٹو اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ایسے تعریف کر رہے ہیں جیسے وہ دنیا کی مافوق الفطرت مخلوق ہوں“...... جول کراس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"ہاں۔ ایکسٹو واقعی دنیا کی مافوق الفطرت مخلوق ہے اور میں نے تمہیں ایکسٹو کے بارے میں جو بتایا ہے وہ بالکل سچ ہے"۔ کرنل ہاگ نے سر ہلاتے ہوئے کہا تو جول کراس کی آنکھوں میں حیرت بھرے تاثرات ابھرتے چلے گئے۔ حالانکہ کرنل ہاگ نے جو فائل اسے پڑھنے کے لئے دی تھی اس میں ایکسٹو کے بارے میں تفصیل سے درج تھا لیکن جول کراس نے چونکہ فائل سرسری انداز میں پڑھی تھی اس لئے اس کا ایکسٹو کے بارے میں ایسے ریمارکس سن کر حیران ہونا فطری عمل تھا۔

"چیف۔ کیا ایکسٹو کسی کے بھی سامنے نہیں آتا۔ میرا مطلب ہے ایکسٹو کہیں آتا جاتا بھی ہے"...... جول کراس نے پوچھا۔

"جہاں تک مجھے علم ہے کہ جب پاکیشیا کے پریذیڈنٹ یا پرائم منسٹر اہم اور اعلیٰ سطحی میٹنگ طلب کرتے ہیں تو ایکسٹو اس میٹنگ میں جاتا ہے۔ اس وقت بھی وہ نقاب میں ہوتا ہے"...... کرنل ہاگ نے کہا تو جول کراس کے چہرے پر پھر حیرت کے تاثرات ابھرتے چلے گئے۔

"چیف۔ میں نہیں مانتا کہ ایک سیکرٹ ایجنسی کے چیف کو کسی نے نہ دیکھا ہو۔ حتیٰ کہ سیکرٹ سروس کے ممبرز نے بھی"...... جول کراس نے کہا۔

"تمہارے ماننے یا نہ ماننے سے کیا ہو گا جول کراس۔ حقیقت، حقیقت ہوتی ہے"...... کرنل ہاگ نے کہا۔

"چیف۔ کیا ایکسٹو نوجوان ہے یا بوڑھا انسان ہے"...... جول کراس نے اسی لہجے میں کہا۔

"اس بارے میں کسی کو معلوم نہیں ہے کہ ایکسٹو بوڑھا آدمی ہے یا نوجوان ہے"...... کرنل ہاگ نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"چیف۔ میرا خیال ہے بلکہ مجھے سو فیصد یقین ہے کہ ایکسٹو، عمران ہی ہے"...... جول کراس نے کسی خیال کے تحت کہا تو کرنل ہاگ کے چہرے پر خفیف سی مسکراہٹ پھیل گئی۔

"تمہاری طرح کئی دوسرے سیکرٹ ایجنٹوں کا بھی یہی خیال ہے کہ ایکسٹو ہی دراصل علی عمران ہے لیکن یہ اس وقت معلوم ہو گا جب ایکسٹو بے نقاب ہو گا"...... کرنل ہاگ نے کہا۔

"میں ایکسٹو کو بے نقاب کروں گا۔ میں پوری دنیا کے سامنے اس کا اصل چہرہ لاؤں گا۔ آپ کے منہ سے ایکسٹو کی تعریف سن کر میرے اندر تجسس پیدا ہو گیا ہے کہ میں ایکسٹو کا اصل چہرہ دیکھوں اور میں آپ کو اس بات کی گارنٹی دیتا ہوں کہ میں ایکسٹو کو نہ صرف بے نقاب کر دوں گا بلکہ اسے ہلاک بھی کر دوں گا"...... جول کراس نے ٹھوس لہجے میں کہا تو کرنل ہاگ ایک مرتبہ پھر چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

"میں جانتا ہوں کہ تم ایسا کر سکتے ہو۔ اگر تم نے ایکسٹو کو بے نقاب کر دیا تو یقین کرو کہ تمہارا نام شہرت کی بلندیوں پر پہنچ جائے گا۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ معمہ بھی کھل جائے گا کہ ایکسٹو کون ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

یہی نہیں بلکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس بھی دنیا کی کمزور ترین سیکرٹ سروس بن جائے گی''...... کرنل ہاگ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''چیف۔ میں یہ کریڈٹ ضرور حاصل کروں گا چاہے مجھے پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ٹکرانا ہی کیوں نہ پڑے''...... جول کراس نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ واقعی ایکسٹو کو بے نقاب کر کے رہے گا۔

''مجھے تمہاری صلاحیتوں پر اعتماد ہے اور اس مشن کے لئے تم جیسے ٹاپ سیکرٹ ایجنٹ کی ہی ضرورت ہے۔ میں جانتا ہوں کہ تم ایکسٹو کو ضرور بے نقاب کر دو گے لیکن اس کے لئے تمہیں ماسٹر پلان بنانا ہو گا''...... کرنل ہاگ نے تیز لہجے میں کہا۔

''یس چیف۔ میرے ذہن میں ایک زبردست پلان آ گیا ہے۔ ایسا پلان جس میں ناکامی کا ایک فیصد بھی چانس نہیں ہے۔ آپ میرا پلان سنیں گے تو آپ بھی دنگ رہ جائیں گے لیکن میں پہلے جولیا سے پوچھ گچھ کرنا چاہتا ہوں اس کے بعد میں اپنے ماسٹر پلان کو حتمی شکل دوں گا''...... جول کراس نے کہا تو کرنل ہاگ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''او کے۔ تو پھر چلو''...... کرنل ہاگ نے کہا۔ وہ جانتا تھا کہ جول کراس نے یقیناً کوئی ایسا ماسٹر پلان بنایا ہو گا جس میں ناکامی کا ایک فیصد بھی چانس نہیں ہو گا۔ پھر وہ دونوں اٹھ کھڑے ہوئے اور کمرے سے نکل کر ڈارک روم کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

جولیا کو ہوش آیا تو وہ چند لمحے لاشعوری طور پر چھت کی طرف دیکھتی رہی پھر جیسے ہی اس کا شعور مکمل طور پر بیدار ہوا اور اس نے اٹھنے کی کوشش کی تو دوسرے ہی لمحے وہ بے اختیار چونک پڑی۔ وہ اس وقت راڈز والی کرسی میں جکڑی ہوئی تھی اور اس کے سامنے ایک ایکریمین ادھیڑ عمر اور ایک ایکریمین نوجوان کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ جولیا حیران ہو رہی تھی کہ وہ دونوں کون تھے اور وہ کہاں موجود ہے۔ دوسرے ہی لمحے اسے یاد آ گیا کہ وہ لنچ کرنے کے بعد ڈان ہوٹل کے کمرے میں بیڈ پر نیم دراز عمران کے متعلق سوچنے میں مصروف تھی کہ اچانک ہی کمرے میں دھواں بھرنا شروع ہو گیا تھا۔ جولیا بیڈ سے اتر کر تیزی سے دروازے کی طرف بڑھنے ہی لگی تھی کہ وہ اس دھویں کے اثر سے لہرا کر فرش پر گری اور بے ہوش ہو گئی تھی۔ اب اسے ہوش آیا تھا تو ہوٹل کے کمرے میں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہونے کی بجائے وہ ایک کرسی پر جکڑی ہوئی تھی۔ وہ تذبذب کے عالم میں سامنے بیٹھے ادھیڑ عمر اور نوجوان کی طرف دیکھنے لگی۔ نوجوان کو دیکھتے ہوئے اچانک جولیا کو یاد آ گیا کہ اس نے اس نوجوان کو ڈان ہوٹل کے ڈائننگ ہال میں دیکھا تھا جب وہ کھانا کھانے کے بعد چائے پی رہی تھی اور اس نے سرسری انداز میں ہال میں بیٹھے لوگوں کی طرف دیکھا تھا تو یہ نوجوان بھی ہال کے کونے میں بیٹھا ہوا تھا۔ جولیا نے اس وقت تو اس پر کوئی توجہ نہیں دی تھی مگر اب اسے اپنے سامنے دیکھ کر سمجھ گئی تھی کہ وہ ڈان ہوٹل میں اس کی نگرانی کر رہا تھا۔

جولیا سر گھما کر کمرے کا جائزہ لینے لگی۔ کمرہ درمیانے سائز کا تھا اور کمرے کے دائیں طرف ایک بڑی سی ٹیبل اور بائیں طرف مختلف قسم کی سائنسی مشینیں پڑی ہوئی تھیں۔ دائیں طرف ایک بڑی سی لوہے کی الماری پڑی ہوئی تھی جس کے اوپر شیشہ لگا ہوا تھا اور اس میں مختلف قسم کے جار دکھائی دے رہے تھے۔ ان جاروں میں مختلف رنگوں کے محلول بھرے ہوئے تھے۔ اس کمرے کو دیکھ کر ایسا لگتا تھا جیسے وہ کوئی لیبارٹری ہو۔

”ہیلو جولیا۔ کیسی ہو“...... اچانک ایکریمی نوجوان، جو سیکرٹ ایجنٹ جول کراس تھا، نے مسکراتے ہوئے جولیا کو مخاطب کیا تو جولیا چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگی۔ اس کے منہ سے اپنا نام سن کر وہ بے اختیار ٹھٹک گئی تھی۔ اس کے چہرے پر حیرت بھرے تاثرات

ابھرنے لگے تھے مگر دوسرے ہی لمحے اس نے اپنے تاثرات پر قابو پا لیا۔

”کیا مطلب۔ کون جولیا۔ میرا نام جولیا نہیں ہے۔ تم کون ہو اور مجھے کرسی سے کیوں جکڑ رکھا ہے“...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کی بات سن کر جول کراس کے چہرے پر خفیف سی مسکراہٹ ابھر آئی البتہ اس کے ساتھ بیٹھا کرنل ہاگ خاموشی سے جولیا کی طرف دیکھ رہا تھا۔

”اچھا۔ کیا تم نے اپنا نام تبدیل کر لیا ہے۔ چلو کوئی بات نہیں۔ نیا نام کیا رکھا ہے تم نے“...... جول کراس نے بدستور مسکراتے ہوئے کہا۔

”جب میرا نام جولیا تھا ہی نہیں تو مجھے اپنا نام تبدیل کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ میرا نام مارگریٹ ہے۔ تم بتاؤ، تم کون ہو اور مجھے اس طرح جکڑنے کا مطلب“...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ ویسے وہ سمجھ گئی تھی کہ اسے اغوا کر لیا گیا ہے اور یقیناً وہ اس وقت کسی تنظیم کے ہیڈکوارٹر میں تھی۔

”تم لاکھ انکار کر لو کہ تمہارا نام جولیا نہیں ہے لیکن تمہارے اس انکار سے مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ میں جانتا ہوں کہ سیکرٹ ایجنٹ بہت سخت جان ہوتے ہیں اور ان سے سچ اگلوانے کے لئے بہت محنت کرنا پڑتی ہے اور ان پر سخت تشدد کرنا پڑتا ہے تب وہ سچ اگلتے ہیں۔ شاید تم پر بھی مجھے تشدد کرنا پڑے۔ تم اگر یہ بتا دو کہ تم

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ایکریمیا کس مشن پر آئی ہو تو میں تم پر تشدد نہیں کروں گا“...... اس مرتبہ جول کراس نے سخت لہجے میں کہا تو جولیا کی پیشانی پر لاتعداد شکنیں ابھرتی چلی گئیں۔

”مشن۔ کیسا مشن۔ تم پاگل تو نہیں ہو۔ کون ہو تم اور کیوں مجھے بلا وجہ پریشان کر رہے ہو“...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”او کے۔ او کے۔ چیف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبرز سخت جان ہوتے ہیں اور آسانی سے قابو میں نہیں آتے۔ میں تمہیں تمہارے بارے میں تھوڑا سا بتا دیتا ہوں تاکہ تمہاری غلط فہمی دور ہو جائے۔ تمہارا نام جولیا ہے اور تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف ہو۔ آئی ایم رائٹ“...... جول کراس نے جولیا کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا تو جولیا نے ہونٹ بھینچ لئے۔ اس نے اپنے چہرے پر کسی بھی قسم کے تاثرات ظاہر نہ ہونے دیئے تھے۔

”دیکھو مسٹر۔ میں نے تمہیں کہا ہے نا کہ میں جولیا نہیں ہوں۔ تم مجھے جولیا نامی لڑکی کا ہمشکل سمجھ کر اغوا کر لائے ہو۔ اگر میری شکل کسی جولیا نامی لڑکی سے ملتی ہے تو میں کیا کر سکتی ہوں“...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”جول کراس۔ میرا نام جول کراس ہے“...... جول کراس نے فوراً اپنا نام بتاتے ہوئے کہا۔

”مسٹر جول کراس۔ میں ایک مرتبہ پھر کہہ رہی ہوں کہ تمہیں

غلط فہمی ہوئی ہے کہ میرا نام جولیا ہے اور میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف ہوں۔ میرا نام مارگریٹ ہے۔ اب مجھے آزاد کرو اور یہاں سے جانے دو“...... جولیا نے کہا۔

”مجھے کوئی غلط فہمی نہیں ہوئی مس جولیا۔ اگر تم سچ نہیں بتاؤ گی تو میرے پاس سچ اگلوانے کا دوسرا طریقہ بھی ہے“...... جول کراس نے اس مرتبہ انتہائی سرد لہجے میں جولیا کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہا مگر جولیا کا چہرہ کسی بھی طرح کے تاثرات سے بالکل عاری تھا۔

”اچھا۔ اگر تم مجھے جولیا سمجھ رہے ہو اور مجھ سے سچ اگلوانا چاہتے ہو تو اپنا دوسرا طریقہ بھی اختیار کر کے دیکھ لو“...... جولیا نے ٹھوس لہجے میں کہا۔

”جول کراس۔ وقت کیوں ضائع کر رہے ہو۔ اسے چپا ٹائز کرو اور اس سے اس کے مشن کے بارے میں اگلواؤ“...... اچانک کرنل ہاگ نے غصیلے لہجے میں جول کراس سے کہا تو جول کراس نے اثبات میں سر ہلا دیا جبکہ جولیا چپا ٹائز کا سن کر بے اختیار اچھل پڑی۔ وہ سمجھ گئی تھی کہ جول کراس اس سے سچ اگلوانے کے لئے دوسرا کون سا طریقہ اختیار کرے گا۔

”او کے چیف۔ ایسا ہی کرنا پڑے گا۔ مس جولیا۔ میری آنکھوں میں دیکھو“...... جول کراس نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے پہلے کرنل ہاگ اور پھر یکلخت جولیا کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جولیا نے غیر ارادی طور پر جول کراس کی طرف دیکھا۔ اس کی نظریں جیسے ہی جول کراس کی نظروں سے ٹکرائیں تو دوسرے ہی لمحے اس کے دماغ کو ایک جھٹکا لگا اور وہ یوں ساکت ہو گئی جیسے وہ پتھر کی بت بن گئی ہو۔ جول کراس کی آنکھوں میں نجانے ایسا کیا تھا کہ اس کا دماغ میں ہلچل سی مچ گئی اور اسے ایسا لگ رہا تھا جیسے اس کا دماغ اس کے قابو میں نہیں رہا تھا۔

”کیا تم میری ٹرانس میں آ گئی ہو“...... اسے جول کراس کی آواز سنائی دی۔

”ہاں۔ میں تمہارے ٹرانس میں آ گئی ہوں“...... جولیا نے کسی روبوٹ کی طرح جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تمہارا نام کیا ہے“...... جول کراس کی آواز سنائی دی۔

”میرا نام جولیانا فٹز واٹر ہے“...... جولیا نے جواب دیا۔

”کیا تمہارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے“...... جول کراس نے پوچھا۔

”نہیں۔ میرا پاکیشیا سیکرٹ سروس سے کوئی تعلق نہیں ہے“۔ جولیا نے جواب دیا تو جول کراس کے ساتھ ساتھ کرنل ہاگ بھی چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

”کیا مطلب۔ کیا تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف نہیں ہو“...... جول کراس کی آواز سنائی دی۔

”نہیں۔ میں نے پاکیشیا سیکرٹ سروس سے استعفیٰ دے دیا

ہے“...... جولیا نے جواباً کہا۔

”تم نے پاکیشیا سیکرٹ سروس سے استعفیٰ کیوں دیا ہے“۔ جول کراس نے پھر پوچھا۔

”میں نے پاکیشیا سیکرٹ سروس سے استعفیٰ عمران کی وجہ سے دیا ہے“...... جولیا نے کہا۔

”عمران کی وجہ سے۔ کیا مطلب“...... جول کراس نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

”میں عمران سے محبت کرتی ہوں اور عمران نے مجھ سے شادی کرنے کی بجائے کسی اور لڑکی سے شادی کر لی ہے اس لئے مجھ سے برداشت نہیں ہو سکا اور میں نے پاکیشیا سیکرٹ سروس سے استعفیٰ دے دیا ہے“...... جولیا نے کہا۔

”تم ایکریمیا کیا کرنے آئی ہو“...... جول کراس نے پوچھا۔

”میں ایکریمیا ریسٹ کرنے آئی ہوں۔ میں چند دن یہاں رہ کر اپنے آبائی ملک سوئٹزر لینڈ چلی جاؤں گی“...... جولیا نے اسی طرح جواب دیا۔

”او کے۔ یہ بتاؤ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف ایکسٹو کون ہے“...... جول کراس نے پوچھا۔

”میں نہیں جانتی کہ ایکسٹو کون ہے“...... جولیا نے جواب دیا۔

”کیا مطلب۔ کیا تم نے کبھی ایکسٹو کی شکل نہیں دیکھی“۔ جول کراس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

''نہیں۔ میں نے ایکسٹو کی کبھی شکل نہیں دیکھی کیونکہ وہ کبھی ہمارے سامنے نہیں آیا''...... جولیا نے کہا تو جول کراس کے چہرے پر حیرت بھرے تاثرات ابھرتے چلے گئے۔

''کیا پاکیشیا سیکرٹ سروس کے دوسرے ممبرز نے بھی ایکسٹو کی شکل نہیں دیکھی''...... جول کراس نے سوالیہ لہجے میں پوچھا۔

''نہیں۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے کسی بھی ممبر نے ایکسٹو کی شکل نہیں دیکھی''...... جولیا نے بدستور روبوٹ کی طرح بولتے ہوئے کہا۔

''ویری سٹرینج۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف ہونے کے باوجود تم نے ایکسٹو کی شکل نہیں دیکھی۔ کوئی تو ایسا ہوگا جس نے ایکسٹو کی شکل دیکھی ہو۔ کیا عمران نے ایکسٹو کی شکل دیکھی ہوئی ہے''...... جول کراس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں اس بارے میں بھی نہیں جانتی۔ عمران پاکیشیا سیکرٹ سروس کا باقاعدہ ممبر نہیں ہے۔ وہ فری لانسر ہے اس لئے ہوسکتا ہے اس نے ایکسٹو کی شکل دیکھی ہو''...... جولیا نے کہا تو جول کراس کی آنکھوں میں چمک پیدا ہوگئی۔ اس کا بھی یہی خیال تھا کہ عمران، یقیناً ایکسٹو کی شخصیت کے بارے میں جانتا ہوگا۔

''تمہارے خیال میں ایکسٹو کون ہوسکتا ہے۔ کیا عمران، ایکسٹو ہے''...... جول کراس نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ عمران، ایکسٹو نہیں ہے۔ اگر عمران، ایکسٹو ہوتا تو

ایکسٹو ہمارے سامنے عمران سے بات نہ کرتا۔ ایکسٹو انتہائی پراسرار شخصیت ہے''...... جولیا نے جواب دیا تو جول کراس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''او کے۔ یہ بتاؤ کہ ایکسٹو کہاں رہتا ہے''...... جول کراس نے چند لمحے سوچنے کے بعد پوچھا۔

''ایکسٹو ہیڈکوارٹر میں رہتا ہے''...... جولیا نے جواب دیا۔

''کیا تم ہیڈکوارٹر کے بارے میں جانتی ہو''...... جول کراس نے پوچھا۔

''ہاں۔ میں ہیڈکوارٹر کے بارے میں جانتی ہوں۔ وہ وائٹ کلر کی ایک بہت بڑی بلڈنگ ہے جس کا نام دانش منزل ہے''۔ جولیا نے فرفر بولتے ہوئے کہا تو جول کراس کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی۔

''ہیڈکوارٹر یعنی دانش منزل دارالحکومت کے کس علاقے میں ہے''...... جول کراس نے جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔ اس کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ ابھری ہوئی تھی۔

''دانش منزل شاہراہ خلجی سے ملحقہ بڑے روڈ پر واقع ہے''۔ جولیا نے جواب دیا۔

''دانش منزل کے حفاظتی انتظامات کے بارے میں تم کیا جانتی ہو''...... جول کراس نے پوچھا۔

''دانش منزل کے حفاظتی انتظامات کے بارے میں، میں کچھ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نہیں جانتی۔ صرف ایکسٹو کو پتہ ہے''...... جولیا نے جواب کہا۔

''او کے۔ اتنا ہی کافی ہے۔ میں تمہیں اپنے کنٹرول سے آزاد کر رہا ہوں۔ اب تم نے سو جانا ہے''...... جول کراس نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں سو جاؤں گی''...... جولیا نے کہا۔ اس نے اتنا کہا ہی تھا کہ اچانک اس کے دماغ کو ایک جھٹکا لگا اور دماغ میں ہلچل ہونے لگی۔ دوسرے ہی لمحے اس کے دماغ پر خوابیدگی طاری ہونے لگی۔ اس کی آنکھیں پہلے ایک مرتبہ جھپکیں اور پھر آہستہ آہستہ بند ہوتی چلی گئیں اور وہ اپنا سر راڈز والی کرسی کی پشت سے لگا کر سو گئی۔

''ویری سٹرینج۔ ایکسٹو کے بارے میں، میں نے جو سنا تھا بالکل ویسا ہی ہے جول کراس۔ تم نے کہا تھا کہ تم جولیا سے بات کرنے کے بعد اپنے ماسٹر پلان کے بارے میں بتاؤ گے۔ اپنا ماسٹر پلان بتاؤ''...... کرنل ہاگ نے، جو کافی دیر سے خاموش بیٹھا ہوا تھا جول کراس سے کہا۔

''یس چیف۔ میرے ذہن میں پہلے جو پلان تھا جولیا سے باتیں کرنے کے بعد میں نے اب اس میں تھوڑی سی تبدیلی کر لی ہے''...... جول کراس نے کرنل ہاگ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو کرنل ہاگ کے چہرے پر الجھن بھرے تاثرات ابھرتے چلے گئے۔

''کیا مطلب۔ کیسی تبدیلی۔ تم نے کیا ماسٹر پلان بنایا تھا''۔ کرنل ہاگ نے کہا۔

''چیف۔ میرا پہلے ماسٹر پلان یہ تھا کہ میں پاکیشیا جا کر سیکرٹ سروس کے کسی ممبر کو اغوا کر کے اس سے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہیڈکوارٹر کے بارے میں معلوم کرتا اور پھر میں ڈائریکٹ ہیڈکوارٹر پر ایکشن کرتا۔ اس طرح میں نہ صرف ایکسٹو کو بے نقاب کر دیتا بلکہ اس سے شوگران سے ہونے والے شمسی پراجیکٹ کے معاہدے کی کاپی بھی حاصل کر لیتا مگر اب میں نے اپنے ماسٹر پلان میں یہ تبدیلی کی ہے کہ میں اب پاکیشیا میں اکیلا مشن پر نہیں جاؤں گا بلکہ جولیا کو اپنے ساتھ لے جاؤں گا اور جولیا کے ذریعے میں نہ صرف پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہیڈکوارٹر میں داخل ہوں گا بلکہ ایکسٹو کو بے نقاب کر کے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبرز کے سامنے لے آؤں گا''...... جول کراس نے مسلسل بولتے ہوئے کہا تو کرنل ہاگ کے چہرے پر الجھن بھرے تاثرات ابھرتے چلے گئے۔

''کیا مطلب۔ مجھے تمہاری بات سمجھ نہیں آئی۔ تم کیسے جولیا کو اپنے ساتھ اس مشن پر لے جاؤ گے۔ کیا جولیا تمہارے ساتھ پاکیشیا جانے پر راضی ہو جائے گی اور تم جولیا کے ذریعے کیسے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہیڈکوارٹر میں داخل ہو گے''...... کرنل ہاگ نے حیرت بھرے انداز میں یکے بعد دیگرے سوالات کرتے ہوئے کہا۔

''چیف۔ آپ جانتے ہیں کہ سیکرٹ ایجنٹ ہونے کے ساتھ ساتھ میں سائنس کے بارے میں بھی بہت کچھ جانتا ہوں اور میں نے ایسے کئی سائنسی تجربات کئے ہیں جو کامیاب رہے ہیں۔ جولیا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نے چونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے استعفیٰ دے دیا ہے اور وہ کسی طور پر پاکیشیا جانے پر راضی نہیں ہوگی اس لئے میں نے اس کے دماغ میں برین کنٹرولر لگانے کا فیصلہ کیا ہے۔ ایک برین کنٹرولر میں اپنے دماغ میں لگاؤں گا اور دوسرا برین کنٹرولر جولیا کے دماغ میں۔ اس سے نہ صرف جولیا کا برین میرے کنٹرول میں آ جائے گا بلکہ میں جو کچھ کہوں گا وہ ویسا ہی کرے گی اور اگر اس نے میرے کنٹرول سے نکلنے کی کوشش کی تو اس کا دماغ پھٹ جائے گا اور وہ فوراً ہی ہلاک ہو جائے گی۔ اس طرح مجھے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہیڈکوارٹر تک پہنچنے میں کوئی مشکل نہیں ہوگی۔ میں جولیا کے ذریعے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہیڈکوارٹر میں پہنچ جاؤں گا اور پھر میں آسانی سے اپنا مشن مکمل کر کے واپس آ جاؤں گا۔ میں اپنے ساتھ سائنسی آلات بھی لے جاؤں گا تا کہ بوقت ضرورت سائنسی آلات سے مدد لے سکوں۔ باقی رہی جولیا تو مشن مکمل ہوتے ہی میں اسے وہیں گولیاں مار کر ہمیشہ کے لئے ختم کر دوں گا"۔ جول کراس نے ایک مرتبہ پھر طویل گفتگو کرتے ہوئے کہا تو کرنل ہاگ کے چہرے پر اس مرتبہ چمک ابھرتی چلی گئی۔

"ویل ڈن جول کراس۔ ویل ڈن۔ تم واقعی بہت ذہین اور ماسٹر پلانر ہو۔ تم نے جو ماسٹر پلان بنایا ہے ایسا ماسٹر پلان کوئی عام سیکرٹ ایجنٹ نہیں بنا سکتا۔ مجھے یقین ہے کہ تم اپنے مشن میں ضرور کامیاب رہو گے"...... کرنل ہاگ نے جول کراس کی تعریف

کرتے ہوئے کہا تو جول کراس بھی مسکرا دیا۔

"او کے۔ میں آفس میں جا رہا ہوں تا کہ تمہارے اور جولیا کے لئے سفری کاغذات تیار کر کے چارٹرڈ طیارے کا آرڈر دے دوں۔ اور ہاں، میں پاکیشیا میں بھی اپنے ایجنٹ گولڈ مین کو آگاہ کر دیتا ہوں۔ وہ تمہیں ائیر پورٹ سے رسیو کر لے گا اور تمہاری رہائش اور دیگر ضروریات وہی پوری کر دے گا۔ اس کی تصویر میں تمہیں دے دوں گا"...... کرنل ہاگ نے ریسٹ واچ پر نظریں ڈالتے ہوئے کہا۔

"او کے چیف"...... جول کراس نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

کرنل ہاگ کے جانے کے بعد جول کراس چند لمحے بیٹھا جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کچھ سوچتا رہا پھر وہ اپنی کرسی سے اٹھا اور جولیا کی طرف بڑھ گیا۔ جولیا ابھی تک بے ہوش تھی۔ جول کراس نے جولیا کی راڈز والی کرسی کے کونے میں لگا ہوا ایک چھوٹا سا بٹن دبایا تو راڈز والی کرسی یکلخت گڑگڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی نیچے ہونے لگی۔ جب وہ مکمل نیچے ہو گئی تو وہ ایک بیڈ میں تبدیل ہو چکی تھی اور اب جولیا راڈز والی کرسی کی بجائے ایک بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی۔ جول کراس نے بیڈ کے کونے میں لگا ایک اور بٹن پریس کیا تو بیڈ آہستہ آہستہ ایک مشین کی طرف بڑھنے لگا۔ مشین کے قریب پہنچ کر بیڈ رک گیا تو جول کراس نے مشین کے کونے میں لٹکا ہوا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کنٹوپ اتار کر جولیا کے سر پر چڑھا دیا۔ کنٹوپ جولیا کے سر پر چڑھانے کے بعد جول کراس کمپیوٹر کی طرف بڑھا۔ کمپیوٹر آن کر کے وہ اس کے سامنے بیٹھ گیا اور اس کے ہاتھوں کی انگلیاں کی بورڈ پر تیزی سے چلنے لگیں۔ جوں جوں اس کے ہاتھوں کی انگلیاں کی بورڈ پر چل رہی تھیں ویسے ویسے ہی کمپیوٹر اسکرین پر جھماکے ہو رہے تھے پھر چند لمحوں کے بعد کمپیوٹر اسکرین پر جولیا کا چہرہ ابھر آیا۔ جول کراس غور سے جولیا کا چہرہ دیکھنے لگا۔ اس کے بعد اس نے دوبارہ کی بورڈ پر انگلیاں چلانی شروع کر دیں۔

سردی کافی شدید تھی۔ اس کے ساتھ ساتھ ہلکی ہلکی برف باری ہو رہی تھی اور دھند بھی پھیلی ہوئی تھی۔ ایک بلیک کلر کی کار خاصی تیز رفتاری سے سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ سڑک پر کاروں کی خاصی بڑی تعداد موجود تھی۔ کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر میکوڈ بیٹھا ہوا تھا جبکہ اس کی سائیڈ سیٹ پر صفدر اور عقبی سیٹ پر تنویر اور کیپٹن شکیل بیٹھے ہوئے تھے۔ ونڈ اسکرین پر وائپر چل رہے تھے جس سے کار کی اسکرین پر سے برف ادھر ادھر سڑک پر گر رہی تھی۔ اورٹن سے معلومات حاصل کرنے کے بعد اب وہ سینڈرا کی رہائش گاہ کی طرف جا رہے تھے تاکہ وہ اس سے جول کراس کے بارے میں معلوم کر کے جولیا کو اس کے چنگل سے آزاد کرا سکیں۔ اورٹن نے یہ بھی بتایا تھا کہ سینڈرا اپنے پرسنل کام کے سلسلے میں ناراک گئی ہوئی ہے اور اس کی واپسی آج رات ہی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بجے تک ہوگی۔ صفدر اور کیپٹن شکیل نے اورٹن سے سینڈرا کی رہائش گاہ کے بارے میں معلوم کرنے کے بعد اسے بے ہوش کر کے اس کے کمرے کے باتھ روم میں ڈال دیا تھا اور صفدر نے ہوٹل کے ریسیپشن پر فون کر کے اورٹن کی آواز میں کہہ دیا تھا کہ وہ بہت بزی ہے اس لئے کوئی بھی اسے ڈسٹرب نہ کرے۔ اگرچہ صفدر کو دوسروں کی آوازوں کی نقل کرنی نہیں آتی تھی لیکن اس نے اورٹن کی آواز میں بولنے کی حتی الامکان کوشش کی تھی اور وہ اس میں خاصا کامیاب بھی رہا تھا۔

سینڈرا کی رہائش گاہ فرینک کالونی میں تھی اور اس کی کوٹھی کا نمبر اے بی ففٹی فائیو تھا۔ وہ چاروں جب فرینک کالونی میں پہنچے تو اس وقت ونگٹن میں رات کے گیارہ بج رہے تھے۔ صفدر کی ہدایت پر میکوو نے کار گھنے درختوں کے جھنڈ میں روک کر اس کی ہیڈ لائٹس آف کر دیں اور پھر وہ چاروں کار سے اتر کر کوٹھی نمبر اے بی ففٹی فائیو تلاش کرنے لگے۔ انہیں مطلوبہ کوٹھی تلاش کرنے میں ذرا بھی دقت پیش نہ آئی۔ کوٹھی چھوٹی مگر بہت خوبصورت اور جدید انداز میں بنی ہوئی تھی۔ مین گیٹ کے دائیں بائیں پلروں پر دو بلب جل رہے تھے۔ دائیں پلر پر ایک انٹرکام کا اسپیکر بھی لگا ہوا تھا۔ کوٹھی کے دائیں طرف ایک تنگ و تاریک سٹریٹ تھی۔ صفدر نے پہلے یہ سوچا کہ وہ کوٹھی میں بے ہوشی کا گیس بم پھینک کر دیوار کود کر اندر چلے جاتے ہیں مگر بعد میں اس نے یہ ارادہ ترک کر

دیا۔ پتہ نہیں سینڈرا کوٹھی میں موجود بھی تھی یا نہیں۔ اس لئے صفدر نے اپنے ساتھیوں کو چند ہدایات دیں اور وہ خود مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دائیں پلر پر لگا ڈور بیل کا بٹن پریس کیا تو اندر گھنٹی کی ہلکی سی آواز سنائی دی۔

"کون ہے"...... چند لمحوں کے بعد پلر پر لگے اسپیکر سے کسی لڑکی کی آواز سنائی دی۔ صفدر سمجھ گیا کہ وہ سینڈرا ہی ہے۔

"میڈیم۔ میں ہیٹنگ ایجنسی کا انجینئر ہوں اور مجھے ہدایت کی گئی ہے کہ میں آپ کے ہیٹنگ سسٹم کو درست کر دوں"...... صفدر نے حتی الامکان آواز بدلنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ آپ کو کس نے کہا ہے میرا ہیٹنگ سسٹم خراب ہے"...... دوسری طرف سے سینڈرا کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"مسٹر جول کراس نے ایجنسی کے آفس فون کر کے کمپلین درج کرائی تھی"...... صفدر نے کہا۔

"جول کراس نے۔ اس نے کب کمپلین کی تھی"...... سینڈرا نے بدستور حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"مسٹر جول کراس نے دو دن پہلے کمپلین کی تھی۔ میں پرسوں آپ کی کوٹھی پر آیا تھا مگر شاید آپ کوٹھی پر نہیں تھیں اس لئے میں واپس چلا گیا تھا۔ پھر مسٹر جول کراس سے بات ہوئی تو انہوں نے بتایا کہ آپ شہر سے باہر گئی ہوئی ہیں اور آج رات دس بجے تک آ جائیں گی اس لئے میں اب ہیٹنگ سسٹم ٹھیک کرنے آیا ہوں"۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

صفدر نے کہا۔ ہیٹنگ سسٹم کا خیال اس کے دماغ میں اچانک ہی آیا تھا۔ اس کے ساتھی تاریک سٹریٹ کے قریب کھڑے تھے۔

"او کے۔ لیکن اب ہیٹنگ سسٹم ٹھیک کام کر رہا ہے اس لئے اب آپ کو زحمت کرنے کی ضرورت نہیں ہے"...... دوسری طرف سے سینڈرا نے کہا تو صفدر نے ہونٹ بھینچ لئے۔ سینڈرا بہت ہوشیار لڑکی تھی۔

"مس۔ مسٹر جول کراس نے بتایا تھا کہ ہیٹنگ سسٹم بار بار ٹرپ کر جاتا ہے۔ ہوسکتا ہے میرے جاتے ہی پھر ٹرپ کر جائے اس لئے آپ ایک مرتبہ مجھے ہیٹنگ سسٹم چیک کرنے دیں تاکہ میری تسلی ہو جائے"...... صفدر نے تیزی سے کہا۔

"او کے۔ میں گیٹ کھولتی ہوں"...... چند لمحوں کے بعد سینڈرا کی آواز سنائی دی تو صفدر کے چہرے پر مسکراہٹ ابھرتی چلی گئی۔ اس نے اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھ کر وکٹری کا نشان بنایا اور انہیں ہوشیار رہنے کا اشارہ کیا۔ چند لمحوں کے بعد صفدر کو قدموں کی آوازیں سنائی دیں اور پھر مین گیٹ کا ذیلی دروازہ کھل گیا۔ جیسے ہی ذیلی دروازہ کھلا تو ایک لڑکی کی شکل نظر آئی جو کہ سینڈرا تھی۔ سینڈرا خوبصورت اور درمیانے قد کی تھی۔ وہ نیلے رنگ کی جینز اور سرخ رنگ کی شرٹ میں ملبوس تھی۔ ذیلی دروازہ کھلتے ہی صفدر بجلی کی سی تیزی سے اندر داخل ہو گیا۔ اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے ہی داخل ہو گئے تو تنویر نے دروازہ بند کر دیا۔ ان چاروں کو

دیکھ کر سینڈرا کے چہرے پر غصے کے ساتھ ساتھ حیرت بھرے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔ صفدر نے کوٹ کی جیب سے مشین پسٹل نکال کر اس کا رخ سینڈرا کی طرف کر دیا تو سینڈرا کے چہرے پر خوف بھرے تاثرات ابھرتے چلے گئے۔

"کک۔ کک۔ کیا مطلب۔ کک۔ کک۔ کون ہو تم اور وہ انجینئر"...... سینڈرا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مس سینڈرا۔ میں ہی انجینئر ہوں۔ تم کمرے میں چلو تم سے کچھ باتیں کرنی ہیں"...... صفدر نے سرد لہجے میں کہا۔

"لل۔ لیکن تم ہو کون اور یوں میرے گھر میں گھسنے کا کیا مطلب ہے اور تم میرا نام کیسے جانتے ہو"...... سینڈرا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس نے اپنے حواس پر قابو پا لیا تھا۔

"یہ بھی بتا دوں گا کہ ہم کون ہیں اور میں تمہارا نام کیسے جانتا ہوں۔ فی الحال میں نے جو کہا ہے وہ کرو ورنہ گولی مار دوں گا۔ چلو کمرے میں"...... صفدر نے اس مرتبہ غراتے ہوئے لہجے میں کہا تو سینڈرا نے ہونٹ بھینچ لئے۔ وہ سمجھ گئی کہ اگر اس نے صفدر کی بات نہ مانی تو صفدر اسے واقعی گولی مار دے گا۔ وہ مڑی اور کمرے کی طرف بڑھنے لگی۔ صفدر، تنویر، کیپٹن شکیل اور میکوڈ اس کے پیچھے چلنے لگے۔ صفدر کے علاوہ ان تینوں نے بھی مشین پسٹل نکال کر ہاتھوں میں لے لئے تھے۔ سینڈرا کی چال ڈھال سے صفدر سمجھ گیا تھا کہ وہ بھی سیکرٹ ایجنٹ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کمرے میں ہیٹنگ سسٹم چل رہا تھا جس سے کمرے کا درجہ حرارت نارمل ہو رہا تھا اس لئے جیسے ہی وہ چاروں سینڈرا کے ساتھ کمرے میں داخل ہوئے تو انہیں سردی کا احساس کچھ کم محسوس ہونے لگا۔ سینڈرا کا کمرہ بڑا ہی خوبصورت تھا۔ فرش پر دبیز قالین بچھا ہوا تھا اور کمرے کا فرنیچر شاہ بلوط کی لکڑی کا بنا ہوا تھا۔ دائیں طرف ایک بڑا بیڈ پڑا ہوا تھا جبکہ بائیں طرف تھری سیٹر صوفوں کے علاوہ کرسیاں بھی پڑی ہوئی تھیں۔

"کرسی پر بیٹھ جاؤ"...... صفدر نے سینڈرا کو کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا تو سینڈرا کرسی پر اطمینان بھرے انداز میں بیٹھ گئی۔ صفدر بھی اس کے سامنے والی کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ کیپٹن شکیل، تنویر اور میکوڈ ان کے اردگرد کھڑے ہو گئے۔

"اب بتاؤ۔ تم کون ہو اور مجھے اور جولی کراس کو کیسے جانتے ہو"...... سینڈرا نے صفدر کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔ اب اس کے لہجے میں خاصا اعتماد جھلک رہا تھا۔

"کیا تم نے کبھی پاکیشائی ایجنٹوں کے بارے میں سنا ہے"۔ صفدر نے سینڈرا کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔ پاکیشائی ایجنٹوں کا سن کر سینڈرا کی آنکھوں میں ایک لمحے کے لئے حیرت ابھری مگر پھر اس نے خود کو سنبھال لیا۔

"کیا مطلب۔ کون پاکیشائی ایجنٹ۔ میں کسی پاکیشائی ایجنٹ کو نہیں جانتی"...... سینڈرا نے بھرپور اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔ صفدر

غور سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا اور اس نے سینڈرا کی آنکھوں میں حیرت بھرے تاثرات بھی دیکھ لئے تھے۔

"مس سینڈرا۔ تمہاری آنکھوں کی چمک بتا رہی ہے کہ تم بہت چالاک اور ہوشیار ہو مگر تم اس وقت میرے مشین پسٹل کے رحم و کرم پر ہو۔ اگر تم نے تعاون کیا تو زندہ رہو گی ورنہ تمہیں گولی مارنا میری مجبوری ہو گی۔ بولو، تعاون کرو گی۔ یا"...... صفدر نے سینڈرا سے کہا مگر جملہ ادھورا چھوڑ دیا۔

"تعاون۔ کیسا تعاون۔ میں سمجھی نہیں۔ تم کون ہو اور مجھ سے کیا چاہتے ہو"...... سینڈرا نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"مجھے صرف جولی کراس کے بارے میں بتا دو کہ وہ اس وقت کہاں ہے۔ اب تم اس سے انکار نہیں کر سکتی کہ تم جولی کراس کے بارے میں نہیں جانتی۔ جولی کراس تمہارا منگیتر ہے اور تم نے خود کہا تھا کہ جولی کراس نے ہیٹنگ ایجنسی کو کب فون کیا تھا"...... صفدر نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"لیکن تم نے بتایا نہیں کہ تم کون ہو اور جولی کراس کو کیوں تلاش کر رہے ہو۔ اوہ۔ اوہ۔ کہیں تم پاکیشائی ایجنٹ تو نہیں ہو"...... سینڈرا نے یکلخت چونکتے ہوئے الجھن بھری نگاہوں سے صفدر کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا تو صفدر بھی چونک پڑا۔ اس کا مطلب تھا کہ جولی کراس نے یقیناً سینڈرا کو ان کے بارے میں بتا دیا تھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

”ہاں۔ ہمارا تعلق پاکیشیائی سیکرٹ سروس ہے۔ اب بتاؤ جول کراس کہاں ہے“...... صفدر نے پوچھا۔

”تم یقیناً پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف جولیا کو ڈھونڈ رہے ہو لیکن افسوس کہ تمہیں بہت دیر ہو گئی ہے“...... سینڈرا نے اس مرتبہ طنزیہ لہجے میں کہا تو صفدر کے ساتھ ساتھ کیپٹن شکیل، تنویر اور میکوڈ بھی حیرت بھری نگاہوں سے سینڈرا کی طرف دیکھنے لگے۔ سینڈرا کی بات انہیں سمجھ نہیں آئی تھی۔

”کیا مطلب۔ تم کیا کہنا چاہتی ہو“...... صفدر نے کہا۔

”مطلب یہ کہ تمہاری ڈپٹی چیف جولیا، جول کراس کے ساتھ پاکیشیا روانہ ہو گئی ہے“...... سینڈرا نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ چاروں بری طرح سے اچھل پڑے۔ وہ چاروں بیک وقت یہی سوچ رہے تھے کہ جولیا، جول کراس کے ساتھ پاکیشیا کیوں چلی گئی ہے۔

”ہمیں تمہاری بات سمجھ نہیں آ رہی۔ مس جولیا، جول کراس کے ساتھ کیوں پاکیشیا گئی ہے“...... صفدر نے الجھن بھرے لہجے میں کہا۔

”مجھے اس بارے میں نہیں پتہ کہ جولیا، جول کراس کے ساتھ پاکیشیا کیوں گئی ہے لیکن تم چاروں کو یہ بات سن کر بہت حیرت ہو گی کہ جولیا اب پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف نہیں رہی بلکہ وہ ہماری ساتھی بن گئی ہے“...... سینڈرا نے انکار کی صورت میں سر

ہلاتے ہوئے کہا تو وہ چاروں حیرت سے اچھل پڑے جبکہ سینڈرا طنزیہ نظروں سے ان چاروں کا باری باری جائزہ لے رہی تھی۔

”ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔ نہیں، ایسا نہیں ہو سکتا“...... کیپٹن شکیل نے تیز لہجے میں کہا۔

”ایسا ہو چکا ہے۔ یہ جدید سائنس کا دور ہے اور اس دور میں ہر چیز ممکن ہے۔ اگر تمہیں یقین نہیں آ رہا تو میں کیا کر سکتی ہوں“...... سینڈرا نے لاپرواہی سے کہا تو ان چاروں نے اپنے اپنے ہونٹ بھینچ لئے۔ صفدر نے سوچا کہ یقیناً جول کراس نے سائنسی طریقے سے جولیا کا برین واش کر کے اسے اپنے ساتھ ملا لیا ہو گا۔

”اگر جولیا تم لوگوں کی ساتھی بن چکی ہے تو وہ جول کراس کے ساتھ پاکیشیا یقیناً کسی مشن پر گئی ہو گی۔ بتاؤ، وہ دونوں کس مشن پر پاکیشیا گئے ہیں“...... صفدر نے سرد لہجے میں ایک مرتبہ پھر سینڈرا سے پوچھا۔

”مجھے معلوم نہیں ہے کہ جول کراس اور جولیا پاکیشیا میں کس مشن پر گئے ہیں“...... سینڈرا نے صفدر سے کہا۔

”بکواس کرتی ہو۔ تم جول کراس کی منگیتر ہو اور جول کراس نے تمہیں جب جولیا کے بارے میں سب کچھ بتا دیا ہے تو اس نے تمہیں یہ بھی بتایا ہو گا کہ وہ دونوں پاکیشیا کس مشن پر گئے ہیں۔ بتاؤ“...... اس سے پہلے کہ صفدر کوئی بات کرتا، تنویر نے غراتے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہونے کہا۔ دوسرے ہی لمحے وہ سینڈرا کے قریب آ گیا۔

’’مم۔ مجھے نہیں معلوم‘‘...... سینڈرا نے کہنا چاہا تو دوسرے ہی لمحے چٹاخ کی آواز کے ساتھ ہی کمرہ سینڈرا کی چیخ سے بھی گونج اٹھا۔ تنویر کا بھرپور تھپڑ اس کے دائیں گال پر پڑا اور اس کا سر بھی دوسری طرف ہو گیا تھا۔ صفدر اور کیپٹن شکیل نے کوئی مداخلت نہ کی۔ وہ دونوں تنویر کی یہ حرکت دیکھ کر حیران ہو رہے تھے حالانکہ تنویر عورتوں پر ہاتھ اٹھانا پسند نہیں کرتا تھا۔ تنویر نے اس کے سر کے بال پکڑ کر اس کا چہرہ اپنی طرف کیا۔ سینڈرا تنویر کے ہاتھ سے اپنے بال چھڑانے کی کوشش کرنے لگی۔

’’بتاؤ۔ وہ دونوں پاکیشیا کس مشن پر گئے ہیں۔ جلدی بتاؤ ورنہ‘‘...... تنویر نے غراتے ہوئے اپنا فقرہ ادھورا چھوڑ دیا۔ اس کا چہرہ غصے سے سرخ ہو رہا تھا۔

’’فار گاڈ سیک۔ مم۔ مم۔ مجھے واقعی کچھ معلوم نہیں ہے۔ مم۔ میں سچ کہہ رہی ہوں۔ میرے آنے سے پہلے جول کراس کا فون آیا تھا اور وہ میرے لئے پیغام چھوڑ گیا تھا۔ فون کی میموری میں وہ کال موجود ہے خود ہی سن لیں‘‘...... سینڈرا نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔ صفدر نے سینڈرا کی آنکھوں میں دیکھا اور وہ سمجھ گیا کہ سینڈرا سچ کہہ رہی ہے۔ واقعی اسے کچھ معلوم نہیں ہے کہ جول کراس اور جولیا پاکیشیا میں کس مشن پر گئے ہیں۔ اس سے پہلے کہ تنویر دوسرا تھپڑ سینڈرا کے چہرے پر مارتا اسی وقت صفدر نے مداخلت کی۔

’’تنویر۔ رک جاؤ۔ میں فون کی میموری میں جول کراس کی کال سن لیتا ہوں۔ اگر اس نے جھوٹ بولا ہے تو بے شک تم اسے گولی مار دینا‘‘...... صفدر نے کہا تو تنویر جو سینڈرا کو دوسرا تھپڑ مارنے ہی والا تھا، یکلخت رک گیا۔

’’صفدر۔ جب یہ جانتی ہے کہ جول کراس اور جولیا کس مشن پر گئے ہیں تو کال سننے کی کیا ضرورت ہے۔ تم مجھے مت روکو، میں ابھی اس سے سب کچھ اگلوا لیتا ہوں‘‘...... تنویر نے اسی لہجے میں کہا۔

’’نہیں تنویر۔ رک جاؤ۔ یہ مردانگی کے خلاف ہے کہ ہم کسی عورت پر ہاتھ اٹھائیں۔ رک جاؤ۔ میں تمہیں بطور ڈپٹی چیف کے حکم دیتا ہوں کہ تم پیچھے ہٹ کر کھڑے ہو جاؤ‘‘...... صفدر نے اس مرتبہ تلخ لہجے میں کہا تو تنویر حیرت بھری نظروں سے صفدر کی طرف دیکھنے لگا۔ صفدر نے آج تک اس سے اس لہجے میں بات نہیں کی تھی۔

صفدر نے کمرے کے دائیں طرف چھوٹی ٹیبل پر پڑے ٹیلی فون سیٹ کی میموری آن کی اور لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا تو چند لمحوں کے بعد ایک مردانہ آواز گونجنے لگی۔

’’ہیلو سینڈرا۔ میں نے تمہیں اس لئے کال کی ہے کہ میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف جولیا کے ساتھ ایک اہم مشن پر پاکیشیا جا رہا ہوں اس لئے تم فکر مند نہ ہونا۔ جولیا ہماری تنظیم کی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کیسے ممبر بن گئی ہے یہ میں تمہیں مشن سے واپسی پر تفصیل سے بتاؤں گا"...... اس کے بعد جول کراس کی آواز بند ہو گئی تو صفدر نے ٹیلی فون کا ایک اور بٹن پریس کیا تو ٹیلی فون آف ہو گیا۔

سینڈرا انتظار میں تھی کہ اسے موقع ملے تو وہ ایکشن میں آئے۔ ان سب کو صفدر کی طرف متوجہ پا کر سینڈرا کی لات حرکت میں آئی اور اس نے بھرپور انداز میں لات تنویر کے پیٹ میں ماری تو تنویر اچھلتا ہوا کرسی پر جا گرا۔ سینڈرا بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر کھڑی ہو گئی۔ جیسے ہی صفدر اس کی طرف متوجہ ہوا اس نے گھومتے ہوئے لات صفدر کے چہرے پر مارنے کی کوشش کی لیکن صفدر کے یکدم نیچے ہو جانے کی وجہ سے اس کی لات فضا میں ہی گھوم کر رہ گئی۔ اپنا وار خالی جاتے دیکھ کر سینڈرا غرا کر رہ گئی۔ دوسرے ہی لمحے اس نے چھلانگ لگائی اور صفدر کے اوپر سے ہوتی ہوئی دروازے میں جا کھڑی ہوئی۔ پھر اس سے پہلے کہ صفدر، کیپٹن شکیل اور میکوڈ کچھ سمجھتے، سینڈرا کمرے سے باہر نکلی اور تیزی سے دائیں طرف مڑ گئی۔ اسے فرار ہوتے دیکھ کر صفدر، کیپٹن شکیل اور میکوڈ باہر کی جانب لپکے۔ تنویر بھی کرسی سے اٹھ کر باہر آ گیا تھا لیکن سینڈرا کے جسم میں تو جیسے بجلی بھری ہوئی تھی۔ وہ تیزی سے بھاگتی ہوئی دیوار کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ صفدر، تنویر، کیپٹن شکیل اور میکوڈ بھی اس کے پیچھے دوڑے۔ وہ جب تک اس کے قریب پہنچتے، سینڈرا ہائی جمپ لگا کر بندر کی سی پھرتی سے دیوار پر چڑھی اور پلک جھپکنے

سے پہلے ہی دوسری طرف کود گئی۔ وہ چاروں بھی تیزی سے دوڑتے ہوئے جمپ لگا کر دیوار پر چڑھ کر دوسری طرف کود گئے اور سینڈرا کو تلاش کرنے لگے۔ چونکہ باہر برف باری ہو رہی تھی اور دھند پہلے سے بھی تیز ہو چکی تھی اس لئے سینڈرا انہیں کہیں بھی دکھائی نہیں دے رہی تھی۔

"وہ فرار ہو گئی ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں۔ وہ تنویر کی وجہ سے فرار ہوئی ہے۔ جیسے ہی اس نے ہمیں آپس میں باتیں کرتے ہوئے دیکھا تو اسے موقع مل گیا اور اس نے تنویر پر حملہ کر دیا اور فرار ہونے میں کامیاب ہو گئی"۔ صفدر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا کہا۔ وہ میری وجہ سے فرار ہوئی ہے۔ نہیں، وہ میری وجہ سے نہیں بلکہ تمہاری وجہ سے فرار ہوئی ہے۔ اگر تم مجھے نہ روکتے تو میں نے اس سے اگلوا لینا تھا کہ اس کا تعلق کس ایجنسی سے ہے اور جول کراس پاکیشیا کس مشن پر گیا ہے"...... تنویر نے ناگوار لہجے میں کہا۔ شاید اسے صفدر کی بات اچھی نہیں لگی تھی۔

"آپس میں لڑنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے اور تنویر، تم جانتے ہو کہ چیف نے صفدر کو قائم مقام ڈپٹی چیف مقرر کیا ہے اس لئے ہم صفدر کے احکامات ماننے کے پابند ہیں۔ صفدر ہمیں جو حکم دے گا ہم نے وہی کرنا ہے۔ صفدر، تم فوراً چیف کو جول کراس اور مس جولیا کے بارے میں آگاہ کر دو تا کہ وہ کوئی اقدام کر سکیں"...... کیپٹن

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

شکیل نے مداخلت کرتے ہوئے پہلے تنویر اور پھر صفدر سے کہا۔

"سوری صفدر۔ مجھے ایسا رویہ اختیار نہیں کرنا چاہئے تھا"۔ تنویر نے کیپٹن شکیل کی بات سمجھتے ہوئے صفدر سے کہا۔ اس کے چہرے پر شرمندگی بھرے تاثرات ابھرے ہوئے تھے۔

"او کے۔ کوئی بات نہیں ہے۔ میں تم سے ناراض نہیں ہوں"۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میکوڈ۔ تم کار لے آؤ"...... کیپٹن شکیل نے میکوڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جی بہتر"...... میکوڈ نے کہا اور پھر مڑ کر اس طرف بڑھ گیا جس طرف اس کی کار درخت کے جھنڈ میں موجود تھی۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ کار وہاں لے آیا اور صفدر اگلی سیٹ پر جبکہ کیپٹن شکیل اور تنویر پچھلی سیٹ پر بیٹھ گئے تو میکوڈ نے کار آگے بڑھا دی۔ صفدر اپنے کوٹ کی جیب میں سے سپیشل سیلائٹ سیل فون نکال کر ایکسٹو کے نمبر پریس کرنے لگا۔

"ایکسٹو"...... جلد ہی رابطہ مل گیا تو ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"چیف۔ صفدر بول رہا ہوں"...... صفدر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس صفدر۔ کیا رپورٹ ہے۔ جولیا کا کچھ پتہ چلا"...... ایکسٹو نے استفہامیہ لہجے میں پوچھا۔

"یس سر ہم نے جولیا کو ٹریس کر لیا تھا لیکن ہمارے پہنچنے سے پہلے ہی اسے کسی ایکریمی سیکرٹ ایجنسی کا ایجنٹ جول کراس اغوا کر کے لے گیا تھا"...... صفدر نے کہا اور پھر اس نے ساری تفصیل بتا دی۔

"ہونہہ۔ جول کراس اور جولیا کو ایکریمیا سے روانہ ہوئے کتنی دیر ہو گئی ہے"...... ایکسٹو نے ساری بات سننے کے بعد پوچھا۔

"تقریباً دو گھنٹے ہو چکے ہیں"...... صفدر نے بتایا۔

"او کے۔ تم تینوں بھی چارٹرڈ طیارے کے ذریعے واپس پاکیشیا پہنچ جاؤ"...... ایکسٹو نے کہا۔

"یس سر"...... صفدر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا۔ صفدر نے سیل فون واپس جیب میں رکھ لیا اور اپنے ساتھیوں کو ایکسٹو کے احکامات سے آگاہ کر دیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عمران دانش منزل میں داخل ہوا تو بلیک زیرو اس کے احترام میں کھڑا ہو گیا۔ رسمی سلام و دعا کے بعد عمران اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی طاری تھی۔ اس وقت صبح کے سات بج رہے تھے۔ عمران نے بلیک زیرو کو سختی سے ہدایت کی تھی کہ جیسے ہی صفدر، جولیا کے بارے میں کوئی اطلاع دے وہ اسے فوراً آگاہ کر دے اس لئے بلیک زیرو نے صفدر کی رپورٹ ملنے پر عمران کو فوراً آگاہ کر دیا تھا۔ چونکہ عمران، جول کراس کا نام پہلی مرتبہ سن رہا تھا اس لئے وہ شش و پنج میں مبتلا ہو گیا تھا۔ اس نے بلیک زیرو کو اپنے فلیٹ سے ہی ہدایت کی تھی کہ وہ فور سٹارز کی ڈیوٹی لگا دے کہ وہ دارالحکومت کے تمام ہوٹلز، ریسٹورنٹس اور پرائیویٹ ہاؤسنگ کالونیوں کو چیک کریں اور انہیں جہاں کہیں بھی جولیا یا کوئی مشکوک غیر ملکی نظر آئے تو وہ فوراً اسے گرفتار کر کے

دانش منزل پہنچا دیں۔ بلیک زیرو نے عمران کی ہدایت پر فوراً فور سٹارز کی ڈیوٹی لگا دی تھی۔ صبح ہوتے ہی عمران دانش منزل آ گیا تھا جبکہ صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر ابھی تک ایکریمیا سے پاکیشیا نہیں پہنچے تھے۔ صفدر نے تین گھنٹے پہلے ایکریمیا سے روانہ ہوتے وقت بلیک زیرو کو روانگی کی اطلاع دے دی تھی اور وہ پاکیشیا پہنچنے والے تھے۔

”عمران صاحب۔ کیا آپ ناشتہ کریں گے“...... بلیک زیرو نے استفہامیہ لہجے میں عمران سے پوچھا۔

”ہاں۔ اگر تم ناشتہ کرا دو گے تو اللہ تمہارا بھلا کرے گا اور تمہیں ہزاروں نیکیاں دے گا“...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو مسکراتا ہوا اٹھ کر کچن کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے جانے کے بعد عمران نے ٹیلی فون اٹھا کر اپنے سامنے رکھا اور اس کا رسیور اٹھا کر نمبرز پریس کرنے لگا۔

”یس۔ وائٹ کلب“...... چند لمحوں کے بعد رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”پاکیشیا سے پرنس آف ڈھمپ بات کر رہا ہوں۔ مارٹن سے بات کراؤ“...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”اوہ یس۔ میں معلوم کرتی ہوں“...... دوسری طرف سے لڑکی نے تیز لہجے میں کہا اور پھر رسیور پر خاموشی چھا گئی۔

”یس۔ مارٹن بات کر رہا ہوں“...... دوسری طرف سے چند

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

لمحوں کے بعد ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"ہیلو مارٹن۔ پرنس آف ڈھمپ بات کر رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ پرنس آف ڈھمپ آپ۔ میں سمجھا تھا کہ شاید میرے ساتھ کوئی مذاق کر رہا ہے۔ سناؤ، کیسے ہو تم اور آج مجھے یاد کیسے کر لیا۔ میں تو سمجھا تھا کہ تم مجھے بھول ہی گئے ہو"...... دوسری طرف سے مارٹن نے انتہائی بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

"یاد اسے کیا جاتا ہے جسے بھلا دیا گیا ہو، میں تو تمہیں نہیں بھولا۔ اچھا یہ بتاؤ، آج کل معلومات فروخت کرنے کا دھندہ کر رہے ہو یا صرف اپنا کلب ہی چلا رہے ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پرنس۔ جتنا پیسہ میں معلومات فروخت کرنے سے کما لیتا ہوں اتنا میں اپنا کلب چلا کر بھی نہیں کماتا۔ تم تو جانتے ہو کہ آج کل مہنگائی کتنی بڑھ گئی ہے۔ صرف کلب چلانے سے خرچے پورے نہیں ہو رہے۔ خیر، تم بتاؤ آج مجھے کیسے یاد کیا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ تم نے اس وقت کسی کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے ہی فون کیا ہے"...... مارٹن نے ہنستے ہوئے کہا تو عمران بھی مسکرا دیا کیونکہ عمران اکثر و بیشتر مارٹن سے ایکریمی ایجنٹوں کے بارے میں معلومات حاصل کرتا رہتا تھا۔

"ہاں۔ تم ٹھیک سمجھے ہو۔ میں نے ایک شخص کے بارے میں

معلومات حاصل کرنے کے لئے ہی فون کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"بتاؤ پرنس۔ کس شخص کے بارے میں معلومات حاصل کرنی ہیں"...... مارٹن نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ایک نام نوٹ کرو جول کراس۔ مجھے اس کے بارے میں مکمل معلومات حاصل کر کے بتاؤ کہ اس کا تعلق ایکریمیا کی کس خفیہ ایجنسی سے ہے اور یہ اِن دنوں کس مشن پر کہاں گیا ہوا ہے"۔ عمران نے اس مرتبہ سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"جول کراس۔ یہ نام میں نے بھی سنا ہوا ہے۔ ٹھیک ہے۔ میں اس کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ میں اس کے بارے میں معلومات حاصل کر لوں گا۔ پرنس، تم ایک گھنٹے کے بعد مجھے میرے سپیشل نمبر پر فون کر لینا"...... مارٹن نے چونکتے ہوئے کہا۔

"او کے۔ اپنا سپیشل نمبر بتاؤ میں تمہیں ایک گھنٹے بعد فون کرتا ہوں"...... عمران نے کہا تو مارٹن نے اپنا سپیشل نمبر بتا دیا جسے عمران نے اپنے ذہن میں محفوظ کر لیا۔ پھر عمران نے رسیور کریڈل پر رکھنے کے بعد اپنا سر کرسی کی پشت سے ٹکا دیا اور جول کراس اور جولیا کے بارے میں سوچنے لگا۔ وہ حیران تھا کہ جولیا کیوں جول کراس کی ساتھی بن گئی ہے اور جول کراس کے ساتھ کس مشن پر پاکیشیا آئی ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عمران کو ذرا بھی توقع نہیں تھی کہ جولیا اس قدر غداری کی مرتکب ہو گی۔ جوں جوں عمران جولیا کے بارے میں سوچتا جا رہا تھا اس کے چہرے پر غصے کے تاثرات ابھرتے جا رہے تھے۔ اسی لمحے بلیک زیرو ایک ٹرے اٹھائے وہاں آ گیا تو عمران کی سوچوں کا سلسلہ ٹوٹ گیا۔ اس نے ٹرے میز پر رکھ دی اور خود اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

”عمران صاحب۔ ناشتہ کر لیں“...... بلیک زیرو نے عمران سے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ دونوں ناشتہ کرنے لگے۔ بلیک زیرو نے انڈے کا آملیٹ، مکھن، توس اور چائے بنائی تھی۔ ناشتے کے دوران عمران خلاف توقع خاموش ہی رہا۔ بلیک زیرو نے بھی کوئی بات نہیں کی تھی۔ وہ جانتا تھا کہ جب عمران سنجیدہ ہوتا ہے تو وہ کوئی فضول بات سننا پسند نہیں کرتا۔

”ارے واہ۔ تم نے ناشتہ تو بہت اچھا بنایا ہے۔ اتنا اچھا ناشتہ تو آغا سلیمان پاشا بھی نہیں بناتا۔ آج تو ناشتہ کر کے مزہ آ گیا ہے۔ میرا خیال ہے اب مجھے روز ناشتہ تمہارے پاس ہی آ کر کرنا چاہئے“...... عمران نے ناشتہ کرنے کے بعد چائے کا کپ اٹھاتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو مسکرا دیا۔ عمران کے چہرے پر اب سنجیدگی طاری نہیں تھی۔

”کیوں نہیں۔ آپ روز آ جایا کریں“...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”میں اس بارے میں سوچتا ہوں لیکن روزانہ دانش منزل آنے تک میرا پانچ سو روپے کا پٹرول خرچ ہو جایا کرے گا اور مہینے کے پندرہ ہزار روپے بن جائیں گے۔ اس سے بہتر یہ نہیں ہے کہ میں آغا سلیمان پاشا کو دانش منزل میں بٹھا دوں اور تم میرے فلیٹ کا کچن سنبھال لو۔ اس طرح پٹرول کا خرچہ بھی بچ جائے گا اور عمدہ ناشتہ بھی ہو جائے گا۔ کیا خیال ہے تمہارا“...... عمران نے چائے سپ کرتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو ہنس پڑا۔

”جیسے آپ کی مرضی۔ میں تو آپ کے حکم کا پابند ہوں۔ آپ چاہے مجھے دانش منزل بٹھائیں یا اپنے فلیٹ میں۔ آپ اگر کہیں تو میں آپ کا کچن بھی سنبھالنے کو تیار ہوں۔ ویسے سلیمان بہترین کک ہے اور وہ بھی اچھا ناشتہ بناتا ہے اور کھانے بھی اچھے پکاتا ہے۔ میں نے کئی مرتبہ اس کے ہاتھوں کا بنا ہوا ناشتہ بھی کیا ہے اور کھانا بھی کھایا ہے“...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”اس کا مطلب ہے کہ تم میرے فلیٹ کا کچن نہیں سنبھالنا چاہتے اسی لئے تم سلیمان کے بنائے ہوئے ناشتے اور کھانے کی تعریف کر رہے ہو“...... عمران نے مصنوعی خفگی سے بلیک زیرو کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”نن۔ نن۔ نہیں۔ میرا یہ مطلب نہیں ہے“...... بلیک زیرو نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا تو عمران اس کی بوکھلاہٹ پر بے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اختیار ہنس پڑا۔

"او کے۔ او کے طاہر۔ تم پریشان نہ ہو، میں تو مذاق کر رہا تھا۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ سیکرٹ سروس کا چیف ایکسٹو میرا کچن سنبھالے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور چائے کا خالی کپ واپس ٹرے میں رکھ دیا۔

"عمران صاحب۔ آپ کی خاطر میں یہ بھی کر لوں گا"۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"او کے۔ فی الحال چائے پی لو ورنہ یہ ٹھنڈی ہو جائے گی"۔ عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو نے چائے کا کپ اٹھایا اور چائے پینے لگا۔

"عمران صاحب۔ مجھے بالکل بھی توقع نہیں تھی کہ جولیا کسی ایکریمین ایجنسی کی ممبر بن جائے گی"...... بلیک زیرو نے چائے سپ کرتے ہوئے کہا۔

"توقع تو مجھے بھی نہیں تھی۔ اسی لئے پریشان ہوں کہ جولیا نے یہ سب کیوں کیا ہے لیکن میرا خیال کچھ اور ہے"...... عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ آپ کا کیا خیال ہے"...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"طاہر۔ یہ جدید سائنسی دور ہے اور اس سائنسی دور میں ہر چیز ممکن ہے۔ جب انسان کی پلاسٹک سرجری کے ذریعے شکل و

صورت تبدیل کی جا سکتی ہے تو اب انسان کا دماغ بھی بدلا جا سکتا ہے۔ یعنی ایک انسان اپنے دماغ پر برین کنٹرولر لگا کر دوسرے انسان کے دماغ میں برین کنٹرولر لگا دے تو دوسرے انسان کے دماغ کا کنٹرول پہلے انسان کے کنٹرول میں چلا جاتا ہے یعنی وہ پہلے انسان کا ماتحت بن جاتا ہے اور پھر دوسرا انسان جو کچھ بھی سوچتا ہے تو پہلا انسان وہ سب کچھ پڑھ رہا ہوتا ہے اور برین کنٹرولر کے ذریعے وہ اسے احکامات بھی دے سکتا ہے۔ برین کنٹرولر پر ایک مخصوص نمبر ہوتا ہے جو دوسرے برین کنٹرولر میں کمپیوٹر کے ذریعے فیڈ کر دیا جاتا ہے اور میرا خیال ہے کہ یقیناً جولیا کے دماغ میں بھی برین کنٹرولر لگایا گیا ہو گا جس سے اس کا دماغ جول کراس کے کنٹرول میں ہو گا۔ بہرحال یہ تو اس وقت پتہ چلے گا جب جولیا ہمارے سامنے آئے گی"...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"آپ کے کہنے کا مقصد ہے کہ جول کراس نے اپنے اور جولیا کے دماغ میں برین کنٹرولر لگایا ہو گا"...... بلیک زیرو نے استفہامیہ لہجے میں کہا۔

"ہو بھی سکتا ہے کہ اس نے ایسا کیا ہو"...... عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تو کیا ایسی صورت میں جولیا کو اپنا ماضی بھی بھول گیا ہو گا"...... بلیک زیرو نے سوال کیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

”نہیں۔ اگر جول کراس نے جولیا کے برین کا کنٹرول اپنے کنٹرول میں لیا ہو گا تو جولیا اپنا ماضی نہیں بھولی ہو گی۔ وہ اپنے، ہمارے اور اپنی فیملی کے بارے میں سب کچھ جانتی ہو گی لیکن وہ کچھ بھی کرنے سے قاصر ہو گی“...... عمران نے مزید وضاحت کی۔

”کیا مطلب۔ وہ کچھ کرنے سے قاصر کیوں ہو گی“...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”اس لئے کہ اس کے دماغ کا کنٹرول جول کراس کے دماغ کے کنٹرول میں ہو گا اور اگر جولیا نے اس کے کنٹرول سے نکلنے کی کوشش کی تو اس کا دماغ پھٹ سکتا ہے اور وہ ہلاک ہو سکتی ہے اس لئے وہ جول کراس کا ہر حکم ماننے کی پابند ہو گی۔ یہ میرا قیاس بھی ہو سکتا ہے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جولیا نے اس تنظیم میں شمولیت اختیار کر لی ہو۔ یہ سب اس وقت معلوم ہو گا جب جولیا سے سامنا ہو گا“...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے حیرت بھرے انداز میں سر ہلا دیا۔ وہ حیران تھا کہ سائنس اتنی ترقی کر گئی ہے کہ کوئی انسان دوسرے انسان کے دماغ پر بھی کنٹرول حاصل کر سکتا ہے۔

اس سے پہلے کہ بلیک زیرو مزید کوئی سوال کرتا، اسی لمحے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کا رسیور اٹھا لیا۔

”ایکسٹو“...... عمران نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا۔

”چیف۔ میں صفدر بول رہا ہوں“...... دوسری طرف سے صفدر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

”یس۔ کیا تم سب پاکیشیا پہنچ چکے ہو“...... عمران نے پوچھا۔

”یس چیف۔ ہم پاکیشیا پہنچ چکے ہیں۔ یہی بتانے کے لئے میں نے آپ کو فون کیا تھا“...... صفدر نے جواب دیا۔

”او کے۔ تم تمام ممبرز کو الرٹ کر دو کہ وہ دارالحکومت میں پھیل جائیں اور جولیا اور جول کراس کو تلاش کریں۔ جیسے ہی ان کے بارے میں کوئی کلیو ملے تو مجھے رپورٹ کر دیں“...... عمران نے صفدر کو حکم دیتے ہوئے کہا۔

”آل رائٹ چیف“...... صفدر نے جواب دیا تو عمران نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

”عمران صاحب۔ کیا آپ جول کراس کے بارے میں نہیں جانتے“...... بلیک زیرو نے عمران سے پوچھا۔

”نہیں۔ جول کراس کا نام میرے دماغ کے کسی کونے میں بھی موجود نہیں ہے۔ خیر، وہ جو کوئی بھی ہے اور پاکیشیا میں جس مشن پر بھی آیا ہے جلد ہی معلوم ہو جائے گا۔ میں نے مارٹن کو فون کر دیا ہے وہ یقیناً اس کے بارے میں معلومات حاصل کر لے گا“۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تقریباً ایک گھنٹے کے بعد عمران نے ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا اور مارٹن کا سپیشل نمبرز پریس کرنے لگا۔

”ہیلو۔ مارٹن بول رہا ہوں“...... چند لمحوں کے بعد کال رسیو ہوئی تو عمران کو مارٹن کی تیز آواز سنائی دی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

”شکر ہے بول رہے ہو چیخ نہیں رہے۔ اگر چیختے تو میرے کان کے پردے پھٹ جاتے اور میں بہرہ ہو جاتا، اگر میں بہرہ ہو جاتا تو کسی لڑکی نے مجھ سے شادی نہیں کرنی تھی، اگر میری شادی نہ ہوتی تو میری زندگی بے کیف، بے رنگ اور تمہیں بددعائیں دیتے ہوئے گزر جاتی“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو کو مارٹن کی ہنسنے کی آواز رسیور میں سے سنائی دینے لگی۔ وہ بھی عمران کی بات سن کر مسکرا رہا تھا۔

”اوہ پرنس آف ڈھمپ۔ تم سے باتوں میں جیتنا بہت مشکل ہے۔ میں تمہاری ہی کال کا ویٹ کر رہا تھا“...... دوسری طرف سے مارٹن کی ہنستی ہوئی آواز سنائی دی۔

”اچھا۔ تم میری کال کا ویٹ کر رہے تھے۔ کہیں ویٹ کرتے کرتے تمہارا ویٹ تو نہیں بڑھ گیا نا“...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”نہیں۔ میرا ویٹ نہیں بڑھا۔ خیر، میں نے تمہارا کام کر دیا ہے۔ تمہارے کام کے لئے مجھے بہت سے گھوڑے دوڑانے پڑے ہیں تب جا کر میں اصل آدمی تک پہنچ سکا ہوں“...... مارٹن نے کہا۔

”گھوڑے دوڑانے پڑے ہیں۔ یعنی اب تم گھوڑ دوڑ میں بھی حصہ لیتے ہو پھر تو تم اچھا خاصا کما لیتے ہو گے۔ ویری گڈ“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو مارٹن کی ایک مرتبہ پھر ہنسی سنائی دی۔

”میرے کہنے کا مطلب ہے کہ جول کراس کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے مجھے بہت دقت کا سامنا کرنا پڑا ہے تب جا کر اس کے بارے میں کچھ باتیں معلوم ہو سکی ہیں۔ جول کراس کا تعلق ایکریمیا کی سیکرٹ ایجنسی گرین فورس سے ہے اور وہ گرین فورس کا نمبر ون سپر ایجنٹ ہے۔ گرین فورس سرکاری ایجنسی ہے اور اس کا چیف کرنل ہاگ ہے۔ گرین فورس کا کام دوسرے ممالک خاص طور پر ایشیائی ممالک کے راز چوری کرنا ہے۔ جول کراس بے حد تیز طرار، ہوشیار اور ڈیول مائینڈ ایجنٹ ہے۔ اس کے علاوہ وہ ماسٹر پلانر بھی ہے اور اپنے مشن میں کامیابی کے لئے ایسا پلان بناتا ہے جس میں ناکامی کا ایک فیصد بھی چانس نہیں ہوتا۔ وہ اپنا کام اس قدر صفائی، مہارت اور چالاکی سے کرتا ہے کہ اپنے پیچھے معمولی سا نشان بھی نہیں چھوڑتا۔ جول کراس کے بارے میں مزید یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ وہ گزشتہ رات پاکیشیا گیا ہے۔ میں نے یہ معلوم کرنے کی بہت کوشش کہ وہ پاکیشیا کس مشن پر یا کس کام کے سلسلے میں گیا ہے لیکن مجھے کامیابی نہیں ہوئی“۔ مارٹن نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

”او کے۔ اتنا ہی کافی ہے۔ باقی میں خود معلوم کر لوں گا کہ وہ پاکیشیا میں کس مقصد کے لئے آیا ہے۔ کیا تمہارے پاس جول کراس کا کوئی فوٹو گراف ہے“...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"نہیں۔ میرے پاس جول کراس کا فوٹو گراف تو نہیں ہے لیکن میں کوشش کر کے اس کی تصویر حاصل کر سکتا ہوں"...... مارٹن نے کہا۔

"او کے۔ میں تمہیں ایک نمبر دیتا ہوں۔ تم اس کا فوٹو گراف حاصل کر کے مجھے اس نمبر پر ایم ایم ایس کر دو اور اب اپنا بینک اکاؤنٹ نمبر اور تفصیل بھی بتا دو تاکہ میں تمہاری فیس بھجوا دوں"۔ عمران نے کہا اور ساتھ ہی اس نے دانش منزل کا سپیشل سیٹلائٹ سیل فون نمبر بھی بتا دیا۔

"او کے۔ میں جول کراس کا فوٹو گراف حاصل کر کے تمہیں ایم ایم ایس کر دیتا ہوں"...... مارٹن نے کہا اور ساتھ ہی اس نے ولنگٹن کے ایک بینک کا نام اور اکاؤنٹ نمبر بتا دیا۔

"فوٹو گراف کتنی دیر میں بھیجو گے"...... عمران نے پوچھا۔

"تقریباً ایک گھنٹہ تو لگ ہی جائے گا"...... مارٹن نے کہا تو عمران نے گڈ بائی کہہ کر ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبا دیا۔

"طاہر۔ جیسے ہی جول کراس کا فوٹو گراف آئے تو تم اسے سکین کر کے اس کے کئی پرنٹ نکال کر تمام ممبران کو دے دینا تاکہ انہیں جول کراس کو شناخت کرنے میں آسانی ہو۔ ہو سکتا ہے کہ جول کراس اور جولیا میک اپ میں ہوں اس لئے انہیں سپر سلون گاگلز بھی فراہم کر دینا تاکہ وہ میک اپ چیک کر سکیں۔ اور ہاں، تمام ممبرز کو ہدایت کر دینا کہ وہ سب ماسک میک اپ کر کے باہر

نکلیں"...... عمران نے بلیک زیرو کو ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے عمران صاحب"...... بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اور ہاں۔ دانش منزل کے تمام حفاظتی انتظامات آن کر دو کیونکہ جولیا دانش منزل کے بارے میں جانتی ہے"...... عمران نے کسی خدشے کے تحت کہا تو بلیک زیرو چونک پڑا۔

"اوہ۔ کیا آپ کو خدشہ ہے کہ جولیا دانش منزل آ سکتی ہے"۔ بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"ہاں۔ میری چھٹی حس خطرے کا الارم بجا رہی ہے اور تم جانتے ہو کہ میری چھٹی حس کبھی بھی غلط الارم نہیں بجاتی"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ آپ کی چھٹی حس واقعی بہت تیز ہے۔ وقت سے پہلے ہی خطرے کی نشاندہی کر دیتی ہے اور جس خطرے کی نشاندہی کرتی ہے ویسا ہی ہوتا ہے۔ یہ خداداد صلاحیت کسی کسی انسان میں ہوتی ہے"...... بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ یہ اللہ کا مجھ پر کرم ہے کہ اس نے مجھے یہ صلاحیت عطا کی ہے۔ بہرحال تم فوری طور پر تم حفاظتی سسٹم آن کر دو۔ میں اپنے فلیٹ جا رہا ہوں۔ جیسے ہی تمہیں جول کراس اور جولیا کے بارے میں کوئی اطلاع ملے تو تم مجھے کال کر لینا۔ میں اپنے فلیٹ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پر جا رہا ہوں“...... عمران نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بھی اس کے احترام میں کھڑا ہو گیا۔ عمران کنٹرول روم سے نکل کر پورچ کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد اس کی سرخ سپورٹس کار دانش منزل سے نکل کر اس کے فلیٹ کی طرف دوڑ رہی تھی۔

گرے کلر کی کار تیز رفتاری سے سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھ رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر ایک نوجوان بیٹھا ہوا تھا جس کا نام گولڈ مین تھا۔ نام تو اس کا کچھ اور تھا مگر وہ خود کو گولڈ مین کہلاتا تھا۔ گولڈ مین انتہائی جسیم اور چوڑے چہرے کا مالک تھا۔ اس کے سر کے بال چھوٹے اور بلیک تھے اور آنکھیں چھوٹی چھوٹی اور اندر کو دھنسی ہوئی تھیں۔ اس نے بلیک کلر کا تھری پیس سوٹ پہنا ہوا تھا۔ اس کے ساتھ والی سیٹ پر جول کراس بیٹھا ہوا تھا جبکہ جولیا پچھلی سیٹ پر براجمان تھی۔ جول کراس نے بلیک کلر کی پتلون، سفید کلر کی شرٹ اور بلیک کلر کا کوٹ پہنا ہوا تھا جبکہ جولیا نے بھی بلیک کلر کا لباس پہنا ہوا تھا۔ کوٹھی سے روانہ ہونے سے پہلے ہی جول کراس نے اپنا اور جولیا کا ماسک میک اپ کر دیا تھا اس لئے موجودہ حلیے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میں وہ دونوں مقامی نظر آ رہے تھے۔

جول کراس اور جولیا پاکیشیا کے وقت کے مطابق صبح پانچ بجے پاکیشیا پہنچ گئے تھے۔ چونکہ کرنل ہاگ نے جول کراس اور جولیا کے پاکیشیا روانہ ہونے سے پہلے ہی اپنے ایجنٹ گولڈ مین کو ان کی روانگی کے متعلق بتا دیا تھا اس لئے گولڈ مین انہیں ریسیو کرنے کے لئے ساڑھے چار بجے ہی ایئر پورٹ پر پہنچ گیا تھا۔ کرنل ہاگ نے گولڈ مین کو یہ نہیں بتایا تھا کہ جول کراس پاکیشیا میں کس مشن پر آ رہا ہے اور نہ ہی گولڈ مین نے کرنل ہاگ سے پوچھنے کی جرأت کی تھی۔ وہ تو بس حکم کا غلام تھا۔

گولڈ مین پاکیشیا میں پچھلے پانچ سالوں سے رہ رہا تھا۔ اس نے دارالحکومت کے پوش علاقے میں ایک عالیشان ہوٹل بنایا ہوا تھا جس کا نام گولڈ سٹار تھا اور اس کے ہوٹل میں دنیا بھر کے غیر ملکی سیاح اور مقامی افراد قیام کرتے تھے۔ اس کے ہوٹل کی شہرت دنیا کے کونے کونے میں پھیلی ہوئی تھی۔ اس نے ہوٹل کے تہہ خانے میں ایک کلب بنایا ہوا تھا جہاں روزانہ رات کے دس بجے کے بعد جواء اور شراب کی محفلیں جمتی تھیں۔ ان محفلوں میں شہر کے اعلیٰ طبقے کے افراد بھی شرکت کرتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ اعلیٰ آفیسر تک اس کے جوا خانے سے واقف تھے مگر وہ گولڈ مین کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کرتے تھے۔ گولڈ مین پاکیشیائی حکومت کی نظروں میں تو ہوٹل کا بزنس کر رہا تھا لیکن درپردہ وہ ایکریمی ایجنسی گرین فورس

کا فارن ایجنٹ تھا اور اس نے یہاں اپنا ایک سینڈیکیٹ بنایا ہوا تھا جس میں اس نے مقامی افراد شامل کئے ہوئے تھے۔ اس کے سینڈیکیٹ کے مسلح افراد چوبیس گھنٹے ہوٹل میں موجود رہتے تھے۔

گولڈ مین پاکیشیا میں ہونے والی اعلیٰ سطح کی تمام سرگرمیوں اور میٹنگز کے بارے میں باقاعدگی سے اپنے چیف کرنل ہاگ کو رپورٹ دیتا رہتا تھا۔

گولڈ مین نے جب جول کراس کے ساتھ جولیا کو دیکھا تو وہ بہت حیران ہوا تھا۔ چونکہ وہ جولیا کے بارے میں جانتا تھا اس لئے وہ حیران تھا کہ جولیا کا تعلق تو پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے پھر وہ جول کراس کے ساتھ کیا کر رہی ہے۔ کرنل ہاگ نے بھی گولڈ مین کو جولیا کے بارے میں کچھ نہیں بتایا تھا اس نے صرف جول کراس کی آمد کی اطلاع دی تھی۔

گولڈ مین انہیں کار میں بٹھا کر راحت کالونی کی کوٹھی نمبر ففٹی ون میں لے آیا تھا۔ یہ شاندار اور وسیع و عریض کوٹھی گولڈ مین کی ملکیت تھی۔ کوٹھی میں پہنچنے کے بعد جول کراس اور جولیا نے الگ الگ کمروں میں ریسٹ کیا تھا اور جب وہ اٹھے تو اس وقت دن کے بارہ بج رہے تھے۔ کوٹھی میں ایک ایکریمی ادھیڑ عمر کک موجود تھا جس کا نام کارٹ تھا۔ کارٹ نے شادی نہیں کی تھی اور وہ مستقل اسی کوٹھی میں رہتا تھا اور گولڈ مین کے کوٹھی میں ٹھہرنے والے مہمانوں کی خدمت کرتا تھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جول کراس نے آپریشن کر کے اپنے اور جولیا کے سر کے پچھلے حصے میں برین کنٹرولر لگا دیا تھا اور اپنے برین کنٹرولر کا نمبر کمپیوٹر کے ذریعے جولیا کے سر میں لگانے والے برین کنٹرولر میں فیڈ کر دیا تھا۔ برین کنٹرولر بٹن سے بھی چھوٹا تھا اور اس کا کلر آف وائٹ تھا۔ برین کنٹرولر کے لگانے کے بعد جول کراس نے مخصوص کوڈ کے ذریعے جولیا کا دماغ اپنے کنٹرول میں کر لیا تھا اور جولیا کا دماغ مکمل طور پر جول کراس کے کنٹرول میں آ گیا تھا یعنی جول کراس کے برین کنٹرولر کا جولیا کے دماغ میں موجود برین کنٹرولر سے لنک تھا۔ جول کراس، جولیا کے دماغ سے برین کنٹرولر کے ذریعے رابطہ کر کے اس کی پوزیشن اور لوکیشن معلوم کر سکتا تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ جول کراس نے جولیا کے دماغ میں برین کنٹرولر کے ساتھ ایک چھوٹا سا آلہ سی ون بھی فٹ کر دیا تھا اور اس کا لنک برین کنٹرولر کے ساتھ تھا۔ جولیا اپنا دماغ جول کراس کے کنٹرول میں جانے کے باوجود اپنے، سیکرٹ سروس کے ممبرز اور عمران کے بارے میں سب جانتی تھی کہ اس کا نام جولیانا فٹز واٹر ہے اور وہ عمران کی شادی کرنے کی وجہ سے پاکیشیا سیکرٹ سروس سے استعفیٰ دے کر ایکریمیا چلی گئی تھی جہاں سے اسے ڈان ہوٹل سے اغوا کر لیا گیا تھا۔ جول کراس نے اس سے کہا تھا کہ وہ اس کے کنٹرول سے کبھی نہیں نکل سکے گی اور اگر اس نے اس کے کنٹرول سے نکلنے کی کوشش کی تو اس کے دماغ میں موجود سی ون آلہ سے ریڈ ریز

نکل کر اس کے دماغ کو بلاسٹ کر دے گی اور وہ اسی وقت ہلاک ہو جائے گی اس لئے جولیا نے جول کراس کے کنٹرول سے نکلنے کی کوشش نہیں کی تھی بلکہ وہ مکمل طور پر جول کراس کے ٹرانس میں چلی گئی تھی اور اب وہ اسے باس کہتی تھی۔

اس وقت جول کراس، جولیا کے ساتھ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہیڈکوارٹر دانش منزل کا جائزہ لینے جا رہا تھا۔ وہ چونکہ پاکیشیا میں پہلی مرتبہ آیا تھا اس لئے وہ دارالحکومت کی سڑکوں سے واقف نہیں تھا۔ جول کراس چاہتا تھا کہ دانش منزل پر ریڈ کرنے سے پہلے اس بلڈنگ کا تفصیلی جائزہ لے اور پھر کوئی پلان بنا کر دانش منزل پر ریڈ کرے۔ ظاہر ہے وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ہیڈکوارٹر تھا اور اس کی سیکورٹی کے لئے بھی جدید اور فول پروف سسٹم لگایا گیا ہو گا۔ ایکسٹو بغیر کسی حفاظتی سسٹم کے دانش منزل میں نہیں بیٹھا ہو گا۔ جول کراس جیمر مشین بھی اپنے ساتھ لایا تھا جس سے وہ کوئی بھی سائنسی سیکورٹی سسٹم جام کر سکتا تھا۔ جیمر مشین کے علاوہ اس کے پاس دیگر سائنسی آلات بھی تھے جن کی اسے ضرورت پڑ سکتی تھی۔ جولیا دانش منزل کے بارے میں جانتی تھی لیکن چونکہ جول کراس نے اس کا دماغ لاک کر دیا تھا اس لئے وہ کچھ بھی بتانے سے قاصر تھی۔

اگلے موڑ سے گولڈ مین نے کار شاہراہ خلجی کی طرف موڑ دی اور اس کی رفتار میں اضافہ کرتا چلا گیا۔ سڑک کے درمیان میں ڈیوائیڈر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بنے ہوئے تھے جن پر سرسبز گھاس انتہائی نفاست اور ترتیب کے ساتھ پھیلی ہوئی تھی جبکہ سڑک کے دائیں بائیں فٹ پاتھ بنے ہوئے تھے۔ سڑک کافی چوڑی اور انتہائی صاف ستھری تھی۔

”سر۔ ہم اس وقت شاہراہ خلجی پر ہیں“...... گولڈ مین نے جول کراس سے مخاطب ہو کر مؤدبانہ لہجے میں کہا تو جول کراس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر وہ دائیں بائیں بنی ہوئی بلڈنگز کی طرف دیکھنے لگا۔

”جولیا۔ گولڈ مین کو دانش منزل کی طرف جانے والی سڑک کے بارے میں بتاؤ“...... جول کراس نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

”یس باس“...... جولیا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر وہ گولڈ مین کو دانش منزل کی طرف جانے والی سڑک کے بارے میں بتانے لگی۔ تھوڑی دور جانے کے بعد بائیں طرف ایک گلی مڑتی ہوئی دکھائی دی تو گولڈ مین نے کار کی سپیڈ ہلکی کر دی۔

”باس۔ وہ سامنے والی وائٹ کلر کی جو بلڈنگ دکھائی دے رہی ہے وہی دانش منزل ہے“...... جیسے ہی کار گلی کے سامنے سے گزری تو جولیا نے گلی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو جول کراس سر موڑ کر اس بلڈنگ کی طرف دیکھنے لگا۔

”کار روک دو گولڈ مین“...... جول کراس نے گولڈ مین سے کہا۔

”یس سر“...... گولڈ مین نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا اور پھر

اس نے گلی کراس کر کے فٹ پاتھ کے قریب کار روک دی۔

”تم یہیں رکو۔ میں بلڈنگ کا جائزہ لے کر آتا ہوں“...... جول کراس نے گولڈ مین سے کہا اور پھر وہ کار کا دروازہ کھول کر باہر نکلا اور گلی کی طرف بڑھ گیا۔

گلی پچیس فٹ چوڑی تھی اور دانش منزل کا مین روڈ تک کا فاصلہ تقریباً دو سو گز تھا۔ جول کراس کی نظریں دانش منزل پر جمی ہوئی تھیں۔ اس بلڈنگ کا گیٹ بھی وائٹ کلر کا تھا جبکہ اس کی دیواریں بہت بلند تھیں۔ بلڈنگ کے گیٹ کے دونوں پلروں پر کسی قسم کی کوئی نیم پلیٹ نہیں لگی ہوئی تھی۔ گلی بائیں طرف مڑ رہی تھی۔ یہ اجاڑ علاقہ تھا جہاں زیادہ تر پلاٹوں کے گرد صرف چار دیواریاں بنی ہوئی تھیں اور وہاں عام لوگوں کی آمد و رفت برائے نام تھی۔

جول کراس تھوڑی دور جانے کے بعد دائیں طرف مڑ گیا۔ وہ دراصل یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ دانش منزل کی بیک کی طرف کوئی خالی پلاٹ ہے یا کوئی عمارت بنی ہوئی ہے۔ دانش منزل کی بیک پر ایک نرسری تھی اور ایک ادھیڑ عمر آدمی گملوں کو ترتیب سے رکھنے میں مصروف تھا۔ نرسری کافی بڑی تھی اور دائیں طرف کونے میں ایک کچا کمرہ بنا ہوا تھا۔ جول کراس سمجھ گیا کہ وہ ادھیڑ عمر یقیناً اس نرسری کا مالک ہے۔ دانش منزل کی بیک پر دیواریں فرنٹ کی دیواروں سے کافی بلند تھیں۔ جول کراس نرسری میں داخل ہو گیا اور سرسری نظروں سے پھولوں کی طرف دیکھنے لگا۔ وہ دراصل دانش

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

حنزل کی دیوار کا جائزہ لے رہا تھا۔ ادھیڑ عمر آدمی نے جب جول کراس کو دیکھا تو وہ اپنا کام چھوڑ کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

"صاحب۔ کیا آپ کو پودے چاہئیں"...... ادھیڑ عمر آدمی نے جول کراس سے اردو میں پوچھا۔ جول کراس چونکہ اردو نہیں جانتا تھا اس لئے اس نے نفی میں سر ہلا دیا۔ وہ چند لمحوں تک دانش منزل کی دیوار دیکھتا رہا پھر وہ واپس مڑا اور تیز تیز قدموں سے چلتا ہوا سڑک پر آ گیا۔ کار بدستور سڑک پر موجود تھی۔ جول کراس نے کار کا دروازہ کھولا اور بیٹھ گیا۔

"واپس کوٹھی پر چلو"...... جول کراس نے کار کا دروازہ بند کرتے ہوئے گولڈ مین سے کہا۔

"یس سر"...... گولڈ مین نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا اور پھر اس نے کار اسٹارٹ کی اور آگے بڑھا دی۔ اگلے چوک سے اس نے کار موڑی اور راحت کالونی کی طرف بڑھنے لگا۔ جول کراس سوچوں میں گم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہیڈکوارٹر پر ریڈ کرنے کے لئے پلان ترتیب دینے لگا۔ اسی لمحے اس کے سپیشل سیل فون کی مترنم گھنٹی بج اٹھی تو جول کراس نے چونکتے ہوئے اپنے کوٹ کی اندرونی جیب میں ہاتھ ڈال کر سیل فون نکال لیا اور اسکرین کی طرف دیکھنے لگا۔ اسکرین پر اس کی منگیتر سینڈرا کا نمبر فلیش ہو رہا تھا۔

"ہیلو سینڈرا"...... جول کراس نے یس کا بٹن پریس کر کے سیل

فون کان سے لگاتے ہوئے کہا۔

"ہائے جول کراس۔ کیسے ہو"...... دوسری طرف سے سینڈرا کی آواز سنائی دی۔

"فائن۔ تم کیسی ہو"...... جول کراس نے کہا۔

"خیریت تو تھی تمہارا فون رات سے بند تھا"...... سینڈرا نے کہا۔ تو جول کراس بے اختیار چونک پڑا۔

"تم جانتی ہوں کہ میں سفر میں اور سوتے ہوئے اپنا سیل فون آف رکھتا ہوں۔ کیا تم نے کوئی اہم اطلاع دینی تھی"...... جول کراس نے کہا۔

"ہاں۔ میں نے تمہیں یہ اطلاع دینی تھی کہ کچھ پاکیشیائی ایجنٹ تمہاری تلاش میں میری کوٹھی پر آئے تھے"...... سینڈرا نے کہا تو جول کراس ایک مرتبہ پھر چونک پڑا۔

"پاکیشیائی ایجنٹ"...... جول کراس کے منہ سے بے اختیار نکلا۔ اس کے چہرے پر حیرت بھرے تاثرات ابھرتے چلے گئے۔

"ہاں۔ وہ چار پاکیشیائی ایجنٹ تھے اور میک اپ میں تھے۔ میں تمہیں تفصیل بتاتی ہوں"...... سینڈرا نے کہا اور پھر وہ تفصیل سے بتانے لگی۔ جول کراس کے ہونٹ بھینچتے جا رہے تھے۔

"حیرت کی بات ہے۔ پاکیشیائی ایجنٹ تم تک کیسے پہنچ گئے۔ میں نے تو کسی ہیٹنگ ایجنسی کو فون کر کے کمپلین نہیں کی تھی"۔ جول کراس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"میں خود بھی اس بات پر حیران ہوں کہ پاکیشائی ایجنٹوں کو میرے بارے میں کیسے معلوم ہوا تھا۔ جب پاکیشائی ایجنٹ نے بتایا کہ وہ ہیٹنگ ایجنسی کا انجینئر ہے اور تم نے ہیٹنگ سسٹم میں خرابی کے متعلق کمپلین کی ہے تو میں یہی سمجھی تھی کہ شاید تم میری غیر موجودگی میں میری کوٹھی پر آئے ہو گے اور تم نے ہی کمپلین کی ہو گی حالانکہ ہیٹنگ سسٹم بالکل ٹھیک کام کر رہا تھا۔ میں نے کہا تھا کہ ہیٹنگ سسٹم بالکل ٹھیک کام کر رہا ہے مگر وہ بضد تھا اور اس نے کہا تھا کہ ہیٹنگ سسٹم کی خرابی کی کمپلین کی گئی ہے اس لئے وہ ایک نظر سسٹم دیکھنا چاہتا ہے"...... سینڈرا نے مسلسل بولتے ہوئے کہا تو جول کراس نے ایک مرتبہ پھر ہونٹ بھینچ لئے۔ اس کے چہرے پر لاتعداد شکنوں کی لکیریں ابھر آئیں اور وہ سوچنے لگا کہ پاکیشائی ایجنٹوں کو اس کے اور سینڈرا کے بارے میں کیسے معلوم ہوا ہو گا۔ حالانکہ اس نے جب جولیا کو ہپناٹائز کیا تھا تو اس سے پوچھا تھا کہ ایکریمیا میں اس کے کتنے ساتھی موجود ہیں مگر اس نے انکار کر دیا تھا کہ اس کا کوئی ساتھی ایکریمیا میں موجود نہیں ہے۔ جول کراس سمجھ گیا تھا کہ پاکیشائی ایجنٹ جولیا کی تلاش میں ایکریمیا آئے ہوں گے۔ اچانک جول کراس کے ذہن میں اورٹن کا خیال آ گیا تو اس کے چہرے پر غصے کے تاثرات ابھر آئے۔

"اوہ۔ میں سمجھ گیا ہوں کہ پاکیشائی ایجنٹ تم تک کیسے پہنچے ہوں گے"...... جول کراس نے کہا۔

"کیا تم نے کسی سے میرا ذکر کیا تھا"...... سینڈرا نے پوچھا۔

"تمہارے اور میرے بارے میں اورٹن جانتا ہے کیونکہ جولیا اورٹن کے ہوٹل میں ٹھہری ہوئی تھی اور میں اسے اورٹن کی مدد سے اس کے کمرے سے بے ہوش کر کے لے گیا تھا۔ میرا خیال ہے کہ پاکیشائی ایجنٹ جانتے تھے کہ جولیا ڈان ہوٹل میں ٹھہری ہوئی ہے اور وہ جب ہوٹل میں آئے ہوں گے تو جولیا وہاں نہیں ملی ہو گی اور انہوں نے اورٹن پر تشدد کر کے میرے بارے میں پوچھا ہو گا۔ چونکہ اورٹن میری رہائش گاہ کے بارے میں نہیں جانتا اس لئے اس نے تمہارے بارے میں بتایا ہو گا کیونکہ وہ تمہارا ایڈریس جانتا ہے"...... جول کراس نے کہا۔

"اوہ۔ تم بالکل ٹھیک کہہ رہے ہو۔ بالکل ایسا ہی ہو گا"۔ سینڈرا نے اس کی بات کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

"تم سے بھی ایک غلطی ہوئی ہے۔ تمہیں ہرگز پاکیشائی ایجنٹوں کو نہیں بتانا چاہئے تھا کہ میں جولیا کے ساتھ پاکیشیا آ گیا ہوں۔ انہوں نے یقیناً اپنے چیف ایکسٹو کو اطلاع کر دی ہو گی اور پاکیشائی ایجنٹ حرکت میں آ چکے ہوں گے اور ہمیں تلاش کر رہے ہوں گے"...... جول کراس نے کہا۔

"سوری ڈیئر۔ غلطی ہو گئی ہے۔ اب کیا ہو سکتا ہے"...... سینڈرا نے لجاجت بھرے لہجے میں کہا تو جول کراس مسکرا دیا۔ اسے سینڈرا کا یوں لجاجت سے بات کرنا بہت اچھا لگتا تھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"او کے۔ کوئی بات نہیں۔ تم نے یہ اچھا کیا تھا کہ تم وہاں سے فرار ہو گئی تھی ورنہ وہ تمہارے ذریعے ہیڈکوارٹر تک بھی پہنچ سکتے تھے۔ اور یہ بھی تم نے اچھا کیا ہے کہ تم نے مجھے بتا دیا ہے ورنہ میں بے خبری میں مارا جاتا اور پاکیشیائی ایجنٹوں سے مقابلے کی حسرت لئے اس دنیا سے چلا جاتا"...... جول کراس نے کہا۔

"لیکن مجھے افسوس ہے"...... سینڈرا نے اسی لہجے میں کہا۔

"افسوس۔ تمہیں کس بات کا افسوس ہے ڈیئر"...... جول کراس نے اس مرتبہ حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے اس بات کا افسوس ہے کہ تم پاکیشیا میں اکیلے مشن پر گئے ہو۔ اگر مجھے بھی اپنے ساتھ لے جاتے تو مجھے بھی اپنی صلاحیتیں دکھانے کا کھل کر موقع مل جاتا۔ ویسے یہ پہلا موقع ہے کہ تم اکیلے ہی مشن پر گئے ہو ورنہ ہر بار تم مجھے اپنے ساتھ لے جاتے تھے۔ اگر میں نہ بھی جانا چاہوں تو مجھے زبردستی ساتھ لے جاتے تھے۔ اس مشن کے لئے تم نے مجھے نظر انداز کر دیا ہے"...... سینڈرا کی خفگی بھری آواز سنائی دی تو جول کراس پھر مسکرا دیا۔

"اوہ ڈیئر سینڈرا۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ تم میری ہونے والی بیوی ہو اور میں تمہیں کیوں نظر انداز کروں گا۔ بے فکر رہو، میں آئندہ جس مشن پر بھی جاؤں گا تو تمہیں ساتھ لے جایا کروں گا"۔ جول کراس نے کہا۔

"اگر کہو تو ابھی آ جاؤں"...... سینڈرا نے کہا۔

"نہیں۔ میں آج رات مشن مکمل کر کے واپس ایکریمیا آ جاؤں گا"...... جول کراس نے کہا۔

"کیا مشن اتنا آسان ہے کہ جو ایک ہی رات میں مکمل ہو جائے گا"...... دوسری طرف سے سینڈرا کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ مشن بہت ایزی ہے اور میں نے اس کے لئے ایسی زبردست پلاننگ کی ہے جس میں ایک فیصد بھی ناکامی کا چانس نہیں ہے"...... جول کراس نے مغرورانہ لہجے میں کہا جیسے موجودہ مشن اس کے لئے کوئی اہمیت ہی نہ رکھتا ہو۔

"ہاں میں جانتی ہوں کہ تمہارا پلان کبھی بھی ناکامی سے دوچار نہیں ہوتا۔ اچھا یہ بتاؤ، کیا جولیا بھی تمہارے ساتھ ہے"...... سینڈرا نے پوچھا۔

"ظاہر ہے۔ وہ میرے ساتھ ہی ہو گی کیونکہ وہ میرے ٹرانس میں ہے"...... جول کراس نے کہا۔

"میں جیلس ہو رہی ہوں۔ تم جانتے ہو کہ میں تمہارے ساتھ کسی دوسری عورت کو برداشت نہیں کر سکتی اس لئے تم اس سے دور ہی رہنا۔ ایسا نہ ہو کہ وہ تم پر ڈورے ڈال کر تمہیں مجھ سے ہمیشہ کے لئے چھین لے"...... سینڈرا کی حسد بھری آواز سنائی دی۔ جولیا کا نام سن کر اس کا لہجہ بدل گیا تھا۔

"اور اگر اس نے سچ مچ ایسا کر لیا تو تم کیا کرو گی"...... جول

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کراس نے جولیا کا نام لئے بغیر شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

''تو میں تم دونوں کو شوٹ کر دوں گی''...... سینڈرا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''او کے۔ او کے ڈیئر۔ تم میرے بارے میں جانتی ہو کہ میں دوسری عورتوں میں دلچسپی نہیں لیتا اس لئے تم بے فکر رہو، ایسا نہیں ہو گا۔ اچھا، اب میں فون بند کر رہا ہوں۔ بائے''...... جول کراس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''بائے۔ میں تمہاری واپسی کا شدت سے انتظار کر رہی ہوں''۔ سینڈرا نے کہا تو جول کراس نے مسکراتے ہوئے سیل فون آف کر کے واپس کوٹ کی جیب میں ڈال لیا۔

گولڈ مین مسلسل کار چلانے میں مصروف تھا جبکہ جولیا خاموش بیٹھی ہوئی تھی۔ ان کی کار اب ایک چوک پر پہنچ چکی تھی جہاں سگنل پر بہت سی گاڑیاں قطاروں کی صورت میں رکی ہوئی تھیں۔ گولڈ مین نے بھی کار ایک اور کار کے پیچھے روک دی اور سگنل کھلنے کا انتظار کرنے لگا۔

''میں نے سنا ہے کہ اس ملک میں ٹریفک کا نظام بہت خراب ہے''...... جول کراس نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

''آپ نے بالکل ٹھیک سنا ہے جناب۔ اس ملک میں ٹریفک کا نظام واقعی بہت خراب ہے لیکن چونکہ یہ دارالحکومت ہے اس لئے یہاں ٹریفک کا نظام دوسرے شہروں کی نسبت بہتر ہے ورنہ دوسرے

شہروں میں تو ٹریفک نظام اتنا بے ہنگم ہے کہ کئی کئی گھنٹے ٹریفک جام رہتا ہے۔ یہی نہیں لوگ سگنل توڑنے سے بھی گریز نہیں کرتے''...... گولڈ مین نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''تو کیا ٹریفک پولیس انہیں جرمانہ نہیں کرتی''...... جول کراس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اول تو سگنل توڑنے والے لوگ پولیس کے ہاتھ نہیں آتے۔ بالفرض اگر وہ پکڑے بھی جائیں تو لے دے کر معاملہ رفع دفع کر دیا جاتا ہے''...... گولڈ مین نے مسکراتے ہوئے کہا تو جول کراس حیران رہ گیا۔

''ہمارے ملک میں ٹریفک کا ایسا نظام ہے کہ اگر کوئی شخص سگنل توڑنے کی کوشش کرتا ہے تو وہ فوراً قانون کی گرفت میں آ جاتا ہے اور اسے سخت سزا بھی ملتی ہے''...... جول کراس نے کہا۔ اسی لمحے سگنل کھل گیا تو گاڑیاں آہستہ آہستہ حرکت میں آنے لگیں اور گولڈ مین نے بھی اپنی کار آگے بڑھا دی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

چوہان، خاور، صدیقی اور نعمانی دو، دو کے گروپ کی صورت میں جول کراس اور جولیا کو دارالحکومت کے مختلف ہوٹلز، ریسٹورنٹس اور پرائیویٹ ہاؤسنگ کالونیوں میں ٹریس کرتے پھر رہے تھے لیکن انہیں ابھی تک کہیں بھی جول کراس یا جولیا دکھائی نہیں دیئے تھے۔ ایکسٹو نے انہیں سپر سلون گاگلز اور جول کراس کی تصاویر فراہم کر دی تھیں تا کہ اگر جول کراس اور جولیا میک اپ میں ہوں تو سپر سلون گاگلز کے ذریعے انہیں چیک کیا جا سکے۔ سپر سلون گاگلز بلیک کلر اور جدید ساخت کے بنے ہوئے تھے۔ اگر کوئی بھی شخص میک اپ میں ہوتا چاہے اس نے جدید کیمیکلز سے چہرے پر میک کر رکھا ہو یا ماسک میک اپ کیا ہوا ہو تو ان گاگلز کے ذریعے اس کا اصل چہرہ نظر آ جاتا تھا۔ انہوں نے ایکسٹو کی ہدایات کے مطابق اپنے چہروں پر ماسک میک اپ کئے ہوئے تھے تا کہ اگر جول کراس یا

جولیا سے ان کا ٹکراؤ ہو تو وہ انہیں نہ پہچان سکیں۔

فور سٹار گروپ کے ممبرز ایکسٹو کے حکم پر صبح چھ بجے سے ہی دارالحکومت میں مختلف سپاٹس پر جول کراس اور جولیا کو تلاش کرنے کے لئے پھیل گئے تھے مگر اب دن کا ایک بج رہا تھا اور انہیں کوئی کامیابی حاصل نہیں ہوئی تھی۔ اس وقت خاور اور چوہان کار میں سوار اقبال روڈ سے گزر رہے تھے۔ ڈرائیونگ سیٹ پر چوہان تھا جبکہ خاور اس کے برابر والی سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔ ان دونوں نے اپنی اپنی آنکھوں پر سپر سلون گاگلز چڑھائے ہوئے تھے اور خاور تیز نظروں سے ادھر ادھر دیکھنے میں مگن تھا۔ چوہان بھی ڈرائیونگ کرنے کے ساتھ ساتھ ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔

”حیرت کی بات ہے کہ ہم نے صبح سے تمام ریسٹورنٹس، ہوٹلز اور دیگر جگہیں چھان ماری ہیں لیکن ہمیں ابھی تک جول کراس اور مس جولیا کا پتہ نہیں چل سکا“...... چوہان نے کہا تو خاور مسکرا دیا۔

”ویسے یہ ہماری زندگی کا پہلا مشن ہے جس میں ہمیں اس قدر سڑک گردی کے باوجود کامیابی نہیں ملی“...... خاور نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”میرا خیال ہے جول کراس انتہائی چالاک، زیرک اور ہوشیار ایجنٹ ہے۔ اسے شاید معلوم ہو گیا ہو گا کہ پاکیشیا میں اس کی تلاش شروع ہو چکی ہے اس لئے وہ اپنے ٹھکانے سے باہر نہیں نکل رہا ہو گا اور نہ ہی جولیا کو باہر آنے دے رہا ہو گا“...... چوہان نے اپنا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

خیال ظاہر کرتے ہوئے کہا۔

"میں تو مس جولیا کے بارے میں سن کر ابھی تک شاک میں ہوں کہ وہ جول کراس کی ایجنسی میں شامل ہو گئی ہے اور جول کراس کے ساتھ کسی مشن پر پاکیشیا آئی ہے۔ میں تو سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ مس جولیا غداری کی مرتکب ہو سکتی ہیں۔ چیف تو انہیں کبھی معاف نہیں کرے گا"...... خاور نے چوہان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں واقعی۔ چیف کی لغت میں تو معافی کا لفظ ہی نہیں ہے اور وہ مس جولیا کو عبرتناک سزا دے گا۔ ایسی سزا جس سے ہم میں سے کسی کو بھی آئندہ غداری کرنے کی جرأت نہیں ہو گی۔ چیف نے مس جولیا کی گرفتاری کے وارنٹ جاری کئے ہوئے ہیں اور ہمیں سختی سے حکم دیا گیا ہے کہ جولیا کو زندہ یا مردہ گرفتار کیا جائے اس لئے ہم مس جولیا سے کسی قسم کی رعایت نہیں کر سکیں گے"۔ چوہان نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ یہ تو ہے۔ بہرحال تم کار کسی کولڈ ڈرنک اسپاٹ پر روکو، میں منرل واٹر کی بوتلیں خرید لوں۔ مجھے بہت پیاس لگی ہے"۔ خاور نے کہا تو چوہان نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کار کی رفتار ہلکی کی اور پھر اسے ایک بڑے جنرل سٹور کے سامنے روک دیا۔

کار کے رکتے ہی خاور نیچے اترا اور جنرل سٹور کی طرف بڑھ گیا جبکہ چوہان نے اپنا سر سیٹ کی پشت سے ٹکا دیا اور سڑک پر

رواں ٹریفک کی طرف سرسری انداز میں دیکھنے لگا۔ اسی لمحے ایک گرے کلر کی کار اس کی کار کے قریب سے گزری تو چوہان کی نظر جیسے ہی کار میں اگلی سیٹ پر بیٹھے ایک نوجوان پر پڑی تو اس کی سپر سلون گاگل کا کلر یکلخت انتہائی ڈارک ہو گیا۔ جیسے ہی سپر سلون گاگل کا کلر ڈارک ہوا تو دوسرے ہی لمحے چوہان بے اختیار چونک پڑا اور کھڑکی سے سر باہر نکال کر گرے کلر کی کار کی طرف دیکھنے لگا جو تھوڑی دور چلی گئی تھی۔ چوہان کو کار میں جول کراس دکھائی دیا تھا جس نے ماسک میک اپ کیا ہوا تھا۔ چونکہ چوہان کے پاس جول کراس کا فوٹو گراف موجود تھا اس لئے چوہان کو سپر سلون گاگل میں اس کا چہرہ واضح دکھائی دیا تھا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ تو جول کراس تھا۔ یقیناً مس جولیا بھی اس کے ساتھ ہوں گی"...... چوہان نے تیز لہجے میں کہا پھر اس نے جنرل سٹور کی طرف دیکھا لیکن خاور ابھی جنرل سٹور میں ہی موجود تھا۔ چوہان کی بے چینی بڑھنے لگی۔ اس نے خاور کو کال کرنے کی غرض سے سپیشل سیل فون نکالنے کے لئے اپنی جیکٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالا ہی تھا کہ اسی لمحے اسے خاور جنرل سٹور کا دروازہ کھلتا دکھائی دیا اور پھر وہ سیڑھیاں اتر کر کار کی طرف بڑھتا ہوا دکھائی دیا۔ اس نے ہاتھوں میں منرل واٹر کی دو بوتلیں اٹھائی ہوئی تھیں۔ چونکہ کار اسٹارٹ تھی اس لئے جیسے ہی خاور نے کار کی اگلی سیٹ پر بیٹھ کر دروازہ بند کیا تو چوہان نے ایک جھٹکے سے کار آگے بڑھا دی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

''خیریت تو ہے نا چوہان۔ کیا کسی کار میں جول کراس یا جولیا نظر آ گئی ہے''...... خاور نے منرل واٹر کی بوتلیں کار کے ڈیش بورڈ پر رکھتے ہوئے چوہان سے پوچھا۔

''ہاں۔ مجھے ایک کار میں جول کراس نظر آیا ہے''...... چوہان نے سڑک پر پہنچ کر کار کی سپیڈ میں اضافہ کرتے ہوئے کہا تو خاور چونک پڑا۔

''کیا تمہیں یقین ہے کہ وہ جول کراس ہی تھا''...... خاور نے پوچھا۔

''ہاں۔ وہ جول کراس ہی ہے۔ وہ دیکھو، وہ جو گرے کلر کی کار جا رہی ہے میں نے اسے اسی کار میں دیکھا ہے اور مجھے یقین ہے کہ مس جولیا بھی اس کار میں سوار ہوں گی۔ جول کراس ہاسک میک اپ میں ہے اور اگر میں نے سپر سلون گاگل نہ پہنی ہوتی تو شاید میں اسے نہ پہچان سکتا''...... چوہان نے آگے جاتی گرے کلر کی کار کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو خاور بھی چونک کر گرے کلر کی کار کی طرف دیکھنے لگا۔

آگے چوک پر سگنل بند تھا اس لئے ٹریفک رک چکی تھی۔ چوہان نے بھی اپنی کار ایک کار کے پیچھے روک دی اور گرے کلر کی کار کی طرف دیکھنے لگا۔ گرے کلر کی کار اور چوہان کی کار کے درمیان چھ کاریں حائل تھیں۔ چند لمحوں کے بعد سگنل کھل گیا تو کاریں چیونٹیوں کی طرح رینگتی ہوئی آگے بڑھنے لگیں اور پھر آہستہ

آہستہ ان کی رفتار میں اضافہ ہوتا چلا گیا۔ چوہان انتہائی احتیاط اور ہوشیاری سے گرے کلر کی کار کا تعاقب کرتا رہا۔ گرے کلر کی کار مختلف سڑکوں سے ہوتی ہوئی مضافات کی طرف جانے والی سڑک پر مڑ گئی تو چوہان نے بھی اپنی کار اسی سڑک پر موڑ دی۔

''گرے کلر کی کار مضافات کی طرف جا رہی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ جول کراس کو اپنے تعاقب کا احساس ہو گیا ہے۔ ہوشیار ہو جاؤ''...... خاور نے گرے کلر کی کار پر نظریں جماتے ہوئے کہا اور پھر اس نے سپر سلون گاگل اتار کر کار کے ڈیش بورڈ کے خانے میں رکھ دیا جبکہ چوہان پہلے ہی گاگل اتار کر خانے میں رکھ چکا تھا۔ پھر خاور نے اپنی جیب میں سے مشین پسٹل نکال لیا۔

گرے کلر کی کار کی رفتار میں اضافہ ہو گیا تھا اس لئے چوہان نے بھی کار کی رفتار میں اضافہ کر دیا تھا۔ اس سڑک پر ٹریفک برائے نام تھی۔ کافی دور جانے کے بعد مضافاتی ایریا شروع ہو گیا۔ سڑک کے اردگرد کھیتوں کا سلسلہ پھیلا ہوا تھا اور تاحد نگاہ کھیت ہی کھیت دکھائی دے رہے تھے۔ کافی دور بلند و بالا پہاڑ بھی دکھائی دے رہے تھے۔ اسی لمحے انہیں گرے کلر کی کار کی دائیں طرف والی کھڑکی میں ایک لمبی نال والی مشین گن دکھائی دی تو وہ دونوں بے اختیار چونک پڑے۔ اس سے پہلے کہ وہ دونوں سنبھلتے، اچانک ان کی کار پر فائرنگ ہونے لگی۔

''خاور۔ جھک جاؤ''...... چوہان نے چیخ کر خاور سے کہا پھر وہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دونوں ہی جھک گئے اور کئی گولیاں کار کی ونڈ سکرین پر پڑیں اور شیشہ چھناکے سے ٹوٹ گیا جس کی کرچیاں ان کی گردنوں اور کمر پر بھی پڑیں۔ چوہان کے یوں جھکنے اور کار پر گولیاں لگنے سے کار کا توازن بگڑ گیا تھا لیکن چوہان نے فوراً سیدھے ہوتے ہوئے کمالِ مہارت سے کار کا کنٹرول سنبھال لیا۔ گرے کلر کار سے ان کی کار پر وقفے وقفے سے گولیوں کی بارش ہو رہی تھی جس سے چوہان کی کار میں کئی سوراخ ہو گئے تھے۔ خاور بھی سیدھا ہو گیا اور اپنے مشین پسٹل سے گرے کلر والی کار پر فائرنگ کرنے لگا۔ گولیاں گرے کلر کے پچھلے شیشے پر لگیں اور شیشہ ٹوٹ گیا۔ اچانک خاور کو جولیا دکھائی دی اس کا رخ ان کی کار کی طرف تھا۔ اس کے ہاتھ میں لمبی نال والی گن تھی۔

''اوہ۔ یہ تو مس جولیا ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ ہماری کار پر مس جولیا ہی فائرنگ کر رہی تھی''...... خاور نے حیرت بھرے لہجے میں چوہان سے مخاطب ہو کر کہا تو چوہان بھی حیران رہ گیا۔

''مس جولیا تو ہماری بھی دشمن بن گئی ہیں''...... چوہان نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''میں اب کیا کروں۔ کیا میں بھی مس جولیا پر گولیاں چلاؤں''۔ خاور نے چوہان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ بظاہر وہ ہماری دشمن بن چکی ہیں مگر ہم نے جولیا کو بچانا ہے۔ ان کی کار روکنے کی کوشش کرو ورنہ ہم مفت میں مارے

جائیں گے''۔ چوہان نے کہا۔ خاور نے جولیا کی طرف دیکھا تو وہ گن کا رخ ان کی کار کی طرف کر چکی تھی۔

''چوہان۔ جھک جاؤ''...... خاور نے چیخ کر چوہان سے کہا تو دونوں یکلخت نیچے جھک گئے اور اسی لمحے کئی گولیاں ان کی سیٹوں کی پشت پر لگیں جس سے سیٹوں میں سوراخ ہو گئے۔ چوہان نے فوری طور پر کار کا رخ بائیں طرف کر دیا تو اس مرتبہ گولیاں اس کی کار کے قریب سے گزرتی چلی گئیں۔ چوہان پھر سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔ وہ سیدھا ہوا ہی تھا کہ اچانک اس کے حلق سے دردناک چیخ نکل گئی اور اس نے کار کا سٹیئرنگ چھوڑ کر اپنا ہاتھ دائیں طرف سینے پر رکھ لیا۔ جیسے ہی اس نے کار کا سٹیئرنگ چھوڑا تو کار بے قابو ہونے لگی۔

''چوہان۔ چوہان۔ کیا ہوا ہے تمہیں۔ چوہان۔ کار کو سنبھالو''...... خاور نے چوہان کی طرف دیکھتے ہوئے تیز لہجے میں کہا مگر چوہان نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ اس کے سینے سے خون نکل رہا تھا جس سے اس کے ہاتھ کے علاوہ اس کا لباس بھی بھر گیا تھا۔

''چوہان۔ تم بولتے کیوں نہیں ہو۔ اوہ۔ اوہ۔ کیا تمہیں گولی لگی ہے''...... خاور نے چوہان کا خون آلودہ ہاتھ دیکھ کر بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ مم۔ مم۔ مجھے۔ مجھے۔ گگ۔ گگ۔ گولی لگ گئی ہے''۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

چوہان نے بہ مشکل جواب دیا۔ اس کے چہرے پر شدید کرب کے تاثرات ابھرے ہوئے تھے۔ اس کے سینے سے مسلسل خون نکل رہا تھا اور نقاہت سے اس کی آنکھیں بند ہو رہی تھیں پھر اس نے اپنا سر سیٹ کی پشت سے لگا لیا۔ بریک پیڈل پر سے اس کا پاؤں ہٹ گیا تھا اور کار ادھر ادھر ڈگمگا رہی تھی۔

خاور نے تھوڑا سا سر اٹھا کر گرے کلر کی کار کی طرف دیکھا تو وہ کافی دور چلی گئی تھی اس لئے فائرنگ بند ہو گئی تھی۔ خاور کے چہرے پر بھی پریشانی کے تاثرات ابھر آئے تھے اور اس نے تیزی سے سیدھے ہوتے ہوئے بریک پیڈل پر اپنا پاؤں رکھ کر دباؤ ڈال دیا جس سے کار کے ٹائر چرچرائے اور وہ ترچھی ہو کر ایک جھٹکے سے رک گئی۔ کار کے چرچرانے کی آواز سے اردگرد کا ماحول گونج اٹھا تھا۔

جیسے ہی کار رکی تو خاور نے ایک جھٹکے سے اپنی سائیڈ کا دروازہ کھولا اور چوہان کی بغلوں میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنی سیٹ پر گھسیٹنے لگا۔ اگرچہ اسے چوہان کو گھسیٹتے ہوئے کافی دقت پیش آ رہی تھی مگر اس وقت مسئلہ چوہان کی زندگی اور موت کا تھا۔ اگر اسے تھوڑی سی بھی دیر ہو گئی تو چوہان کو کچھ بھی ہو سکتا تھا۔ چند لمحوں کے بعد خاور، چوہان کو اپنی سیٹ پر بٹھانے میں کامیاب ہو گیا۔ اس کے بعد خاور نے دروازہ بند کیا اور پھر وہ تیزی سے دوڑتے ہوئے کار کے آگے سے گھوم کر ڈرائیونگ سیٹ والے دروازے پر آیا۔ اس

نے تیزی سے دروازہ کھولا اور سیٹ پر بیٹھنے کے بعد ایک جھٹکے سے دروازہ بند کر دیا۔ چونکہ کار اسٹارٹ تھی اس لئے خاور نے گیئر بدلا اور سپیڈ پیڈل پر پاؤں سے دباؤ ڈالا تو کار لٹو کی طرح سڑک پر گھوم گئی۔ کار کے ٹائر ایک مرتبہ پھر چرچرائے اور دوسرے ہی لمحے وہ کسی بندوق سے نکلی ہوئی گولی کی طرح آگے بڑھتی چلی گئی۔ خاور ڈرائیونگ کرنے کے ساتھ ساتھ چوہان کو بھی دیکھ رہا تھا۔

"چوہان۔ چوہان۔ ہوش میں آؤ۔ تمہیں کچھ نہیں ہو گا۔ میں تمہیں ہسپتال لے جا رہا ہوں"..... خاور نے بائیں ہاتھ سے چوہان کا چہرہ تھپتھپاتے ہوئے کہا۔ چوہان کے سینے سے نکلنے والے خون سے اس کی شرٹ بھر چکی تھی اور اب خون رس رس کر کار کے فرش پر گر رہا تھا۔ چوہان کی آنکھیں بھی بند ہو چکی تھیں اور اس کا سر دائیں طرف ڈھلک گیا تھا۔ خاور نے چوہان کا چہرہ مسلسل تھپتھپایا لیکن چوہان اسی انداز میں پڑا رہا۔ اس کی آنکھیں بند تھیں۔ چوہان کو اس حالت میں دیکھ کر خاور کو پریشانی ہو رہی تھی اور اس کے دماغ میں مختلف خیالات آ رہے تھے۔ اسی لمحے چوہان کے سیل فون پر بیل بجنے لگی لیکن خاور نے اس طرف کوئی توجہ نہ دی اور ہائی سپیڈ سے کار چلاتا رہا۔ چند لمحوں کے بعد بیل بجنا بند ہو گئی اور پھر اس کے سپیشل سیل فون کی بیل بجنے لگی تو خاور نے سیل فون نکال کر اس کی اسکرین پر دیکھا تو نعمانی کا نام فلیش ہو رہا تھا۔ چونکہ اس وقت چوہان کی زندگی اور موت کا مسئلہ تھا اس لئے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

خاور نے نعمانی سے بات کرنے کی بجائے ڈس کنیکٹ کا آپشن پریس کر کے سیل فون واپس جیب میں ڈال لیا۔ پھر اس نے بائیں ہاتھ سے چوہان کی نبض چیک کی تو اس کی نبض چل رہی تھی۔ یہ دیکھ کر خاور کے چہرے پر اطمینان سا آ گیا۔ چوہان ابھی زندہ تھا۔ خاور نے کار کی رفتار بے حد تیز کر دی تھی پھر شہر میں پہنچتے ہی اس نے اپنی کار کا رخ سپیشل سروسز ہسپتال کی طرف موڑ دیا۔ کیونکہ وہی قریب پڑتا تھا۔ خاور، چوہان کو فاروقی ہسپتال لے جانا چاہتا تھا جہاں ڈاکٹر فاروقی، عمران کے زخمی ساتھیوں کا خاص خیال رکھتے تھے مگر فاروقی ہسپتال بہت دور تھا اور چوہان کی حالت مسلسل بگڑتی جا رہی تھی۔ دس منٹ کے اندر جب اس کی کار سپیشل سروسز ہسپتال کے کمپاؤنڈ میں داخل ہوئی تو خاور نے یکلخت بریک پیڈل پر پاؤں رکھ دیا اور اس کی کار کے ٹائر بری طرح چرچراتے ہوئے وہیں رک گئے۔ اس کی کار کے ٹائروں کی آواز سن کر وہاں موجود افراد بے اختیار چونک پڑے تھے۔ ہسپتال کے کمپاؤنڈ میں ایک ایمبولینس بھی موجود تھی۔

''اسٹریچر لے آؤ۔ جلدی''...... خاور نے کار سے باہر نکلتے ہوئے پیرا میڈیکل سٹاف کے ایک وارڈ بوائے سے کہا جو ایک طرف اسٹریچر لئے بیٹھا تھا۔ اس کے قریب دو اور وارڈ بوائے بھی اسٹریچر لئے کھڑے تھے۔ انہوں نے ہسپتال کا مخصوص لباس پہنا ہوا تھا۔ ایک وارڈ بوائے نے جب خاور کی بات سنی تو وہ تیزی سے

اسٹریچر دھکیلتے ہوئے خاور کی کار کی طرف لے آنے لگا۔ اس کے ساتھ باقی دونوں وارڈ بوائے بھی آنے لگے۔ اسٹریچر کار کے قریب روک کر انہوں نے کار سے چوہان کو نکال کر اسٹریچر پر لٹایا اور اسٹریچر موڑ کر آپریشن تھیٹر میں لے جانے لگے۔ چوہان کے سینے سے ابھی تک خون نکل رہا تھا جس سے اسٹریچر بھی بھر گیا تھا۔ وہ جیسے ہی ہسپتال کی راہداری میں داخل ہوئے تو اسے راہداری میں ہی ڈاکٹر صدیقی مل گئے۔ ان کے ساتھ دو نرسیں بھی تھیں۔ ڈاکٹر صدیقی بھی عمران کے تمام ساتھیوں کو ان کے ناموں کے ساتھ جانتے تھے۔

''ڈاکٹر صاحب۔ میں خاور ہوں۔ چوہان شدید زخمی ہو گیا ہے''...... خاور نے کہا کیونکہ وہ دونوں ماسک میک اپ میں تھے اس لئے ڈاکٹر صدیقی انہیں پہچان نہیں سکے تھے۔

''کیا ہوا ہے چوہان صاحب کو''...... ڈاکٹر صدیقی نے تیز لہجے میں خاور سے پوچھا۔

''ڈاکٹر صدیقی صاحب۔ چوہان کو گولی لگی ہے''...... خاور نے تیز لہجے میں ڈاکٹر صدیقی سے مخاطب ہو کر کہا۔

''اوہ۔ اسے آپریشن تھیٹر میں لے چلو۔ فوراً۔ اس کا بہت زیادہ خون بہہ گیا ہے''...... ڈاکٹر صدیقی نے پریشان کن لہجے میں کہا تو وارڈ بوائے تیزی سے اسٹریچر کو دھکیلتے ہوئے آپریشن تھیٹر کی طرف لے جانے لگے۔ ڈاکٹر صدیقی اور دونوں نرسیں بھی تیزی سے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

آپریشن تھیٹر کی طرف بڑھ گئے۔ آپریشن تھیٹر میں مختلف قسم کے آلات اور مشینیں پڑی ہوئی تھیں۔ ڈاکٹر صدیقی اور خاور نے مل کر چوہان کو اسٹریچر سے اٹھا کر بیڈ پر لٹا دیا۔

"خاور صاحب۔ آپ باہر انتظار کریں۔ اللہ نے چاہا تو چوہان صاحب کو کچھ نہیں ہو گا"...... ڈاکٹر صدیقی نے خاور کو تسلی دیتے ہوئے کہا۔

"انشاء اللہ"...... خاور نے کہا اور وہ آپریشن تھیٹر سے باہر نکل آیا۔ جیسے ہی وہ باہر نکلا تو آپریشن تھیٹر کا دروازہ بند ہو گیا۔ اسی لمحے دو اور ڈاکٹر اور تین نرسیں بھی آپریشن تھیٹر میں چلے گئے۔ خاور آپریشن تھیٹر کے باہر بے چینی سے ٹہلنے لگا۔ ٹہلنے کے دوران وہ دل ہی دل میں اللہ سے چوہان کی زندگی کے لئے دعائیں بھی کر رہا تھا۔ اس کی آنکھیں نم ہو گئی تھیں اور چہرے پر یاسیت چھائی ہوئی تھی۔ اگرچہ ایکسٹو نے ان کی ایسی تربیت کی تھی کہ وہ مضبوط اعصاب اور غیر معمولی قوت کے مالک بن چکے تھے مگر اس کے باوجود خاور اپنی آنکھوں سے نکلنے والے آنسوؤں کو ضبط نہ کر سکا تھا۔ اس نے جیب سے رومال نکال کر اپنی آنکھیں صاف کیں اور رک کر آپریشن تھیٹر کے دروازے کی طرف دیکھنے لگا۔ اسے جولیا پر بھی غصہ آ رہا تھا جس نے چوہان کو گولی ماری تھی۔ اگر چوہان کو کچھ ہو گیا تو اس کی ذمہ دار جولیا ہو گی اور چیف، جولیا کو کسی صورت زندہ نہیں چھوڑے گا۔ چیف کا خیال آتے ہی خاور نے

سوچا کہ اسے چیف کو اطلاع دے دینی چاہئے کیونکہ اس نے گرے کلر کی کار کا نمبر نوٹ کر لیا تھا۔ وہ چیف کو نمبر بتا دے گا تو دوسرے ممبرز گرے کلر کی کار کو تلاش کرنے کی کوشش کریں گے۔ چنانچہ اس نے جیب میں سے سپیشل سیل فون نکالا اور ایکسٹو کو کال کرنے لگا۔

"ایکسٹو"...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے ایکسٹو کی سرد آواز سنائی دی۔

"چیف۔ میں خاور بول رہا ہوں"...... خاور نے خود پر قابو پاتے ہوئے کہا۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... ایکسٹو نے اپنے مخصوص سرد لہجے میں پوچھا تو خاور نے ساری تفصیل بتا دی۔ تفصیل بتاتے ہوئے آخر میں اس کی آواز رندھ گئی تھی لیکن پھر اس نے خود پر قابو پا لیا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ ایکسٹو کو ایسا لہجہ بالکل پسند نہیں ہے۔

"خاور۔ خود کو کنٹرول میں رکھو۔ اللہ نے چاہا تو چوہان کو کچھ نہیں ہو گا۔ فرائض کی ادائیگی کے دوران ایسا ہوتا رہتا ہے۔ کیا تم نے کار کا نمبر نوٹ کیا تھا"...... ایکسٹو نے اس مرتبہ قدرے نرم لہجے میں کہا تو خاور کو کچھ حوصلہ ہوا ورنہ وہ اور دوسرے ممبرز تو یہی سمجھتے تھے کہ ایکسٹو بے حس انسان ہے۔

"یس سر۔ میں نے کار کا نمبر نوٹ کر لیا تھا"...... خاور نے کہا اور پھر اس نے گرے کلر کی کار کا نمبر بتا دیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"او کے۔تم ہسپتال میں رہو۔ میں عمران کو بھیجتا ہوں"۔ ایکسٹو نے کہا اور پھر دوسری طرف سے رابطہ منقطع ہو گیا تو خاور نے سیل فون آف کر کے واپس جیب میں رکھ لیا۔ اسی لمحے آپریشن تھیٹر کا دروازہ کھلا اور ڈاکٹر صدیقی باہر نکلے۔ خاور ان کی طرف بڑھا۔

"ڈاکٹر صاحب۔ اب چوہان کی حالت کیسی ہے"...... جیسے ہی ڈاکٹر صدیقی خاور کے قریب پہنچے تو خاور نے ڈاکٹر صدیقی سے پوچھا۔

"خاور صاحب۔ چوہان صاحب کا خون بہت زیادہ بہہ گیا ہے اس لئے انہیں او نیگیٹو خون کی فوری ضرورت ہے مگر یہاں بلڈ بینک میں او نیگیٹو گروپ کا ایک بھی پیکٹ نہیں ہے۔ اب ملٹری ہسپتال سے منگوانا پڑے گا اور اس میں دیر بھی ہو سکتی ہے۔ کیا آپ فوری طور پر او نیگیٹو خون کا بندوبست کر سکتے ہیں"...... ڈاکٹر صدیقی نے خاور سے کہا۔

"ڈاکٹر صاحب۔ میرا خون او نیگیٹو ہے۔ آپ میرا خون لے لیں اور چوہان کی جان بچا لیں"...... خاور نے تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ تھینک گاڈ۔ او نیگیٹو بلڈ کا یہیں بندوبست ہو گیا ہے۔ آیئے"...... ڈاکٹر صدیقی نے کہا تو خاور ان کے ساتھ آپریشن تھیٹر کی طرف بڑھ گیا۔

صدیقی کی کار کی سپیڈ یکلخت ہلکی ہونے لگی تو اس کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھے نعمانی نے چونک کر صدیقی کی طرف دیکھا۔ ان دونوں نے ماسک میک اپ کئے ہوئے تھے۔ انہوں نے آنکھوں پر سپر سلون گاگلز لگائے ہوئے تھے اور وہ جول کراس اور جولیا کو تلاش کرتے پھر رہے تھے۔

"کیا ہوا ہے صدیقی۔ تم نے کار کی سپیڈ ہلکی کیوں کر دی ہے"......نعمانی نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"میں نے کار کی سپیڈ کم نہیں کی بلکہ خودبخود کم ہونا شروع ہوئی ہے۔ میرا خیال ہے کار میں کوئی خرابی ہو گئی ہے۔ میں چیک کرتا ہوں"...... صدیقی نے جواب دیا پھر اس نے کار سڑک کے کنارے روک دی۔ کار کے رکتے ہی وہ دروازہ کھول کر باہر نکل گیا اور اس نے کار کا بونٹ اٹھایا اور خرابی چیک کرنے لگا۔ انجن سے دھواں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نکل رہا تھا۔ چند لمحوں کے بعد نعمانی بھی کار سے باہر نکل کر صدیقی کے قریب چلا گیا اور وہ بھی کار کو چیک کرنے لگا۔

"میرا خیال ہے انجن گرم ہو گیا ہے"...... نعمانی نے کہا۔

"ہاں۔ انجن گرم ہو گیا ہے۔ میں اس میں پانی ڈالتا ہوں"۔ صدیقی نے کہا اور پھر وہ کار کی ڈگی میں سے ایک چھوٹا سا گیلن اٹھا کر لے آیا جس میں پانی موجود تھا۔ صدیقی نے گیلن کا ڈھکن کھول کر نعمانی کو پکڑا دیا اور پھر اس نے انجن کے ساتھ ریڈی ایٹر کی بوتل کا ڈھکن کھولا اور اس میں پانی ڈالنے لگا۔ اس نے تھوڑا سا پانی ریڈی ایٹر میں ڈالنے کے بعد نعمانی سے ڈھکن لے کر گیلن بند کر دیا۔ اس نے گیلن واپس کار کی ڈگی میں رکھ دیا اور پھر نعمانی کے پاس آ گیا۔

"تھوڑی دیر تک انجن ٹھنڈا ہو جائے گا۔ پھر چلتے ہیں"۔ صدیقی نے نعمانی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو نعمانی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"مگر اب کہاں چلیں گے۔ صبح سے شہر کے تمام ہوٹلز، ریسٹورنٹس اور دیگر جگہوں کی خاک چھان چکے ہیں مگر نہ ہی کہیں جول کراس دکھائی دیا ہے اور نہ ہی مس جولیا"...... نعمانی نے صدیقی کی طرف دیکھتے ہوئے منہ بنا کر کہا۔

"لیکن ہمیں انہیں تلاش کرنا تو ہے ہی نا۔ میرا خیال ہے ابھی تک دوسرے ممبرز بھی ان دونوں کا کہیں پتہ نہیں لگا سکے اس لئے

ابھی تک کسی نے ہمیں کال نہیں کی"...... صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس نے کار کا بونٹ بند کر دیا۔

"میں تو مس جولیا پر حیران ہوں۔ آخر انہیں کیا پڑی تھی کہ وہ سیکرٹ سروس سے استعفیٰ دے کر غیر ملکی تنظیم میں شامل ہو گئیں۔ اور حیرت کی بات یہ ہے کہ وہ اپنی نئی تنظیم میں شامل ہونے کے بعد پہلے مشن پر ہی پاکیشیا آئی ہیں حالانکہ وہ جانتی ہیں کہ آج تک کوئی بھی غیر ملکی تنظیم اور کوئی ٹاپ سیکرٹ ایجنٹ یہاں سے اپنے مشن میں کامیاب ہو کر نہیں گیا"...... نعمانی نے کہا تو صدیقی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ہاں۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو"...... صدیقی نے اس کی بات کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

"میں یہ گاگل اتار رہا ہوں۔ صبح سے مسلسل پہننے سے میرے کان تھک گئے ہیں اور مجھے سخت کوفت ہو رہی ہے"...... نعمانی نے گاگلز اتارتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ گاگل نہ اتارو۔ ایسا نہ ہو کہ تمہاری نظروں کے سامنے سے جول کراس اور جولیا گزر جائیں اور تمہیں پتہ ہی نہ چل سکے"...... صدیقی نے اسے گاگل اتارنے سے منع کرتے ہوئے کہا تو نعمانی نے گاگل دوبارہ اپنے چہرے پر چڑھا لئے۔

"کیا تمہیں بھوک لگی ہے"...... صدیقی نے نعمانی سے پوچھا۔

"ہاں"...... نعمانی نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"مجھے بھی بھوک لگی ہے۔ آؤ، پہلے کسی اچھے سے ہوٹل میں لنچ کرتے ہیں پھر دوبارہ جول کراس اور مس جولیا کی تلاش میں نکلتے ہیں"...... صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ کار کی سیٹوں کی طرف بڑھے۔ چونکہ دونوں سائیڈوں کے دروازے کھلے ہوئے تھے اس لئے صدیقی نے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھنے کے بعد دروازہ بند کر کے انجن اسٹارٹ کیا تو انجن اسٹارٹ ہو گیا۔ اس نے نعمانی کی طرف دیکھا تو جو سیٹ پر بیٹھنے ہی لگا تھا کہ اچانک وہ چونک پڑا اور ایک طرف دیکھنے لگا۔

"رک، کیوں گئے ہو۔ بیٹھ جاؤ نا"...... صدیقی نے نعمانی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا لیکن نعمانی نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ اسی لمحے ایک کار ہائی سپیڈ میں ان کی کار کے قریب سے گزرتی چلی گئی۔

"ارے۔ یہ تو چوہان کی کار ہے۔ اوہ۔ چوہان کی کار کی ونڈ سکرین ٹوٹی ہوئی ہے"...... نعمانی نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ صدیقی بھی اس کی بات سن کر کار سے باہر نکل آیا تھا۔

"ہاں۔ واقعی یہ چوہان کی کار ہے۔ لیکن چوہان نے ہمیں دیکھ کر کار روکی کیوں نہیں"...... صدیقی نے دور جاتی ہوئی وائٹ کلر کی کار کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے اس نے ہمیں نہ دیکھا ہو"...... نعمانی نے کہا۔

"میں اسے کال کرتا ہوں"...... صدیقی نے کہا اور پھر اس نے

جیب سے سپیشل سیل فون نکالا اور چوہان کے سیل فون کے نمبر پریس کرنے لگا۔ جلد ہی دوسری طرف بیل جانے لگی لیکن کافی دیر گزر گئی مگر چوہان نے کال اٹینڈ نہ کی۔

"چوہان میری کال ہی اٹینڈ نہیں کر رہا"...... صدیقی نے پریشان کن لہجے میں کہا۔

"تم خاور کو فون کرو۔ وہ فون اٹینڈ کر لے گا"...... نعمانی نے کہا تو صدیقی نے اس مرتبہ خاور کے نمبرز پریس کر دیئے۔ چند لمحوں کے بعد دوسری طرف بیل جانے لگی مگر تیسری بیل کے بعد خاور نے اس کی کال ڈس کنیکٹ کر دی۔

"اوہ۔ خاور نے میری کال ڈس کنیکٹ کر دی ہے"...... صدیقی نے نعمانی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"خاور نے تمہاری کال ڈس کنیکٹ کر دی ہے۔ اوہ۔ میرا خیال ہے ان دونوں کے ساتھ کوئی مسئلہ ہو گیا ہے اس لئے چوہان نے کال اٹینڈ نہیں کی اور خاور نے کال ڈس کنیکٹ کر دی ہے"۔ نعمانی نے کہا۔

"اوہ۔ ان کے ساتھ کیا مسئلہ ہو سکتا ہے"...... صدیقی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"چوہان کی کار کے ٹوٹے ہوئے شیشے سے مجھے یہی اندازہ ہوتا ہے کہ یا تو ان کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے یا پھر ان کا جول کراس یا اس کے ساتھیوں کے ساتھ ٹکراؤ ہو گیا ہے۔ اوہ۔ اوہ۔ ایک گرے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کلر کی کار اس طرف آ رہی ہے“..... نعمانی نے بات کرتے ہوئے اچانک بوکھلا کر کہا۔ اسی لمحے ایک گرے کلر کی کار ہائی سپیڈ سے ان کی کار کے قریب سے گزرتی چلی گئی۔ گرے کلر کی کار جیسے ہی ان کی کار کے قریب سے گزری تو وہ دونوں بے اختیار چونک پڑے۔ اس کار کا بھی بیک شیشہ ٹوٹا ہوا تھا اور اس کار میں انہیں جول کراس اور جولیا دکھائی دیئے تھے۔

”صدیقی۔ اس کار کے پیچھے چلو۔ اس کار میں جول کراس اور مس جولیا سوار ہیں“...... نعمانی نے یکلخت چیخ کر کہا تو پھر دونوں تیزی سے کار میں سوار ہوئے اور دوسرے ہی لمحے صدیقی نے کار ایک جھٹکے سے آگے بڑھا دی اور گرے کلر کی کار کا تعاقب کرنے لگا۔ گرے کلر کی کار خاصی دور چلی گئی تھی اس لئے صدیقی نے بھی اپنی کار کی سپیڈ تیز کر دی تھی اور جلد ہی وہ گرے کلر کی کار کے قریب پہنچ گئے۔ اب ان کی اور گرے کلر کی کار کے درمیان مناسب فاصلہ تھا۔ گرے کلر کی کار کی پچھلی سیٹ پر بیٹھی جولیا انہیں صاف دکھائی دے رہی تھی۔ اچانک گرے کلر کار کی رفتار مزید تیز ہو گئی اور اب وہ مختلف گاڑیوں کو اوور ٹیک کرتے ہوئے آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ صدیقی نے بھی اپنی کار کی رفتار میں اضافہ کر دیا تھا۔

”شاید جول کراس کو اپنے تعاقب کا احساس ہو گیا ہے“۔ صدیقی نے کہا۔

”ہاں۔ لیکن کوئی بات نہیں۔ کہاں تک یہ بھاگیں گے“۔ نعمانی نے کہا۔

”مشین گن نکال لو۔ کسی بھی وقت مشین گن کی ضرورت پڑ سکتی ہے“...... صدیقی نے کہا تو نعمانی نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کار کی پچھلی سیٹ کے نیچے سے مشین گن نکال لی۔ تھوڑی دیر کے بعد گرے کلر کی کار ایک ایسی سڑک پر پہنچ گئی تھی جہاں بڑے بڑے پلازے بنے ہوئے تھے۔ ان پلازوں کی پارکنگ میں کاریں کھڑی تھیں۔ اچانک تھوڑی دور جانے کے بعد گرے کلر کی کار کے ٹائر یکلخت چرچرائے اور وہ سڑک پر ترچھی ہو کر رک گئی۔

”اوہ۔ گرے کار کیوں رک گئی ہے“...... صدیقی نے چونکتے ہوئے کہا۔

”میرا خیال ہے انہیں معلوم ہو گیا ہے کہ ہم ان کا تعاقب کر رہے ہیں۔ اس لئے تیار ہو جاؤ“...... نعمانی نے کہا۔ صدیقی نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر اس نے اپنی کار کی رفتار یکدم ہلکی کر دی تھی۔ اسی لمحے گرے کلر کی کار میں سے جولیا نیچے اتر آئی۔ اس نے ایک لمبی نال والی گن اٹھائی ہوئی تھی۔ اس سے پہلے کہ وہ دونوں کچھ سمجھتے اسی لمحے جولیا کی گن سے ایک سرخ شعلہ سا نکلا اور بجلی کی سی تیزی سے ان کی کار کی طرف بڑھا۔

”نعمانی۔ مس جولیا نے میزائل فائر کیا ہے۔ کار سے چھلانگ لگا دو۔ ہری اپ“...... صدیقی نے چیختے ہوئے نعمانی سے کہا اور آ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دوسرے ہی لمحے انہوں نے بجلی کی سی تیزی سے اپنی اپنی سائیڈوں کے دروازے کھولے اور اپنی اپنی سائیڈ پر چھلانگیں لگا دیں۔ ابھی انہوں نے چھلانگیں لگائی ہی تھیں کہ سرخ شعلہ ان کی کار سے ٹکرایا اور زور دار دھماکہ ہوا اور کار آگ کے الاؤ میں تبدیل ہو کر زمین سے کئی فٹ بلند ہوتی چلی گئی پھر وہ دھماکے سے زمین پر واپس آ گری۔

دھماکہ اس قدر شدید اور خوفناک تھا کہ کار سینکڑوں ٹکڑوں میں تبدیل ہو گئی تھی۔ صدیقی اور نعمانی نے چونکہ دائیں بائیں چھلانگیں لگا دی تھیں اس لئے وہ کار کی لپیٹ میں تو نہیں آئے تھے البتہ کار کے پرزے ان سے ضرور ٹکرائے تھے۔ لوہے کے پرزے ٹکرانے سے ان دونوں کو ایسا محسوس ہوا تھا جیسے گرم گرم انگارے ان کے جسموں سے ٹکرائے ہوں اور ان کے حلق سے دردناک چیخیں نکل گئی تھیں۔ وہاں موجود لوگ دھماکے کی آواز سن کر ادھر ادھر بھاگ گئے تھے اور سڑک چند ہی لمحوں میں یوں خالی ہو گئی تھی جیسے وہاں سانپ سونگھ گیا ہو۔ یہ سب اس قدر اچانک ہوا تھا کہ نعمانی کو مشین گن چلانے کا موقع ہی نہیں مل سکا تھا۔

وہ دونوں دھماکے کے پریشر سے ہوا میں اچھلتے ہوئے کئی فٹ دور زمین پر گر گئے۔ زمین پر گرنے کی وجہ سے ان دونوں کے چہروں سے گاگلز بھی اتر کر گر گئے تھے۔ صدیقی نے سر اٹھا کر گرے کار کی طرف دیکھا تو جولیا میزائل گن اٹھائے اسی کی طرف آ

رہی تھی۔ اس کے چلنے کا انداز ایسا تھا جیسے وہ انسان کی بجائے کوئی روبوٹ ہو اور ریموٹ کنٹرول سے چل رہی ہو۔ اس کے پیچھے جولی کراس بھی مشین گن اٹھائے آ رہا تھا۔ صدیقی اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے جیب میں ہاتھ ڈالا تو دوسرے ہی لمحے وہ پریشان ہو گیا کیونکہ اس کی پینٹ کی جیب میں اس کا مشین پسٹل موجود نہیں تھا شاید وہ کہیں گر گیا تھا۔ صدیقی کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ اب کیا کرے۔ جس طرح جولیا نے میزائل مار کر ان کی کار تباہ کر دی تھی اس طرح وہ انہیں بھی کسی صورت زندہ نہ چھوڑتی۔ صدیقی کے قریب ہی ایک کار کھڑی تھی اس لئے صدیقی تیزی سے اٹھ کر جھکے جھکے انداز میں دوڑتا ہوا کار لی طرف بڑھا۔ صدیقی نے دوڑتے ہوئے کار کے قریب پہنچتے ہی بے اختیار پیچھے مڑ کر دیکھا تو اسی لمحے جولیا نے ایک اور میزائل فائر کر دیا۔ جیسے ہی اس نے میزائل فائر کیا تو صدیقی نے دوڑتے دوڑتے چھلانگ لگا دی اور وہ ہوا میں اڑتا ہوا ایک سائیڈ پر جا گرا اور میزائل ایک کار سے ٹکرا گیا۔

میزائل کے کار سے ٹکراتے ہی خوفناک دھماکہ ہوا اور وہ کار یکلخت اچھل کر فضا میں بلند ہوئی اور واپس زمین پر آ گری۔ اس کار کے بھی ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے تھے اور اس میں آگ بھڑک رہی تھی۔ اس دوران صدیقی ایک اور کار کی آڑ لے چکا تھا۔ اس نے جولیا کی طرف دیکھا تو وہ رک کر ادھر ادھر دیکھ رہی تھی۔ شاید اس

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نے صدیقی کو دوسری کار کی آڑ لیتے ہوئے نہیں دیکھا تھا ورنہ وہ اسے بھی میزائل مارنے سے دریغ نہ کرتی۔ جولیا کے پیچھے آنے والے جول کراس نے نعمانی پر فائرنگ شروع کر دی لیکن نعمانی بھی ایک کار کے پیچھے چھپ گیا تھا اس لئے اسے کوئی گولی بھی نہیں لگی تھی۔ اسی لمحے جولیا نے گن اس کار کی طرف کی جس کار کی آڑ میں نعمانی چھپا ہوا تھا۔ دوسرے ہی لمحے ایک سرخ شعلہ سا اس کار کی طرف بڑھا۔ نعمانی نے شاید جولیا کو میزائل فائر کرتے دیکھ لیا تھا اس لئے وہ بجلی کی سی تیزی سے جھکے جھکے انداز میں ایک طرف دوڑتا چلا گیا۔ دوسرے ہی لمحے ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور کار ایک جھٹکے سے فضا میں بلند ہوئی اور آگ کے شعلوں میں لپٹی واپس زمین پر آ گری۔

صدیقی حیران تھا۔ وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ جولیا ان کی دشمن بن جائے گی اور انہیں ہلاک کرنے سے بھی دریغ نہیں کرے گی۔ اسی لمحے پولیس وین کے سائرنوں سے فضا گونج اٹھی تو جولیا اور جول کراس چونک پڑے۔ شاید کسی نے پولیس کو فون کر دیا تھا اس لئے پولیس وہاں آ رہی تھی۔

"آؤ جولیا۔ پولیس آ رہی ہے"...... جول کراس نے جولیا سے کہا اور پھر وہ دونوں دوڑتے ہوئے اپنی کار کی طرف بڑھے۔ وہ دونوں جیسے ہی کار میں بیٹھے تو گرے کلر کی کار یکلخت حرکت میں آئی اور صدیقی کے سامنے سے گزرتی چلی گئی۔ صدیقی اور نعمانی

بھی کاروں کی آڑ سے باہر نکل آئے اور جاتی ہوئی گرے کلر کی کار کی طرف دیکھنے لگے۔

"مس جولیا نے تو ہمیں مارنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ یہ تو ہماری قسمت اچھی تھی کہ ہم اس کے ہر میزائل حملے سے محفوظ رہے ہیں"...... صدیقی نے نعمانی سے کہا۔

"پولیس آ رہی ہے۔ آؤ ہم پولیس کے یہاں پہنچنے سے پہلے ہی نکل چلیں ورنہ وہ ہم سے خواہ مخواہ الٹے سیدھے سوالات کرے گی"...... نعمانی نے کہا اور پھر وہ دونوں ایک طرف بڑھتے چلے گئے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بلیک زیرو کنٹرول روم میں بیٹھا گہری سوچوں میں گم تھا۔ تھوڑی دیر پہلے ہی اسے خاور نے چوہان کے زخمی ہونے اور اسے سپیشل سروسز ہسپتال لے جانے کی رپورٹ دی۔ ساتھ ہی اس نے یہ بھی بتایا تھا کہ چوہان کو جولیا نے گولی ماری ہے۔ چونکہ چوہان شدید زخمی ہو گیا تھا اس لئے وہ جولیا اور جول کراس کی کار کا تعاقب کرنے کی بجائے چوہان کو سپیشل سروسز ہسپتال لے آیا ہے۔ خاور کی رپورٹ سننے کے بعد بلیک زیرو نے عمران کو فون کر کے فوراً اطلاع دی تھی جس پر عمران نے سخت ردعمل کا اظہار کیا تھا اور اس نے کہا تھا کہ وہ سپیشل سروسز ہسپتال جا رہا ہے وہاں سے وہ دانش منزل آ جائے گا۔

بلیک زیرو نے عمران کی ہدایت پر جدید ٹریکنگ سسٹم کے ذریعے گرے کلر کی کار ٹریس کر کے اس کی پوزیشن چیک کر لی تھی

تھوڑی دیر پہلے وہ کار مغربی سمت مضافات کی طرف جانے والی سڑک پر موجود تھی جہاں ان کا خاور اور چوہان سے ٹکراؤ ہوا تھا۔ پھر بلیک زیرو نے فوری طور پر صفدر کو کال کر کے گرے کلر کی کار کی پوزیشن بتائی اور اسے ہدایت کی تھی کہ وہ کیپٹن شکیل کے ساتھ مغربی سمت مضافات کی طرف جانے والی سڑک پر پہنچ کر دونوں ہر صورت جول کراس اور جولیا کو قابو کر کے دانش منزل پہنچائیں۔

بلیک زیرو کو یقین تھا کہ صفدر اور کیپٹن شکیل، جولیا اور جول کراس کو قابو کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ بلیک زیرو کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ جولیا پاکیشیا سیکرٹ سروس کی دشمن بن جائے گی اور وہ چوہان کو گولی مار دے گی۔ انہیں ابھی تک یہ بھی پتہ نہیں چلا تھا کہ جولیا، جول کراس کے ساتھ پاکیشیا کس مشن پر آئی ہے۔ وہ یہی کچھ سوچنے میں مصروف تھا کہ اسی لمحے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو بلیک زیرو کی سوچوں کا سلسلہ ٹوٹ گیا۔ اس نے سی ایل آئی پر نظر دوڑائی تو صدیقی کے سپیشل سیٹلائٹ فون کا نمبر فلیش ہو رہا تھا۔ بلیک زیرو نے رسیور اٹھا لیا۔

”ایکسٹو“...... بلیک زیرو نے سرد لہجے میں کہا۔

”چیف۔ میں صدیقی بول رہا ہوں“...... دوسری طرف سے صدیقی کی نقاہت بھری آواز سنائی دی تو بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔

”کیا بات ہے۔ تمہاری آواز سے ایسا لگ رہا ہے جیسے تم شدید

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

زخمی ہو“...... بلیک زیرو نے بدستور سرد لہجے میں پوچھا۔

”یس چیف۔ میں اور نعمانی شدید زخمی ہو گئے ہیں“...... دوسری طرف سے صدیقی نے کہا۔

”تم دونوں کیسے زخمی ہو گئے ہو“...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

”چیف۔ ہمیں مس جولیا نے زخمی کیا ہے۔ اس نے ہمیں ہلاک کرنے کی بہت کوشش کی حتیٰ کہ اس نے ہماری کار کے علاوہ دو اور کاروں کو بھی تباہ کر دیا ہے“...... صدیقی نے کہا اور پھر وہ پوری تفصیل بتانے لگا۔ جیسے جیسے بلیک زیرو، صدیقی کی رپورٹ سن رہا تھا اس کے چہرے پر غصے کے تاثرات ابھرتے جا رہے تھے۔

”وہ دونوں کس طرف فرار ہوئے ہیں“...... بلیک زیرو نے صدیقی کے خاموش ہونے پر پوچھا۔

”چیف۔ وہ دونوں راشد روڈ کی طرف فرار ہوئے ہیں“۔ صدیقی نے جواب دیا۔

”او کے۔ تم دونوں سپیشل سروسز ہسپتال سے بینڈیج کرا کے اپنے اپنے فلیٹ پر آرام کرو“...... بلیک زیرو نے اسی لہجے میں کہا اور پھر اس نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ اس کے بعد وہ اپنی سیٹ سے اٹھا اور کمپیوٹر والی میز پر بیٹھ گیا۔ چونکہ کمپیوٹر آن تھا اس لئے وہ کی بورڈ پر تیزی سے ہاتھ چلانے لگا۔ وہ پھر جدید ٹریکنگ سسٹم کے ذریعے گرے کلر کی کار کو ٹریس کر رہا تھا تاکہ وہ کار کی پوزیشن اور لوکیشن معلوم کر کے صفدر کو ہدایت دے سکے۔ جلد ہی اس نے

گرے کلر کی کار ٹریس کر لی۔ گرے کلر کی کار اس وقت شمالی جانب مضافات کی طرف ہائی وے پر موجود تھی۔ جدید ٹریکنگ سسٹم کے ذریعے بلیک زیرو کو یہ بھی معلوم ہو گیا تھا کہ گرے کلر کی کار ایک جگہ کھڑی تھی۔ یہ معلوم کرنے کے بعد بلیک زیرو اٹھ کر اپنی سیٹ پر آ بیٹھا اور اس نے ٹیلی فون کا رسیور اٹھا کر صفدر کے سپیشل سیٹلائٹ نمبر پریس کر دیئے۔

”صفدر اسپیکنگ“...... جیسے ہی رابطہ ہوا تو دوسری طرف سے صفدر کی آواز سنائی دی۔

”ایکسٹو۔ صفدر، گرے کلر کی کار اس وقت شمالی سمت مضافات کی طرف جانے والی سڑک پر موجود ہے۔ تم دونوں فوری طور پر وہاں پہنچ کر ان دونوں کو قابو کرو۔ تنویر کو بھی کال کر لو“...... بلیک زیرو نے صفدر کو ہدایت دیتے ہوئے کہا۔

”یس چیف۔ ہم ابھی وہاں پہنچ رہے ہیں“...... صفدر نے جواب دیا تو بلیک زیرو نے مزید کچھ کہے بغیر رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

اسی لمحے کمرے میں ہلکی سی سیٹی کی آواز گونجی تو بلیک زیرو نے کمپیوٹر اسکرین کی طرف دیکھا تو دانش منزل کے گیٹ پر عمران کی سپورٹس کار رکی ہوئی تھی۔ عمران کار میں بیٹھا ہوا تھا۔ بلیک زیرو نے کی بورڈ کا ایک بٹن پریس کر دیا تو دوسرے ہی لمحے گیٹ آٹومیٹک انداز میں کھلتا چلا گیا۔ جیسے ہی عمران کی کار اندر داخل

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہوئی تو بلیک زیرو نے ایک اور بٹن پریس کیا تو گیٹ اسی انداز میں بند ہو گیا۔ چند لمحوں کے بعد عمران کنٹرول روم میں داخل ہوا تو اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی طاری تھی۔ بلیک زیرو، عمران کے احترام میں اپنی کرسی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''السلام علیکم''...... عمران نے بلیک زیرو کو سلام کرتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''وعلیکم السلام''...... بلیک زیرو نے عمران کے سلام کا جواب دیا۔

''بیٹھو''...... عمران نے کہا اور پھر وہ اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔ بلیک زیرو بھی اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔

''عمران صاحب۔ چوہان کی حالت اب کیسی ہے''...... بلیک زیرو نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے مؤدبانہ لہجے میں پوچھا۔

''چوہان کی حالت اب خطرے سے باہر ہے۔ گولی اس کے سینے کی ہڈیوں میں پھنس گئی تھی اور اس کا بہت زیادہ خون بہہ گیا تھا۔ تم جانتے ہو کہ او نیگیٹو خون بہت مشکل سے ملتا ہے لیکن اللہ کا شکر ہے کہ خاور کا بلڈ گروپ بھی او نیگیٹو تھا اس لئے چوہان کی جان بچ گئی ہے ورنہ جولیا نے تو اسے ہلاک کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی''...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''جولیا نے صدیقی اور نعمانی کو بھی شدید زخمی کر دیا ہے''۔ بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔

''اوہ۔ صدیقی اور نعمانی زخمی ہو گئے ہیں۔ وہ کیسے''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا تو بلیک زیرو نے صدیقی کی رپورٹ دوہرا دی۔ جیسے جیسے عمران رپورٹ سنتا جا رہا تھا اس کے چہرے پر چٹانوں کی سی سختی چھاتی جا رہی تھی اور غصے سے اس کا چہرہ پکے ہوئے ٹماٹر کی طرح سرخ ہو گیا تھا۔

''جولیا کی اتنی جرأت کہ وہ سیکرٹ سروس کے ممبرز کو ہلاک کرنے کی کوشش کرے۔ میں اسے بھیانک سزا دوں گا''...... عمران نے انتہائی غصیلے اور سرد لہجے میں کہا تو بلیک زیرو کے جسم میں ایک سرد لہر دوڑ گئی اور اسے اپنا خون رگوں میں منجمد ہوتا ہوا محسوس ہوا۔ اس نے پہلے کبھی عمران کو اتنا غضبناک نہیں دیکھا تھا جتنا وہ آج دکھائی دے رہا تھا تاہم بلیک زیرو خاموش بیٹھا رہا۔ اس میں اتنی جرأت نہیں ہو رہی تھی کہ وہ عمران سے کوئی بات کرتا۔ اسی لمحے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے رسیور اٹھا لیا۔

''ایکسٹو''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

''چیف۔ میں صفدر بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے صفدر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''ہاں بولو۔ کار میں سے کوئی کلیو ملا''...... عمران نے اسی لہجے میں پوچھا۔ ٹیلی فون کا لاؤڈر آن تھا اس لئے بلیک زیرو کو صفدر کی آواز سنائی دے رہی تھی۔

''چیف۔ ہمارے وہاں پہنچنے سے پہلے ہی کار کو بم دھماکے سے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اڑا دیا گیا تھا اور کار جل کر راکھ کا ڈھیر بن چکی تھی''...... صفدر نے بتایا تو عمران نے غصے سے جبڑے بھینچ لئے۔

''ویری سیڈ۔ تم تینوں دوبارہ شہر میں پھیل جاؤ اور جول کراس اور جولیا کو تلاش کرنے کی کوشش کرو۔ جیسے ہی کوئی اہم بات معلوم ہو یا کوئی کلیو ملے تو مجھے فوراً رپورٹ دینا۔ دیٹس آل''...... عمران نے کہا اور پھر اس نے رابطہ منقطع کرتے ہوئے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

''جول کراس تو میری توقع سے بڑھ کر ذہین، شاطر اور چالاک ثابت ہوا ہے۔ اس نے کلیو ختم کرنے کے لئے کار کو ہی بم سے اڑا دیا ہے تاکہ اگر کار میں کوئی کلیو رہ گیا ہو تو وہ ہمارے ہاتھ نہ لگ سکے''...... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔ پھر اس نے کرسی کی پشت سے ٹیک لگا لی اور کچھ سوچنے لگا۔ اس کے چہرے پر الجھن بھرے تاثرات تھے اور کشادہ پیشانی پر لاتعداد شکنیں ابھری ہوئی تھیں۔ وہ چند لمحے اسی حالت میں بیٹھا رہا پھر وہ سیدھ ہو کر بیٹھ گیا۔

''طاہر۔ کیا تم نے ٹریکنگ سسٹم کے ذریعے یہ چیک نہیں کیا تھا کہ وہ کار کس کے نام تھی''...... عمران نے بلیک زیرو کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''نہیں عمران صاحب۔ میں نے یہ چیک نہیں کیا تھا۔ میں نے صرف کار کی پوزیشن اور لوکیشن چیک کی تھی''...... بلیک زیرو نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔ اسے خدشہ پیدا ہو گیا تھا کہ کہیں عمران

اس لاپرواہی پر اس سے ناراض نہ ہو جائے۔ اب وہ سوچ رہا تھا کہ اسے کار کے مالک کا ڈیٹا بھی چیک کر لینا چاہئے تھا۔

''طاہر۔ اگر تم ٹریکنگ سسٹم کے ذریعے کار کے مالک کے بارے میں بھی معلوم کر لیتے تو ہمارا وقت ضائع نہ ہوتا۔ خیر، تم مجھے کار کا نمبر بتاؤ۔ میں ٹریکنگ سسٹم کے ذریعے یہ معلوم کر لوں کہ وہ کار کس کے نام تھی۔ اب جول کراس کو ٹریس کرنے کے لئے یہی کلیو ہے''...... عمران نے نرم لہجے میں کہا۔

''سوری عمران صاحب۔ واقعی مجھ سے غلطی ہو گئی ہے''۔ بلیک زیرو نے شرمندہ لہجے میں کہا اور پھر اس نے میز کی دراز کھولی اور ایک رائٹنگ پیڈ نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔ رائٹنگ پیڈ پر کار کا نمبر لکھا ہوا تھا۔ عمران چند لمحے کار کا نمبر دیکھتا رہا پھر وہ اٹھ کر کمپیوٹر سسٹم کی طرف بڑھ گیا۔ کمپیوٹر کے سامنے بیٹھ کر اس کے ہاتھ کی انگلیاں کی بورڈ پر تیزی سے چلنے لگیں جبکہ اس کی نظریں کمپیوٹر مانیٹر کی سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔ بلیک زیرو بھی اٹھ کر اس کے پیچھے آ کر کھڑا ہو گیا۔ عمران نے ٹریکنگ سسٹم کا مخصوص پروگرام آن کر کے اس میں کار کا نمبر اور ماڈل فیڈ کر کے لیس کا بٹن پریس کر دیا۔ جیسے ہی اس نے انٹر کا بٹن پریس کیا تو کمپیوٹر مانیٹر کی سکرین پر ایک شخص کا فوٹو گراف اور اس کا ڈیٹا آ گیا۔ فوٹو گراف ایک ادھیڑ عمر شخص کا تھا۔ عمران نے جب ادھیڑ عمر شخص کا فوٹو گراف دیکھا تو دوسرے ہی لمحے وہ بری طرح چونک پڑا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

''ارے یہ تو قادر علی ہے''...... عمران نے بے اختیار کہا تو بلیک زیرو چونک پڑا۔

''قادر علی۔ کون قادر علی''...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''طاہر۔ یہ آدمی وائٹ روز ہوٹل میں ویٹر کی ہے۔ یہ بہت غریب آدمی ہے۔ اس کی عمر ملازمت کرنے کی نہیں بلکہ آرام کرنے کی ہی ہے لیکن چونکہ اس کا کوئی بیٹا نہیں ہے صرف دو جوان بیٹیاں ہیں جن کی ابھی اس نے شادیاں کرنی ہیں۔ قادر علی وائٹ روز میں اس لئے ملازمت کرتا ہے تاکہ وہ پیسے جمع کر کے اپنی بیٹیوں کی شادی کر سکے۔ میں تو اس بات پر حیران ہوں کہ ایک ہوٹل کا ویٹر کار کیسے خرید سکتا ہے''...... عمران نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔ چونکہ عمران اکثر وائٹ روز ہوٹل میں کھانا کھانے جاتا رہتا تھا اور اس کی قادر علی سے اچھی خاصی سلام دعا تھی اور قادر علی اسے بیٹا کہتا تھا اس لئے وہ مانیٹر پر موجود فوٹو گراف والے شخص کو اچھی طرح جانتا تھا۔ وائٹ روز ہوٹل میں قادر علی کو ملازمت کرتے ہوئے صرف چار ماہ ہوئے تھے۔ اس سے پہلے وہ کسی اور ہوٹل میں ویٹر تھا۔ عمران نے قادر علی کے گھر کے ایڈریس کا پرنٹ نکال کر اپنی جیب میں ڈال لیا۔

''عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ کسی مجرم تنظیم نے مجرمانہ کارروائیاں کرنے کے لئے قادر علی کے آئی ڈی کارڈ پر کار خریدی

ہو گی تاکہ اگر کار ٹریس بھی ہو جائے تو ان کی بجائے قادر علی پکڑا جا سکے''...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران مسکرا دیا۔

''تمہارا خیال بالکل درست ہے طاہر۔ اس غریب کو تو یہ معلوم ہی نہیں ہو گا کہ اس کے نام پر کسی نے کار خریدی ہوئی ہے۔ بہرحال میں قادر علی سے مل کر معلومات حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ ہو سکتا ہے کوئی کلیو مل جائے''...... عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا پھر اس نے اپنی جیب سے سپیشل سیٹلائٹ فون نکالا اور ٹائیگر کے نمبر پریس کرنے لگا۔ ٹائیگر کے نمبر پریس کرنے کے بعد اس نے سیل فون کان سے لگا لیا۔

''یس باس۔ ٹائیگر بول رہا ہوں''...... جیسے ہی رابطہ قائم ہوا تو دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔ ٹائیگر نے عمران کا نمبر اپنے سیل فون میں فیڈ کیا ہوا تھا۔

''کہاں ہو اس وقت''...... عمران نے پوچھا۔

''اپنے فلیٹ میں ہوں باس''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

''دس منٹ میں تیار ہو کر اپنے فلیٹ سے باہر آ جاؤ۔ میں آ رہا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''او کے باس''...... ٹائیگر نے کہا تو عمران نے مزید کوئی بات کئے بغیر سیل فون آف کر کے اپنی جیب میں رکھ لیا۔ پھر عمران، بلیک زیرو کو اللہ حافظ کہہ کر کنٹرول روم سے باہر نکل گیا اور گیراج میں موجود اپنی سرخ سپورٹس کار میں سوار ہو کر اس روڈ کی طرف

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بڑھ گیا جس روڈ پر کمرشل پلازہ میں ٹائیگر کا فلیٹ تھا۔ تقریباً دس منٹ کے بعد عمران نے کمرشل پلازہ کے سامنے سڑک کے کنارے کار روک دی تو اسی وقت ٹائیگر پلازہ سے باہر نکلتا دکھائی دیا۔ اس نے جینز کی پینٹ اور بلیک کلر کی شرٹ پہنی ہوئی تھی۔ ٹائیگر نے دور سے ہی عمران کی کار دیکھ لی تھی اس لئے وہ تیز تیز قدموں سے چلتا ہوا سڑک کراس کر کے عمران کی کار کے قریب آ گیا۔ اس نے عمران کو مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

"کار میں بیٹھو"...... عمران نے سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا تو ٹائیگر کار کے آگے سے گھوم کر عمران کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ اس کے بیٹھتے ہی عمران نے کار آگے بڑھا دی۔

"ان دنوں کیا کر رہے ہو۔ تمہاری شکل بتا رہی ہے کہ تمہاری طبیعت خراب رہی ہے"...... عمران نے ٹائیگر کی طرف دیکھتے ہوئے اس سے پوچھا۔ کیونکہ ٹائیگر کا ناک سرخ ہو رہا تھا اور عمران اس کی سرخ ناک دیکھ کر سمجھ گیا تھا کہ ٹائیگر کی طبیعت خراب رہی ہے۔

"یس باس۔ دو دن سے فلو ہو رہا تھا اس لئے فلیٹ میں آرام کر رہا تھا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"یہ تو مجھے آج معلوم ہوا ہے کہ ٹائیگر کی بھی طبیعت خراب ہے۔ اب تمہاری طبیعت کیسی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ٹائیگر بھی مسکرا دیا۔

"اب بہتر ہوں باس"...... ٹائیگر نے جواب دیا تو عمران

اثبات میں سر ہلا دیا۔ اگلے چوراہے سے عمران نے کار دائیں طرف والی سڑک پر موڑ دی تھی اور اس کی رفتار میں اضافہ کرتا چلا گیا۔

"باس۔ ہم کہاں جا رہے ہیں"...... ٹائیگر نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں تمہیں چڑیا گھر میں چھوڑنے جا رہا ہوں کیونکہ اگر ٹائیگر چڑیا گھر سے باہر آ جائیں تو وہ خونخوار ہو جاتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے مختصر طور پر بتا دیا کہ وہ اس وقت کہاں جا رہے ہیں۔

تھوڑی دیر کے بعد عمران نے کار وائٹ روز ہوٹل کی پارکنگ میں روک دی اور وہ دونوں باہر نکل آئے۔ عمران نے کار لاک کی اور ٹائیگر کے ساتھ ہوٹل کے ہال کی طرف بڑھ گیا۔ ہوٹل کے ہال میں اکثر میزیں آباد تھیں۔ عمران اور ٹائیگر بھی ایک خالی میز کے گرد پڑی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ ان کے بیٹھتے ہی ایک ویٹر ان کے پاس آ گیا۔

"آرڈر سر"...... اس نے نوٹ بک ہاتھ میں پکڑتے ہوئے کہا۔

"آرڈر بھی دیتا ہوں پہلے یہ بتاؤ کہ قادر علی کہاں ہے۔ وہ آج نظر نہیں آ رہا"...... عمران نے ویٹر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"قادر علی۔ سر، قادر علی کو ہوٹل کے مالک جلیل احمد صاحب نے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نوکری سے نکال دیا ہے''...... ویٹر نے جواب دیا تو عمران بے اختیار چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

''قادر علی کو نوکری سے نکال دیا گیا ہے مگر کیوں''...... عمرا نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

''بس جی۔ جلیل صاحب ذرا سخت طبیعت کے مالک ہیں۔ قا علی سے تھوڑا سا نقصان ہو گیا تھا جس پر جلیل احمد صاحب طیش میں آ کر اسے اسی وقت ہوٹل کی ملازمت سے فارغ کر تھا''...... ویٹر نے افسوس بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے ہون بھینچ لئے۔

''قادر علی سے کیا نقصان ہو گیا تھا''...... عمران نے ہون چباتے ہوئے پوچھا۔

''بس سر جی۔ کچھ نہ پوچھیں۔ دو دن پہلے جلیل صاحب خاص مہمان اس ہوٹل میں آئے ہوئے تھے۔ ان کے لئے سپیش کیبن بک تھا۔ قادر علی بے چارہ بوڑھا آدمی ہے۔ وہ کیبن ٹیبل پر کھانا سرو کر رہا تھا کہ اس کے ہاتھ سے برتن پھسل کر جل صاحب کے مہمانوں پر جا گرے جس پر انہوں نے قادر علی کو ب برا بھلا کہا اور اس کی شکایت بھی جلیل صاحب سے کر دی تو انہ نے اسی وقت ہی قادر علی کو ملازمت سے نکال دیا''...... ویٹر بتایا تو عمران کو بھی وائٹ روز ہوٹل کے مالک جلیل احمد پر غصہ آ لگا۔

''ٹھیک ہے۔ تم دو کپ کافی لے آؤ''...... عمران نے ویٹر سے مخاطب ہو کر کہا تو ویٹر نوٹ بک پر آرڈر بک کرنے کے بعد وہاں سے چلا گیا۔

''آج کے جدید دور میں انسانیت ختم ہوتی جا رہی ہے۔ ہر بندہ مطلب پرست ہوتا جا رہا ہے۔ کسی سے ذرا سی بھی غلطی ہو جائے تو اسے فوراً ملازمت سے فارغ کر دیا جاتا ہے''...... عمران نے افسوس بھرے لہجے میں کہا۔ ٹائیگر کو بھی افسوس ہو رہا تھا۔

تھوڑی دیر کے بعد ویٹر ان دونوں کے لئے کافی لے آیا اور وہ دونوں کافی سپ کرنے لگے۔ کافی پینے کے بعد عمران نے بل ادا کیا اور پھر وہ دوبارہ کار میں سوار ہو کر بستی شریف آباد کی طرف بڑھ گئے۔ تقریباً آدھے گھنٹے کی ڈرائیونگ کے بعد عمران کی کار نواحی علاقے شریف آباد میں داخل ہو گئی۔ اس علاقے میں رہائشی مکانات کی خاصی تعداد تھی۔ گلیاں چھوٹی چھوٹی اور تنگ تھیں۔ اس علاقے میں چونکہ پبلک پارکنگ نہ تھی اس لئے عمران نے کار ایک گلی کی سائیڈ پر روک دی۔ اس نے انجن بند کیا اور پھر وہ دونوں کار سے باہر نکل آئے۔

''چلو''...... عمران نے ٹائیگر سے کہا اور پھر وہ گلی میں داخل ہو گئے۔ گلی خاصی لمبی تھی اور وہاں قدیم دور کے چار، چار منزلہ مکانات بنے ہوئے تھے۔ جگہ جگہ گندگی کے ڈھیر لگے ہوئے تھے جن کی وجہ سے انہیں سانس لینا بھی محال ہو رہا تھا۔ عمران گلی کی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نکڑ میں واقع ایک چھوٹی سی پرچون کی دکان پر رک گیا۔ دکان پر ایک نوجوان لڑکا بیٹھا ہوا تھا۔

"جی صاحب۔ آپ کو کیا چاہئے"...... نوجوان لڑکے نے عمران سے پوچھا۔

"ہم نے قادر علی سے ملنا ہے۔ یہ اس کے مکان کا نمبر ہے۔ کیا تم اسے جانتے ہو"...... عمران نے کہا اور پھر اس نے جیب سے ایک کاغذ نکال کر اس لڑکے کو دکھایا۔ لڑکا کاغذ پر لکھا ہوا ایڈریس پڑھنے لگا۔

"جی صاحب۔ میں ان کو جانتا ہوں اور ان کا گھر دائیں طرف والی گلی میں سب سے آخر پر ہے۔ ان کے گھر کے دروازے کا رنگ نیلا ہے"...... لڑکے نے کہا تو عمران نے شکریہ ادا کرتے ہوئے اس سے کاغذ لیا اور پھر ٹائیگر کے ساتھ آگے بڑھ گیا۔ چند لمحوں کے بعد وہ دائیں طرف والی گلی میں مڑ گئے اور اگلے دو منٹ میں وہ مطلوبہ مکان تک پہنچ گئے۔ اس مکان کے دروازے پر کوئی نیم پلیٹ نہیں لگی ہوئی تھی۔ عمران نے دروازے پر دستک دی اور ایک سائیڈ پر کھڑا ہو کر اس مکان کا جائزہ لینے لگا۔ مکان بہت پرانا، چھوٹا اور مخدوش حالت میں تھا۔ مکان کے بڑے دروازے کے دائیں طرف ایک اور چھوٹا دروازہ بھی تھا جو شاید بیٹھک تھی۔

چند لمحوں کے بعد قدموں کی آہٹیں ابھریں۔

"کون ہے"...... اندر سے کسی لڑکی کی آواز سنائی دی۔

"کیا یہ قادر علی صاحب کا گھر ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ یہ قادر علی صاحب کا گھر ہے۔ آپ کون ہیں"۔ لڑکی نے جواب دیا۔

"میرا نام علی عمران ہے اور میں ان سے ملنے آیا ہوں۔ کیا وہ اس وقت گھر پر ہیں"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ ابو گھر پر ہیں۔ میں انہیں بتاتی ہوں"...... لڑکی نے کہا اور عمران کو قدموں کی آہٹیں سنائی دیں جو آہستہ آہستہ دور ہوتی جا رہی تھیں۔ ٹائیگر ایک سائیڈ پر خاموشی سے کھڑا تھا۔ گلی میں سے گزرنے والے لوگ حیرت بھری نگاہوں سے عمران اور ٹائیگر کی طرف دیکھ رہے تھے۔ چند لمحوں کے بعد دوبارہ قدموں کی آہٹیں سنائی دیں۔

"میں بیٹھک کھول رہی ہوں۔ آپ وہاں بیٹھ جائیں ابو آ رہے ہیں"...... لڑکی نے کہا اور پھر قدموں کی آہٹیں دور جاتی سنائی دیں۔ چند لمحوں کے بعد بیٹھک کا دروازہ کھل گیا اور وہ دونوں بیٹھک میں آ کر بیٹھ گئے۔ بیٹھک میں ایک چارپائی اور دو کرسیاں پڑی ہوئی تھیں۔ چارپائی پر سفید رنگ کی چادر بچھی ہوئی تھی اور ایک تکیہ رکھا ہوا تھا۔ بیٹھک کا فرش بھی مخدوش اور جگہ جگہ سے ٹوٹا ہوا تھا۔

"قادر علی تو بہت ہی غریب آدمی ہے"...... عمران نے بیٹھک کا جائزہ لیتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے بیٹھک کا اندرونی دروازہ کھلا اور

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ایک ادھیڑ عمر آدمی داخل ہوا تو عمران اور ٹائیگر فوراً کھڑے ہو گئے۔ قادر علی کافی کمزور اور بیمار دکھائی دے رہا تھا۔

''السلام علیکم عمران صاحب''...... قادر علی نے کمزور لہجے میں کہا۔

''وعلیکم السلام۔ ارے آپ تو کافی کمزور اور بیمار دکھائی دے رہے ہیں''...... عمران نے قادر علی کو سہارا دیتے ہوئے کہا۔ عمران نے محسوس کیا کہ قادر علی کا جسم گرم ہو رہا تھا۔ عمران نے اسے سہار دیتے ہوئے چارپائی پر بٹھا دیا اور وہ خود کرسی پر بیٹھ گیا۔

''ہاں عمران بیٹے۔ کل سے بخار ہو رہا ہے۔ دوائی بھی لی ہے مگر افاقہ نہیں ہو رہا''...... قادر علی نے جواب دیا۔

''میری دعا ہے کہ اللہ آپ کو جلد صحت یاب کرے۔ یہ میرے بزنس پارٹنر میکوڈ ہیں۔ میں آج اپنے پارٹنر کے ساتھ وائٹ روز ہوٹل میں لنچ کرنے گیا تو آپ وہاں نہیں تھے۔ ایک ویٹر سے معلوم کیا تو اس نے بتایا کہ ہوٹل کے مالک جلیل احمد نے آپ کو ملازمت سے نکال دیا ہے تو مجھے بہت افسوس ہوا۔ اس نے مجھے ساری بات بتا دی ہے کہ آپ کو ملازمت سے کیوں نکالا گیا ہے۔ جلیل احمد کو ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا۔ غلطیاں تو انسان سے ہوتی رہتی ہیں۔ اگر غلطیاں نہ ہوں تو ہمیں انسان کون کہے گا لیکن آپ فکر مند نہ ہوں اور نہ ہی میرے ہوتے ہوئے آپ کو کسی قسم کی پریشانی ہو گی''...... عمران نے ٹائیگر کا قادر علی سے تعارف کراتے

ہوئے کہا۔

''آپ کا بہت بہت شکریہ کہ آپ مجھ سے ملنے آ گئے ورنہ آج کے دور میں کسی کے پاس اتنا وقت نہیں ہوتا تو وہ اپنے سے چھوٹے لوگوں سے مل لے''...... قادر علی نے ممنون لہجے میں کہا۔

''لیکن میں بڑا آدمی نہیں ہوں اور نہ ہی آپ چھوٹے انسان ہیں۔ آپ خود کو ایسا نہ سمجھیں۔ جب اللہ کی نظر میں سب انسان برابر ہیں تو ہم کون ہوتے ہیں کسی کو چھوٹا اور بڑا کہنے والے''۔ عمران نے کہا تو قادر علی ممنون بھری نگاہوں سے عمران کی طرف دیکھنے لگا۔

''میں نے بہت کم لوگ ایسے دیکھے ہیں جو غریب لوگوں کے ہمدرد ہوتے ہیں۔ ان میں سے ایک آپ بھی ہیں اللہ آپ کو جزا دے۔ میرا کوئی بیٹا نہیں ہے لیکن آپ میرے بیٹے کی طرح ہیں۔ آپ بیٹھیں، میں آپ کے لئے چائے بنانے کا کہہ دوں''۔ قادر علی نے عمران کو دعائیں دیتے ہوئے کہا پھر وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''آپ چائے رہنے دیں۔ چائے میں پھر کسی دن پی لوں گا۔ آپ بیٹھیں۔ میں آپ سے کچھ باتیں کرنا چاہتا ہوں''...... عمران نے فوراً قادر علی کو روکتے ہوئے کہا تو قادر علی بیٹھ گیا۔

''جی فرمایئے''...... قادر علی نے کہا۔

''آپ یہ بتائیں کہ آپ وائٹ روز ہوٹل میں ملازمت کرنے سے پہلے کس ہوٹل میں ملازمت کرتے تھے''...... عمران نے پوچھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

''میں وائٹ روز ہوٹل میں ملازمت کرنے سے پہلے ہوٹل گولڈ سٹار میں ملازمت کرتا تھا۔ اس ہوٹل کا مالک ایکریمی ہے اور اس کا نام گولڈ مین ہے۔ مگر آپ کیوں پوچھ رہے ہیں۔ خیریت تو ہے نا''...... قادر علی نے الجھن بھری نظروں سے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے کے تاثرات بتا رہے تھے کہ وہ الجھن میں مبتلا ہو گیا ہے۔ عمران گولڈ مین کے بارے میں جانتا تھا لیکن وہ اس کے ہوٹل میں کبھی گیا نہیں تھا۔

''آپ پریشان نہ ہوں۔ خیریت ہی ہے۔ آپ یہ بتائیں کہ آپ کی تعلیم کتنی ہے''...... عمران نے قادر علی کو تسلی دیتے ہوئے کہا۔

''میں مڈل پاس ہوں''...... قادر علی نے بتایا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''آپ نے ہوٹل گولڈ سٹار کیوں چھوڑ دیا تھا۔ میرا مطلب ہے کہ آپ نے خود ملازمت چھوڑ دی تھی یا''...... عمران نے اپنا فقرہ ادھورا چھوڑ دیا۔

''میں نے خود ملازمت چھوڑ دی تھی کیونکہ گولڈ مین مجھے تنخواہ کم دیتا تھا۔ آپ تو جانتے ہیں کہ اس مہنگائی کے دور میں سات ہزار تنخواہ میں کہاں گزارا ہوتا ہے۔ پھر میں نے اپنی بیٹیوں کی شادیاں کرنے کے لئے بھی تو پیسے جمع کرنے ہیں۔ میں نے کئی مرتبہ گولڈ مین سے تنخواہ بڑھانے کا مطالبہ کیا تھا مگر وہ ہر بار میری بات نظر

انداز کر دیتا تھا اور میری تنخواہ نہیں بڑھاتا تھا جس پر میں نے وہاں سے ملازمت چھوڑ کر وائٹ روز ہوٹل میں ملازمت اختیار کر لی تھی''...... قادر علی نے کہا۔ وہ ابھی تک الجھن میں تھا کہ عمران اس سے سوال و جواب کیوں کر رہا ہے۔

''آپ بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ آج کے دور میں سات ہزار روپے میں گھر کا گزارا کرنا بہت مشکل ہو گیا ہے۔ ابھی آپ نے کہا ہے کہ آپ کا کوئی بیٹا نہیں ہے مگر ابھی آپ نے مجھے بیٹا کہا ہے تو اس لحاظ سے آپ کی دونوں بیٹیاں میری بہنیں ہوئیں اس لئے میں اپنی بہنوں کی شادیوں کے لئے پیسے دوں گا اور ان کی شادی اتنی دھوم دھام سے ہو گی کہ دنیا دنگ رہ جائے گی''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو قادر علی خوشی کے ملے جلے تاثرات سے عمران کی طرف دیکھنے لگا۔

''کک۔ کک۔ کیا''...... قادر علی گنگ سا رہ گیا۔

عمران اٹھ کر قادر علی کے قریب آ کر بیٹھ گیا۔ اس نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈال کر نوٹوں کی دو گڈیاں نکال کر قادر علی کے ہاتھ میں رکھ دیں۔

''کک۔ کک۔ کیا مطلب۔ یہ۔ یہ رقم۔ مم۔ مم۔ مگر۔ مگر یہ رقم میں کیسے لوں''...... قادر علی حیرت سے گنگ رہ گیا تھا اور اس کے منہ سے الفاظ نہیں نکل رہے تھے۔

''آپ یہ نہ سمجھیں کہ میں آپ کو غریب سمجھ کر خیرات دے رہا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہوں۔ آپ نے مجھے بیٹا کہا اور سمجھا ہے تو بیٹوں کے ہوتے ہوئے والد کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ میں یہ رقم اپنی بہنوں کی شادیوں کے لئے دے رہا ہوں اس لئے اگر آپ نے انکار کیا تو مجھے بہت تکلیف ہو گی“...... عمران نے کہا۔ قادر علی کی سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ اس موقع پر کیا کہے۔ ٹائیگر بھی تحسین بھری نگاہوں سے عمران کی طرف دیکھ رہا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ عمران غریب لوگوں کے لئے بہت ہمدرد انسان ہے اور وقتاً فوقتاً غریب لوگوں کی مدد کرتا رہتا ہے۔

”اچھا۔ اب میں چلتا ہوں۔ مجھے ایک ضروری کام یاد آ گیا ہے۔ اور ہاں۔ اب آپ کو بیٹے کے ہوتے ہوئے کہیں ملازمت کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ آج سے یہ گھر میرا ہے اور میں ہی اس گھر کی ضروریات پوری کروں گا۔ یہ میرا کارڈ ہے۔ آپ میری بہنوں کی شادی کی تاریخ رکھیں میں شادی میں ضرور شرکت کروں گا۔ ایک بات اور۔ آپ مجھے آپ نہیں بلکہ تم کہہ کر پکاریں گے“...... عمران نے جیب سے اپنا کارڈ نکال کر قادر علی کے حوالے کرتے ہوئے کہا اور پھر اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ عمران کو اٹھتے دیکھ کر ٹائیگر بھی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔ عمران نے جو معلومات حاصل کرنی تھیں وہ کر لی تھیں۔

”عمران بیٹے۔ میں تمہارا کس منہ سے شکریہ ادا کروں۔ تم بہت عظیم انسان ہو۔ اللہ تمہیں اپنے حفظ و امان میں رکھے“۔ قادر

لی نے پھر عمران کو دعائیں دیتے ہوئے کہا تو عمران نے آمین کہا ور پھر ٹائیگر کے ساتھ بیٹھک سے باہر نکل آیا۔ تھوڑی دیر کے بعد س کی کار شریف آباد سے نکل کر سڑک پر دوڑ رہی تھی۔

”باس۔ اب کہاں جا رہے ہیں“...... ٹائیگر نے عمران سے پوچھا۔

”ہوٹل گولڈ سٹار۔ تاکہ ہم گولڈ مین کو اغوا کر کے رانا ہاؤس لے جائیں اور اس سے جول کراس اور جولیا کے ٹھکانے کے بارے میں معلوم کر سکیں۔ مجھے یقین ہے کہ گولڈ مین ایکریمی ایجنٹ ہے اور اس نے قادر علی کے آئی ڈی کارڈ سے جعلی کاغذات بنا کر کار خریدی ہو گی“...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جول کراس اور جولیا اپنی مخصوص رہائش گاہ کے ایک کمرے میں بیٹھے چائے پینے کے ساتھ ساتھ آپس میں باتیں بھی کر رہے تھے۔ وہ دونوں تھوڑی دیر قبل ہی ایک ٹیکسی کے ذریعے وہاں پہنچے تھے۔ کوٹھی میں آتے ہی انہوں نے ماسک میک اپ سے چھٹکارا حاصل کر لیا تھا اور وہ اس وقت اپنی اصل شکلوں میں تھے۔ جولیا نے جول کراس کے حکم پر پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ایجنٹوں صدیقی اور نعمانی کو منی میزائلوں سے ہلاک کرنے کی بہت کوشش کی تھی لیکن حیرت انگیز طور پر وہ دونوں کار میں سے چھلانگیں لگا کر زندہ بچ گئے تھے اور ان کی کار تباہ ہو گئی تھی۔ پولیس وہاں پہنچ گئی تھی جس کی وجہ سے جول کراس نے وہاں سے نکلنا ہی بہتر سمجھا تھا ورنہ جولیا نے ان دونوں پاکیشیائی ایجنٹوں کو کسی صورت زندہ نہیں چھوڑنا تھا۔ اس نے پہلی کار میں تعاقب کرنے والے ایک پاکیشیائی ایجنٹ

چوہان کو تو گولی مار دی تھی اور اس کا دوسرا ساتھی خاور ان کا تعاقب کرنے کی بجائے اپنے زخمی ساتھی کو وہاں سے لے گیا تھا۔ جول کراس کے اندازے کے مطابق چوہان اب تک ہلاک ہو چکا ہو گا کیونکہ وہ شدید زخمی ہو گیا تھا۔ جول کراس حیران تھا اور اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ پاکیشیائی ایجنٹ اتنے فعال ہوں گے کہ مشن کے ابتدا میں ہی اس کا ٹکراؤ پاکیشیائی ایجنٹوں سے ہو جائے گا۔ پاکیشیائی ایجنٹوں نے انہیں ہر ممکن طریقے سے گھیرنے کی کوشش کی تھی لیکن وہ کامیاب نہ ہو سکے تھے بلکہ خود ہی زخمی ہو گئے تھے اور جول کراس اور جولیا کو معمولی سی بھی گزند نہیں پہنچی تھی۔ صدیقی اور نعمانی کو زخمی کرنے کے بعد اپنے ٹھکانے کی طرف آتے ہوئے جول کراس اور جولیا راستے میں ہی اتر گئے تھے۔ جول کراس نے گولڈ مین کو ہدایت کی تھی کہ وہ اپنی کار کو فوراً کسی ویران جگہ پر لے جا کر بم سے اڑا دے۔ کار کو تباہ کرنے کی وجہ یہ تھی کہ جول کراس جانتا تھا کہ ان کی کار کا یقیناً پاکیشیائی ایجنٹوں نے نمبر نوٹ کر لیا ہو گا اور وہ جدید ٹریکنگ سسٹم کے ذریعے کار کی رجسٹریشن اور لوکیشن معلوم کر کے ان تک پہنچ سکتے تھے۔ حالانکہ گولڈ مین نے جول کراس کو بتایا تھا کہ وہ کار اس کے ہوٹل میں ملازمت کرنے والے ایک ویٹر قادر علی کے نام ہے لیکن اس کے باوجود جول کراس کوئی رسک نہیں لینا چاہتا تھا۔ اس نے سختی سے گولڈ مین سے کہا تھا کہ اس نے جو کہا ہے وہ اس پر عمل کرے۔ تھوڑی دیر کے بعد گولڈ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میں نے فون کر کے اسے بتا دیا تھا کہ اس نے اپنی کار مضافات میں لے جا کر بم سے اڑا دی ہے تو جول کراس مطمئن ہو گیا تھا کہ اب اگر ایکسٹو کو کار کا نمبر معلوم بھی ہو گیا ہو گا تو وہ ان تک نہیں پہنچ سکے گا۔ اس کے بعد جول کراس کی ہدایت پر گولڈ مین نے ایک نئی وائٹ کلر کی کار وہاں بھجوا دی تھی۔

"پاکیشائی ایجنٹوں نے ہمیں گھیرنے کی بہت کوشش کی تھی لیکن بے چارے ہماری گرد کو بھی نہیں پا سکے اور خود ہی زخمی ہو گئے"۔ جول کراس نے چائے سپ کرتے ہوئے مسکرا کر کہا۔ اس کے لہجے میں تمسخر تھا۔

"ایکسٹو تو اپنے ایجنٹوں کی ناکامی پر بہت برہم ہو رہا ہو گا اور اس نے ہماری تلاش میں تمام ممبرز کو سارے شہر میں پھیلا دیا ہو گا"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ہاں۔ بالکل ایکسٹو نے ہی ایسا کیا ہو گا۔ مجھے سینڈرا پر بہت غصہ آ رہا ہے۔ یہ سب اسی کی وجہ سے ہوا ہے۔ نہ وہ پاکیشائی ایجنٹوں کو ہماری پاکیشیا آمد کے بارے میں بتاتی اور نہ ہی ہمارا یہاں آتے ہی پاکیشائی ایجنٹوں سے ٹکراؤ ہوتا"...... جول کراس نے کہا۔

"باس۔ یہ سینڈرا کون ہے"...... جولیا نے استفہامیہ لہجے میں پوچھا۔

"سینڈرا میری منگیتر ہے"...... جول کراس نے مسکراتے ہوئے

کہا۔ وہ بہت خوش تھا کہ جولیا مکمل طور پر اس کے ٹرانس میں تھی اور اسے باس کہہ کر مخاطب کرتی تھی۔

"باس۔ پاکیشائی ایجنٹوں نے ہمیں شناخت کیسے کیا تھا حالانکہ ہم ماسک میک اپ میں تھے"...... جولیا نے اسی لہجے میں پوچھا۔

"انہوں نے سپر سلون گاگلز پہنے ہوئے تھے جس سے ہر قسم کے میک اپ چیک کئے جا سکتے ہیں چاہے وہ عام میک اپ ہو یا ماسک میک اپ"...... جول کراس نے بتایا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"باس۔ آپ نے ایک بات نوٹ نہیں کی"...... جولیا نے کہا تو جول کراس اس کی طرف دیکھنے لگا۔

"کونسی بات"...... جول کراس نے پوچھا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبرز سپر سلون گاگلز پہنے ہوئے تھے جن کی وجہ سے انہوں نے ہمارے میک اپ چیک کر لئے لیکن انہوں نے آپ کو کیسے شناخت کیا تھا کہ آپ جول کراس ہیں۔ آپ نے تو بتایا تھا کہ آپ پاکیشیا میں پہلی مرتبہ آئے ہیں اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے کسی بھی ممبر نے آپ کی شکل نہیں دیکھی ہوئی"...... جولیا نے کہا تو جول کراس چونک کر جولیا کی طرف دیکھنے لگا۔ اس کا تو اس اہم نقطے کی طرف دھیان ہی نہیں گیا تھا۔ واقعی یہ بات اس کے لئے حیران کن تھی کہ وہ پاکیشیا میں پہلی مرتبہ آیا تھا اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے کسی بھی ممبر نے اس کی شکل

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نہیں دیکھی ہوئی تھی پھر انہوں نے اسے کیسے پہچان لیا تھا۔ وہ کافی دیر جولیا کی بات پر سوچتا رہا۔

"دو باتیں ہو سکتی ہیں۔ پہلی یہ کہ ایکسٹو نے ایکریمیا کی کسی مخبر ایجنسی سے میری تصویر حاصل کر لی ہو اور دوسری بات یہ ہے کہ ایکسٹو نے یقیناً تمام ممبرز کو یہ ہدایت کی ہو گی کہ وہ غیر ملکیوں کو چیک کریں۔ ہم دونوں غیر ملکی بھی ہیں اور چونکہ ماسک میک اپ میں تھے اس لئے جب ان کی نظر میرے چہرے پر پڑی ہو گی تو انہوں نے سپر سلون گاگلز سے میرا ماسک میک اپ چیک کر لیا ہو گا"...... جول کراس نے اپنا خیال ظاہر کرتے ہوئے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"باس۔ اب آپ کا کیا پروگرام ہے۔ کیا ہم آج رات ہی دانش منزل پر حملہ کریں گے یا کچھ دیر بعد"...... جولیا نے پوچھا۔

"پاکیشائی سیکرٹ سروس کے ممبرز محتاط ہو چکے ہیں۔ پہلے میرا پلان تھا کہ ہم دونوں اکٹھے دانش منزل پر حملہ کریں گے لیکن اب میں نے اپنے پلان میں تبدیلی کر دی ہے اور وہ تبدیلی یہ ہے کہ میں تمہیں پاکیشائی ایجنٹوں کے مقابلے میں لے آتا ہوں۔ تم پاکیشائی ایجنٹوں کے ساتھ ٹکرا جاؤ اور سب کو چن چن کر ہلاک کر دو۔ اس طرح ان کا دھیان صرف تمہاری طرف ہی رہے گا اور میں اس دوران دانش منزل میں داخل ہو کر ایکسٹو سے شمسی پراجیکٹ کے معاہدے کی کاپی حاصل کر لوں گا۔ پھر ہم دونوں ہی پاکیشیا سے

نکل جائیں گے"...... جول کراس نے چائے کا خالی کپ میز پر رکھتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر گہری سوچ کی لکیریں ابھری ہوئی تھیں۔

"آپ کا یہ پلان شاندار ہے باس۔ آپ بے فکر رہیں۔ میں کسی بھی پاکیشائی سیکرٹ ایجنٹ کو زندہ نہیں چھوڑوں گی"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا تو جول کراس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے کمرے کے دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی۔

"یس کم اِن"...... جول کراس نے کہا تو دروازہ کھلا اور کارٹ اندر داخل ہوا۔

"سر۔ میں ضروری چیزوں کی خریداری کے لئے مارکیٹ جا رہا ہوں۔ اگر آپ کو کچھ چاہئے تو بتا دیں کیونکہ مجھے مارکیٹ سے واپس آنے میں دیر ہو سکتی ہے"...... کارٹ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"نو تھینکس۔ ہمیں مزید کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے۔ تم مارکیٹ سے ہو آؤ"...... جول کراس نے مسکراتے ہوئے کہا تو کارٹ نے اثبات میں سر ہلایا پھر اس نے میز پر پڑے چائے کے برتن اٹھائے اور کمرے سے باہر چلا گیا۔ اس سے پہلے کہ جول کراس اور جولیا کوئی بات کرتے اسی لمحے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو جول کراس نے چونکتے ہوئے ٹیلی فون کی طرف دیکھا اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"ہیلو"...... جول کراس نے اپنا نام بتانے سے گریز کرتے ہوئے صرف ہیلو کہا۔

"سر۔ میں گولڈ مین صاحب کا پرسنل سیکرٹری گریگ بول ر ہوں"...... دوسری طرف سے بولنے والے نے بوکھلائے ہو لہجے میں کہا تو جول کراس چونک پڑا۔

"یس گریگ۔ کیا بات ہے"...... جول کراس نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"سر۔ گولڈ مین صاحب کو اغوا کر لیا گیا ہے"...... دوسری طرف سے گریگ نے کہا تو جول کراس یکلخت اچھل پڑا۔

"کیا مطلب۔ گولڈ مین کو کس نے اغوا کیا ہے"...... جو کراس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سر۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے دو آدمی آئے تھے۔ انہوں نے کہ وہ گولڈ مین سے ملنا چاہتے ہیں اور انہیں گولڈ مین سے ضرو کام ہے۔ میں نے ان سے پوچھا کہ وہ باس سے کس سلسلے میں چاہتے ہیں تو ایک آدمی نے بتایا کہ ان کا تعلق انکم ٹ ڈیپارٹمنٹ سے ہے اور وہ ان دنوں غیر ملکیوں کے ہوٹلوں آڈٹ کر رہے ہیں اس لئے وہ گولڈ مین سے انکم ٹیکس کی معلو حاصل کرنے آئے ہیں۔ میں نے باس سے بات کی تو انہوں ان دونوں کو اپنے آفس میں بلا لیا۔ کافی دیر گزرنے کے بعد نے باس کو چائے بھجوانے کے لئے فون کیا تو باس کی طرف

فون رسیو نہ ہوا جس پر میں پریشان ہو گیا اور میں جب باس کے کمرے میں گیا تو باس کمرے میں موجود نہیں تھے اور نہ ہی وہ دونوں انکم ٹیکس آفیسرز اور خفیہ راستے کی طرف والا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ باس نے اپنے کمرے میں خفیہ طور پر آمد و رفت کے لئے ایک چھوٹی سی سرنگ بنوائی ہوئی تھی تاکہ کسی بھی ایمرجنسی کی صورت میں وہاں سے باہر نکلا جا سکے۔ اس سرنگ کے آخر میں کمپاؤنڈ ہے جہاں باس کی کار موجود رہتی تھی۔ وہ کار بھی کمپاؤنڈ میں موجود تھی۔ اس خفیہ راستے کے بارے میں یا تو باس کو پتہ تھا یا پھر مجھے۔ چونکہ باس نے مجھے آپ کے بارے میں بتایا تھا کہ آپ ایکریمیا سے یہاں کسی مشن پر آئے ہیں اور آپ راحت کالونی والی کوٹھی میں ٹھہرے ہوئے ہیں اس لئے میں نے آپ کو فون کیا ہے"۔ دوسری طرف سے گریگ نے مسلسل بولتے ہوئے کہا تو جول کراس کی پیشانی پر لاتعداد شکنیں ابھرتی چلی گئیں۔

"تم نے اچھا کیا کہ مجھے فون کر دیا ہے۔ او کے۔ میں گولڈ مین کو تلاش کرنے کی کوشش کرتا ہوں"...... جول کراس نے کہا اور پھر اس نے ٹیلی فون کا رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"باس۔ خیریت تو ہے"...... جولیا نے جول کراس کو پریشان دیکھا تو پوچھا۔

"گولڈ مین کو اغوا کر لیا گیا ہے"...... جول کراس نے کہا اور مختصر طور پر گریگ کی کال کے متعلق اسے بتا دیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"گولڈ مین کر یقیناً ایلسٹو نے اغوا کرایا ہوگا تاکہ وہ ہمارے ٹھکانے کے بارے میں معلومات حاصل کر سکے"...... جولیا نے کہا تو جول کراس بے اختیار چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

"اوہ۔ تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔ میرا تو ذہن ہی پاکیشیائی ایجنٹوں کی طرف نہیں گیا تھا۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں یہ رہائش گاہ فوراً چھوڑ دینی چاہئے ورنہ پاکیشیائی ایجنٹ گولڈ مین سے ہمارے بارے میں معلومات حاصل کر کے کسی بھی لمحے یہاں پہنچ سکتے ہیں۔ آؤ فوراً یہاں سے نکل چلیں"...... جول کراس نے تیز لہجے میں کہا اور اپنی کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا تو جولیا بھی کھڑی ہوگئی۔ اسی لمحے جول کراس کو عجیب سی بو محسوس ہوئی تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ لگتا ہے پاکیشیائی ایجنٹ یہاں پہنچ گئے ہیں اور انہوں نے ہمیں بے ہوش کرنے کے لئے کیپسول فائر کر دیئے ہیں۔ آؤ یہاں سے نکل چلیں"...... جول کراس نے تیز لہجے میں جولیا سے کہا اور پھر اس نے اپنا سانس روک لیا اور وہ کمرے کے دائیں طرف کونے میں پڑی الماری کی طرف بڑھا۔ جولیا بھی اس کے پیچھے الماری کی طرف بڑھی۔ جول کراس نے الماری کا ایک پٹ کھولا تو الماری میں مردانہ سوٹ ہینگر کے ساتھ لٹکے ہوئے تھے۔ اس نے کپڑوں کو ایک سائیڈ پر کیا اور کونے میں ایک چھوٹا سا بٹن پریس کیا تو ہلکی سی گڑگڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی الماری کا ایک حصہ لیفٹ سائیڈ پر ہوتا چلا گیا۔ دوسری طرف گہرا اندھیر

تھا۔ یہ ایک چھوٹی سی سرنگ تھی جو کوٹھی کی عقبی طرف نکلتی تھی۔ جول کراس سرنگ میں داخل ہوا تو اسے اچانک دھپ کی آواز سنائی دی تو وہ بے اختیار مڑا۔ اس نے دیکھا کہ جولیا بے ہوش ہو کر فرش پر اوندھے منہ گر گئی تھی۔ شاید وہ بے ہوش کر دینے والی گیس کی زیادہ دیر تاب نہیں لا سکی تھی۔ جول کراس کے پاس اتنا وقت نہیں تھا کہ وہ جولیا کو اٹھا کر وہاں سے لے جا سکتا اس لئے اس نے جولیا کو وہیں چھوڑا اور الماری کا دروازہ بند کر کے وہ بجلی کی سی تیزی سے سرنگ میں دوڑتا چلا گیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عمران نے اپنی سرخ اسپورٹس کار رانا ہاؤس کے مین گیٹ پر روک دی اور تین بار مخصوص انداز میں ہارن بجا دیا۔ عمران کا ہارن بجانے کا یہ مخصوص انداز تھا جس سے رانا ہاؤس میں موجود جوزف اور جوانا کو معلوم ہو جاتا تھا کہ عمران وہاں آیا ہے۔ ٹائیگر اس کے ساتھ سائیڈ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا جبکہ کار کی پچھلی سیٹ پر گولڈ مین بے ہوش پڑا ہوا تھا۔

عمران اور ٹائیگر ماسک میک اپ کر کے گولڈ سٹار ہوٹل گئے تھے اور عمران نے خود کو انکم ٹیکس ڈیپارٹمنٹ کا آفیسر ظاہر کیا تھا اور کہا تھا کہ وہ ہوٹل کا آڈٹ کرنے آیا ہے۔ جب گولڈ مین کے پی اے نے گولڈ مین سے بات کی تو گولڈ مین نے انہیں فوری طور پر اپنے آفس میں طلب کر لیا۔ گولڈ مین سے گفتگو کرنے کے دوران عمران نے غائرانہ نگاہوں سے آفس کا اچھی طرح جائزہ لے لیا تھا۔ اس

نے چیک کر لیا تھا کہ گولڈ مین نے اپنے آفس سے ایمرجنسی کی صورت میں نکلنے کے لئے خفیہ راستہ بنایا ہوا تھا۔ وہ خفیہ سرنگ تھی جو ہوٹل کے پچھلی گلی میں جاتی تھی۔ اس سرنگ کے آخر میں ایک کار بھی موجود تھی پھر عمران کے اشارے پر ٹائیگر نے گولڈ مین کو مکا مار کر بے ہوش کر دیا۔ عمران نے سرنگ کا دروازہ کھول کر اچھی طرح جائزہ لیا۔ پھر ٹائیگر عمران کے اشارے پر خفیہ راستے سے نکل کر ہوٹل سے عمران کی کار ہوٹل کی پچھلی گلی میں لے آیا۔ وہ جب تک کار لے کر گلی میں آیا تو اس وقت تک عمران بے ہوش گولڈ مین کو کاندھے پر ڈال کر خفیہ راستے سے ہوٹل کی پچھلی گلی میں آ گیا تھا۔ پھر وہ دونوں گولڈ مین کو کار کی پچھلی سیٹ پر ڈالنے کے بعد رانا ہاؤس کی طرف آ گئے تھے۔ انہوں نے راستے میں ہی ماسک میک اپ اتار دیئے تھے اس لئے وہ اس وقت اپنی اصل شکلوں میں تھے۔

چند لمحوں کے بعد مین گیٹ کی ذیلی کھڑکی کھلی اور جوزف نے باہر جھانک کر دیکھا پھر اس نے جب عمران کی کار دیکھی تو اس نے جلدی سے مین گیٹ کھول دیا۔ عمران نے کار آگے بڑھائی اور رانا ہاؤس کے پورچ میں روک دی۔ اس نے انجن بند کیا پھر وہ اور ٹائیگر کار سے نیچے اتر آئے۔ اسی لمحے جوزف مین گیٹ بند کر کے پورچ میں آ گیا۔ اس نے عمران اور ٹائیگر کو سلام کیا۔

”جوانا کہاں ہے“...... عمران نے سلام کا جواب دیتے ہوئے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"باس۔ جوانا کھانے پینے کی چیزیں خریدنے گیا ہوا ہے"۔ جوزف نے کہا۔

"کار کی پچھلی سیٹ پر گولڈ مین بے ہوش پڑا ہے اسے اٹھا کر ڈارک روم میں لے جاؤ اور راڈز والی کرسی پر جکڑ دو"...... عمران نے کہا تو جوزف چونک پڑا۔

"گولڈ مین۔ یہ کون ہے باس"...... جوزف نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"تمہیں گولڈ کا مطلب سمجھاؤں یا مین کا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہی ہی ہی۔ باس میرا یہ مطلب نہیں تھا۔ میں جانتا ہوں کہ گولڈ کا مطلب ہے سونا اور مین کا مطلب ہے آدمی"...... جوزف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب ہنستے ہی رہو گے یا گولڈ مین کو ڈارک روم بھی لے جاؤ گے یا میں بلاؤں سرخ سرکنڈوں پر منڈلانے والی بدروح"۔ عمران نے غصیلے لہجے میں کہا تو جوزف کی ہنسی یکلخت بند ہو گئی اور اس کے چہرے پر خوف بھرے تاثرات ابھرتے چلے گئے اور اس کا سیاہ رنگ اور سیاہ ہو گیا تھا۔

"بب۔ بب۔ باس۔ اسے سرخ سرکنڈوں پر ہی منڈلانے دو۔ مجھے اس سے بہت ڈر لگتا ہے"...... جوزف نے گھبراہٹ آمیز لہجے

میں کہا تو ٹائیگر مسکرا دیا۔

"جوزف۔ میرے پاس وقت بے حد کم ہے"...... عمران نے اس مرتبہ غصیلے لہجے میں کہا۔

"سس۔ سس۔ سوری باس۔ میں گولڈ مین کو لے جاتا ہوں"...... جوزف نے بوکھلا کر کہا اور پھر وہ کار کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے کار کا دروازہ کھول کر بے ہوش گولڈ مین کو گھسیٹ کر باہر نکالا پھر اسے دائیں کاندھے پر ڈال کر وہ ڈارک روم کی طرف بڑھ گیا۔ عمران اور ٹائیگر بھی اس کے پیچھے چلتے ہوئے ڈارک روم میں آ گئے۔ عمران ایک کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ ٹائیگر اس کے قریب کھڑا ہو گیا۔ جوزف نے بے ہوش گولڈ مین کو راڈز والی کرسی پر بٹھایا اور اس کے دونوں بازو اور دونوں پاؤں راڈز سے جکڑ دیئے۔ گولڈ مین کا سر دائیں طرف ڈھلکا ہوا تھا۔

"باس۔ کیا اسے ہوش میں لے آؤں"...... جوزف نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں"...... عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا تو جوزف، گولڈ مین کی طرف بڑھا۔ اس نے گولڈ مین کا ناک اور منہ بند کر دیا۔ چند لمحوں کے بعد گولڈ مین کے جسم میں حرکت پیدا ہوئی تو جوزف پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔ اگلے ہی لمحے گولڈ مین نے کسمساتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور وہ سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔ اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی مگر چونکہ وہ راڈز میں جکڑا ہوا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تھا اس لئے وہ کرسی سے اٹھ نہ سکا۔

''یہ۔ یہ مجھے کس نے کرسی سے جکڑ دیا ہے''۔۔۔ گولڈ مین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ پھر جیسے ہی اس کی نظر اپنے سامنے بیٹھے عمران پر پڑی تو وہ حیرت سے اچھل پڑا اور اس کی آنکھوں میں خوف کی پرچھائیاں ابھرتی چلی گئیں پھر جب اس نے عمران کے پیچھے کھڑے ٹائیگر اور دائیں طرف کھڑے جوزف کو بھی دیکھا تو اس کے چہرے پر موجود خوف میں مزید اضافہ ہو گیا۔

''کک۔ کک۔ کیا مطلب۔ تت۔ تت۔ تم کون ہو اور میں کہاں ہوں۔ مم۔ میں تو اپنے آفس میں تھا اور میرے پاس دو انکم ٹیکس آفیسرز آئے تھے۔ اوہ۔ اوہ۔ مجھے یاد آ گیا ہے۔ ایک آفیسر نے فائل چیک کرنے کے بہانے میرے قریب آ کر اچانک میری کنپٹی پر مکا مارا تھا جس سے میں بے ہوش ہو گیا تھا اور اب مجھے ہوش آیا ہے''۔۔۔۔ گولڈ مین نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا تو عمران مسکرا دیا۔

''تمہاری یادداشت بہت تیز ہے گولڈ مین۔ خیر مجھے اس سے کوئی سروکار نہیں ہے۔ دیکھو گولڈ مین۔ میں تم سے جو کچھ پوچھوں مجھے اس کا صحیح جواب چاہئے۔ اگر تم نے میرے ساتھ تعاون کیا تو میرا وعدہ ہے کہ میں تمہیں زندہ چھوڑ دوں گا بصورت دیگر میں تمہیں گولی مار دوں گا۔ میں تمہیں یہ بتا دوں کہ تم اس وقت ایسی جگہ پر موجود ہو جہاں سے تم صرف میری رضا مندی سے ہی زندہ

واپس جا سکتے ہو''۔۔۔۔ عمران نے گولڈ مین سے کہا تو گولڈ مین کے چہرے پر الجھن کے ساتھ ساتھ خوف کے تاثرات بھی ابھر آئے اور اس نے باری باری دزدیدہ نگاہوں سے پہلے عمران، پھر جوزف اور ٹائیگر کی طرف دیکھا۔

''کک۔ کک۔ کیا مطلب۔ مم۔ مم۔ میں تمہاری بات سمجھا نہیں۔ تم مجھ سے کیا پوچھنا چاہتے ہو۔ کیا تم بھی انکم ٹیکس آفیسر ہو لیکن میں تو باقاعدہ ٹیکس ادا کرتا ہوں''۔۔۔۔ گولڈ مین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں انکم ٹیکس آفیسر نہیں ہوں۔ میرا نام علی عمران ہے۔ تم یہ بتاؤ کہ جول کراس کس بل میں چھپا ہوا ہے''۔۔۔۔ عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا۔ وہ گولڈ مین کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔ عمران کا اور جول کراس کا نام سن کر گولڈ مین یکلخت چونک پڑا۔ اس کی آنکھوں میں ایک لمحے کے لئے حیرت ابھری مگر دوسرے ہی لمحے اس نے خود کو نارمل کر لیا لیکن عمران نے اس کی آنکھوں میں ابھرنے والی حیرت دیکھ لی تھی۔

''کیا مطلب۔ کون جول کراس۔ میں کسی جول کراس کو نہیں جانتا''۔۔۔۔ گولڈ مین نے کہا تو عمران کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ ابھر آئی۔

''تم واقعی نہیں جانتے کہ جول کراس کون ہے''۔۔۔۔ عمران نے اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"ہاں۔ میں سچ کہہ رہا ہوں کہ میں نہیں جانتا کہ جول کراس کون ہے اور کہاں رہتا ہے۔ میں سچ کہہ رہا ہوں"...... گولڈ مین نے اسی لہجے میں کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"باس۔ آپ اسے میرے حوالے کر دیں۔ یہ پانچ منٹ کے اندر طوطے کی طرح فرفر بولنا شروع ہو جائے گا"...... جوزف نے غصیلی نگاہوں سے گولڈ مین کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں جوزف۔ میں سمجھا تھا کہ یہ ہمارے کام کا آدمی نکلے گا مگر یہ تو کچھ جانتا ہی نہیں اس لئے یہ میرے لئے بے کار ہے۔ گولڈ مین، میں تو سمجھا تھا کہ تم مجھے جول کراس کے بارے میں بتا دو گے لیکن تم تو جانتے ہی کچھ نہیں ہو اس لئے میں تمہیں اس دنیا سے دوسری دنیا میں بھیج رہا ہوں"...... عمران نے پہلے جوزف اور پھر انتہائی سفاکانہ لہجے میں گولڈ مین سے کہا اور پھر اس نے اپنی جیب سے مشین پسٹل نکال لیا۔ مشین پسٹل دیکھ کر گولڈ مین کے چہرے پر پسینہ آ گیا اور وہ خوف بھری نگاہوں سے عمران کے ہاتھ میں موجود پسٹل کی طرف دیکھنے لگا۔ اس کی آنکھیں خوف سے پھیل چکی تھیں۔ عمران نے مشین پسٹل کا رخ گولڈ مین کی طرف کیا۔ اس سے پہلے کہ گولڈ مین کچھ کہتا عمران نے ٹریگر دبا دیا۔ دوسرے ہی لمحے مشین پسٹل سے ٹچ کی آواز نکلی اور اس کے ساتھ ہی گولڈ مین کے حلق سے بھی چیخ نکل گئی لیکن جب اس نے خود کو صحیح سلامت دیکھا تو اس کی جان میں جان آ گئی۔

"ارے۔ یہ مشین پسٹل تو خالی ہے۔ اوہ۔ چچ۔ چچ۔ اسے بھی آج ہی خالی ہونا تھا۔ ٹائیگر، اپنا مشین پسٹل دو مجھے"...... عمران نے برا سا منہ بناتے ہوئے ٹائیگر سے کہا تو ٹائیگر نے اپنی جیب سے مشین پسٹل نکال کر عمران کے حوالے کر دیا۔ عمران نے اپنا مشین پسٹل واپس اپنی جیب میں رکھا اور ٹائیگر کا مشین پسٹل چیک کرنے لگا۔

"ٹائیگر۔ اس میں کتنی گولیاں ہیں"...... عمران نے ٹائیگر سے پوچھا۔

"باس۔ اس میں گولیوں کا پورا میگزین ہے"...... ٹائیگر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ویری گڈ۔ میرا پسٹل تو خالی تھا اس لئے گولڈ مین زندہ بچ گیا ہے لیکن یہ مشین پسٹل خالی نہیں ہے اس لئے اب گولڈ مین زندہ نہیں بچ سکے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا پھر وہ مشین پسٹل کا رخ گولڈ مین کی پیشانی کی طرف کر کے اپنی دائیں آنکھ بند کرتے ہوئے نشانہ لینے لگا۔ عمران یہ سب گولڈ مین پر ذہنی دباؤ بڑھانے کے لئے کر رہا تھا۔ گولڈ مین دزدیدہ نگاہوں سے عمران کی طرف دیکھ رہا تھا۔ اس کا چہرہ پسینے سے شرابور ہو گیا تھا۔

"گڈ بائے گولڈ مین"...... عمران نے کہا۔

"ٹھ۔ ٹھ۔ ٹھہرو۔ ٹھہرو۔ گولی مت چلانا۔ رک جاؤ۔ فار گاڈ سیک۔ رک جاؤ۔ میں ابھی مرنا نہیں چاہتا"...... اس سے پہلے کہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عمران مشین پسٹل کا ٹریگر دباتا اسی لمحے گولڈ مین نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا تو عمران نے مشین پسٹل نیچے کر لیا۔

"ہونہہ۔ تم مرنا نہیں چاہتے تو پھر جول کراس کے بارے میں بتاؤ۔ میرے پاس وقت کم ہے"...... عمران نے گولڈ مین کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"مم۔ مم۔ تت۔ تت۔ تم یہ مشین پسٹل نیچے کرو۔ میں تمہیں جول کراس کے بارے میں بتاتا ہوں لیکن تم مجھ سے وعدہ کرو کہ تم مجھے ہلاک نہیں کرو گے"...... گولڈ مین نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"او کے۔ میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ میں تمہیں گولی نہیں ماروں گا۔ چلو، اب جول کراس کے بارے میں بتاؤ کہ وہ اس وقت کہاں ہے"...... عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے مشین پسٹل نیچے کر لیا۔

"جج۔ جج۔ جول کراس اس وقت راحت کالونی کی کوٹھی نمبر ففٹی ون میں موجود ہے"...... گولڈ مین نے تیزی سے جواب دیا۔

"اور کون کون وہاں موجود ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"وہاں میرا ملازم کارٹ، جول کراس اور جولیا ہے اور کوئی نہیں ہے"۔ گولڈ مین نے جواب دیا۔

"جول کراس پاکیشیا میں کس مشن پر آیا ہے"...... عمران نے دوسرا سوال کیا۔

"میں نہیں جانتا کہ وہ پاکیشیا کس مشن پر آیا ہے کیونکہ اس نے

اپنا مشن انتہائی سیکرٹ رکھا ہے البتہ وہ آج پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہیڈکوارٹر کی بلڈنگ چیک کرنے گیا تھا"...... گولڈ مین نے کہا تو عمران بے اختیار چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

"وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہیڈکوارٹر کی بلڈنگ کیوں چیک کرنے گیا تھا"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم کہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہیڈکوارٹر کی بلڈنگ کیوں چیک کرنے گیا تھا۔ میرا خیال ہے کہ وہ ہیڈکوارٹر پر اٹیک کرنے کا ارادہ رکھتا ہے"...... گولڈ مین نے کہا تو عمران نے ہونٹ بھینچ لئے۔ وہ سمجھ گیا کہ جول کراس کو دانش منزل کی نشاندہی جولیا نے ہی کی ہو گی کیونکہ پاکیشیا ہیڈکوارٹر کے بارے میں وہ بخوبی جانتی ہے۔

"جول کراس سے تمہارا کیا تعلق ہے"...... عمران نے گولڈ مین سے پھر پوچھا۔

"مم۔ میرا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ جول کراس میرے ایک دوست رابرٹ کا دوست ہے جو ایکریمیا میں رہتا ہے۔ کل رات رابرٹ نے فون کر کے بتایا تھا کہ اس کا دوست جول کراس پاکیشیا آ رہا ہے میں اسے رہائش اور دیگر سہولیات فراہم کروں۔ سو میں نے اسے رہائش گاہ اور دیگر سہولیات فراہم کر دی ہیں۔ اب مجھے یہ معلوم نہیں تھا کہ وہ سیکرٹ ایجنٹ ہے اور پاکیشیا میں کسی مشن پر آیا ہے"...... گولڈ مین نے کہا تو عمران اس کے لہجے سے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہی سمجھ گیا کہ وہ اب پھر جھوٹ بول رہا ہے۔ یقیناً گولڈ مین بھی ایکریمین سیکرٹ ایجنسی گرین سٹار کا ممبر ہے اور وہ پاکیشیا کے خلاف سرگرمیوں میں مصروف ہے۔

"میں نے تمہیں جول کراس کے بارے میں سب کچھ بتا دیا ہے اب تم اپنا وعدہ نبھاتے ہوئے مجھے آزاد کر دو"...... گولڈ مین نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جوزف۔ اسے ہمیشہ کے لئے آف کر دو۔ آؤ ٹائیگر"۔ عمران نے پہلے جوزف اور پھر ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔ پھر وہ مڑا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ٹائیگر بھی اس کے پیچھے تھا۔ عمران کے چہرے پر گہری سنجیدگی کے تاثرات تھے۔ عمران اب راحت کالونی کی کوٹھی نمبر ففٹی ون پر اٹیک کر کے جول کراس اور جولیا کو فوری طور پر گرفت میں لینا چاہتا تھا تاکہ جول کراس اور جولیا اپنے مشن میں کامیاب نہ ہو سکیں۔

عمران اور ٹائیگر کار میں سوار ہوئے اور تھوڑی دیر کے بعد عمران کی کار راحت کالونی کی طرف دوڑی جا رہی تھی۔ جس رفتار سے کار دوڑ رہی تھی اس سے بھی زیادہ رفتار سے عمران کا ذہن سوچ رہا تھا۔ وہ جول کراس کے بارے میں سوچ رہا تھا جس کے بارے میں گولڈ مین نے بتایا تھا کہ اس نے آج دانش منزل کی بلڈنگ کی چیکنگ کی ہے اور وہ اس بلڈنگ پر اٹیک کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ دانش منزل کی بلڈنگ فائر پروف تھی اور اس میں سیکورٹی کا ڈبل

سسٹم ہے۔ دونوں سسٹم ایک دوسرے سے قطعی مختلف ہیں۔ جیسے ہی پہلا سیکورٹی سسٹم جام ہوتا ہے یا بند ہوتا ہے تو دوسرے ہی لمحے دوسرا سیکورٹی سسٹم ایکٹیو ہو جاتا ہے۔ یہ دونوں سیکورٹی سسٹم عمران نے سر داور سے مل کر بنائے تھے یہاں تک کہ اس دانش منزل کو میزائل سے بھی تباہ نہیں کیا جا سکتا۔

راحت کالونی شہر کے پوش علاقے میں واقع تھی اور تیز رفتار ڈرائیونگ کی وجہ سے وہ پندرہ منٹ میں ہی راحت کالونی میں پہنچ گئے۔ اس کالونی میں امیر لوگوں کی کوٹھیاں تھیں۔ عمران نے کار درختوں کے ایک جھنڈ میں روک دی اور پھر وہ دونوں کار سے نکل کر کوٹھی نمبر ففٹی ون تلاش کرنے لگے۔ عمران نے اپنی کار کے ڈیش بورڈ سے گیس کیپسول فائر کرنے والا مشین پسٹل بھی نکال لیا تھا۔ جلد ہی وہ کوٹھی نمبر ففٹی ون کے گیٹ کے قریب پہنچ گئے۔ کوٹھی نمبر ففٹی ون کا گیٹ بلیک کلر کا تھا۔ دیواریں خاصی اونچی تھیں اور ان دیواروں پر ٹوٹے ہوئے شیشے حفاظت کے لئے لگے ہوئے تھے۔ عمران اور ٹائیگر کوٹھی کے گیٹ سے تھوڑے فاصلے پر رک گئے۔ عمران نے سرسری انداز میں کوٹھی کا جائزہ لیا۔ پھر عمران نے اپنی جیب سے گیس کیپسول فائر کرنے والا پسٹل نکالا اور گیٹ کے قریب پہنچ کر اس نے پسٹل والا ہاتھ بلند کیا اور اندر دو گیس کیپسول فائر کر دیئے۔ سٹک سٹک کی ہلکی آواز کے ساتھ ہی دو گیس کیپسول اندر جا گرے۔ عمران نے پسٹل واپس جیب میں رکھا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اور ایک چھوٹا سا لیزر پسٹل نکال کر اسے گیٹ کے لاک پر رکھ کر بٹن پریس کیا تو ہلکی سی کلک کی آواز پیدا ہوئی اور گیٹ کا لاک جل کر راکھ ہو گیا۔ عمران نے لیزر پسٹل اپنی جیب میں رکھا پھر اس نے گیٹ پر دباؤ ڈالا تو گیٹ کھل گیا اور وہ ٹائیگر کے ساتھ اندر داخل ہو گیا۔

کوٹھی خاصی وسیع و عریض تھی۔ دائیں طرف لان تھا جو پھولوں اور پودوں سے سجا ہوا تھا۔ گیٹ کے سامنے پورچ بنا ہوا تھا جہاں اس وقت کوئی کار موجود نہیں تھی جبکہ پورچ کے ساتھ ہی چھوٹی سے راہداری بنی ہوئی تھی جس میں صرف ایک دروازہ تھا اور وہ بند تھا۔

عمران اور ٹائیگر اپنے ہاتھوں میں مشین پسٹلز سنبھالے راہداری کی طرف بڑھے۔ راہداری میں گیس کی ہلکی ہلکی بو پھیلی ہوئی تھی جو آہستہ آہستہ زائل ہوتی جا رہی تھی۔ دروازے کے قریب پہنچ کر عمران نے مین دروازے کا ہینڈل گھمایا تو وہ کھل گیا۔ عمران اور ٹائیگر اندر داخل ہو گئے۔ اندر سٹنگ روم کے علاوہ تین اور کمرے بھی تھے اور ایک کمرے کے ساتھ ہی کچن تھا جس میں اس وقت کوئی موجود نہیں تھا۔ عمران، ٹائیگر کے ساتھ مختلف کمروں کو چیک کرتا ہوا جیسے ہی ایک کمرے میں پہنچا تو وہ یکلخت ٹھٹک کر رک گیا۔

اس کمرے میں فرش پر ایک لڑکی اوندھے منہ بے ہوشی کی حالت میں پڑی ہوئی تھی جبکہ جول کراس وہاں موجود نہیں تھا۔

عمران جھکا اور اس نے لڑکی کا سر اٹھا کر اس کی شکل دیکھی تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔ وہ لڑکی جولیا تھی۔ عمران نے جولیا کو سر فرش پر رکھا اور ادھر ادھر دیکھنے لگا پھر اس کی نظر بائیں طرف دیوار میں نصب ایک لوہے کی الماری پر پڑی تو وہ چونک پڑا۔ الماری کا ایک پٹ آدھے سے زیادہ کھلا ہوا تھا اور ہینگر سے کپڑے لٹکے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ عمران اٹھ کر بجلی کی سی تیزی سے لوہے کی الماری کی طرف بڑھا۔

اس نے ہینگر سے لٹکے ہوئے کپڑے ادھر ادھر ہٹائے اور غائرانہ نگاہوں سے الماری کے اندر جائزہ لینے لگا۔ دوسرے ہی لمحے اسے الماری کے کونے میں ایک چھوٹا سا بٹن نظر آ گیا تو اس نے وہ بٹن پریس کیا تو ہلکی سی گڑگڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی الماری کا بیک حصہ فوراً دائیں طرف گم ہو گیا۔ جیسے ہی الماری کا بیک حصہ دائیں طرف ہوا تو دوسری طرف ایک سرنگ دکھائی دینے لگی جو تاریکی میں ڈوبی ہوئی تھی۔ عمران نے ٹائیگر کو وہیں رکنے کی ہدایت کی اور خود جیب سے منی ٹارچ نکال کر سرنگ میں گھس گیا۔ وہ منی ٹارچ کی روشنی میں تیزی سے سرنگ میں دوڑتا چلا گیا۔ سرنگ زیادہ بڑی نہیں تھی۔ اس کا اختتام ایک دروازے پر ہوا جو کھلا ہوا تھا۔ عمران باہر نکلا تو طویل سانس لے کر رہ گیا۔ وہ سرنگ ایک طویل گلی میں نکلتی تھی جہاں کوڑے کرکٹ کا ڈھیر لگا ہوا تھا اور وہاں سیوریج کے ڈھکن بھی دکھائی دے رہے تھے۔ گلی اس وقت

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ویران پڑی ہوئی تھی۔

''ہونہہ۔ جول کراس نکل گیا ہے''...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ جول کراس اس کی توقع سے زیادہ زیرک اور پھرتیلا ثابت ہوا تھا اور جب عمران نے کوٹھی کے اندر گیس کیپسول فائر کئے تھے تو یقیناً جول کراس کو پتہ چل گیا ہو گا اس لئے وہ خود تو فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا تھا البتہ جولیا فوری طور پر بے ہوش ہو کر وہیں گر گئی تھی۔ عمران چند لمحے سرنگ کے دروازے پر کھڑا کچھ سوچتا رہا۔ پھر وہ مڑا اور سرنگ میں دوڑتا ہوا واپس کمرے میں آ گیا۔ کمرے میں جولیا بدستور بے ہوشی کی حالت میں فرش پر اوندھے منہ پڑی ہوئی تھی جبکہ ٹائیگر کمرے میں موجود نہیں تھا۔ اسی لمحے ٹائیگر کمرے میں داخل ہوا۔

''باس۔ میں نے سب کمروں کو چیک کر لیا ہے۔ ان کمروں میں کوئی بھی موجود نہیں ہے۔ حتیٰ کہ گولڈ مین کا ملازم کارٹ بھی موجود نہیں ہے''...... ٹائیگر نے عمران سے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ہونٹ بھینچ لئے۔

''ہمارے پہنچنے سے پہلے ہی جول کراس سرنگ کے ذریعے نکل گیا ہے۔ تم جولیا کو اٹھاؤ اور کار میں لے چلو''...... عمران نے کہا تو ٹائیگر اثبات میں سر ہلاتے ہوئے جولیا کی طرف بڑھا۔ اس نے بے ہوش جولیا کو اٹھا کر اپنے بائیں کاندھے پر ڈالا اور پھر وہ عمران کے ساتھ کمرے سے نکل کر کوٹھی کے مین گیٹ کی طرف بڑھنے

لگا۔ چونکہ کوٹھی خالی تھی اس لئے عمران اور ٹائیگر اطمینان سے چلتے ہوئے اپنی کار کے پاس آئے اور ٹائیگر نے جولیا کو کار کی پچھلی سیٹ پر لٹا دیا۔ عمران ڈرائیونگ سیٹ پر جبکہ ٹائیگر سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا تو عمران نے کار کا انجن اسٹارٹ کر کے کار آگے بڑھا دی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جول کراس راحت کالونی والی کوٹھی کی سرنگ سے نکل کر ایک ٹیکسی کے ذریعے ہوٹل شیراز پہنچ گیا تھا اور اس وقت وہ ہوٹل شیراز کے ایک کمرے میں کرسی کی پشت سے ٹیک لگائے بیٹھا چائے پینے میں مصروف تھا۔ شام کے سات بج رہے تھے۔ جول کراس کو ہوٹل شیراز میں پہنچے صرف بیس منٹ ہی ہوئے تھے۔ راحت کالونی والی کوٹھی کی سرنگ سے نکلتے وقت اس نے اپنے چہرے پر ماسک میک اپ کر لیا تھا اور اس وقت وہ مقامی شخص کے گیٹ اپ میں تھا۔ جول کراس کے چہرے پر گہری سنجیدگی طاری تھی اور وہ چائے سپ کرنے کے ساتھ ساتھ کچھ سوچ بھی رہا تھا۔ جول کراس جلدی میں کوٹھی سے نکلتے وقت اپنا ضروری سامان، اسلحہ اور کرنسی نہ اٹھا سکا تھا البتہ اس کے پاس سپیشل سیٹلائٹ فون اور پتلون کی جیب میں چند ڈالرز تھے۔

جول کراس سوچ رہا تھا کہ اگر اسے بے ہوش کر دینے والے کیپسول کا پتہ نہ چلتا اور وہ بروقت کوٹھی کی خفیہ سرنگ سے فرار نہ ہوتا تو وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی گرفت میں آ جاتا۔ جولیا کی بات درست ثابت ہوئی تھی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف ایکسٹو نے گولڈ مین سے اس کے بارے میں معلومات حاصل کی ہوں گی اور پھر پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبرز نے کوٹھی پر ریڈ کیا ہو گا۔ وہ تو کوٹھی سے نکلنے میں کامیاب ہو گیا تھا مگر جولیا وہیں بے ہوش ہو کر گر گئی تھی لیکن جول کراس کو جولیا کی کوئی فکر نہیں تھی کیونکہ اس کے سر میں برین کنٹرولر فٹ تھا جس کی بدولت جولیا کا مائینڈ اس کے ٹرانس میں تھا اور وہ کسی بھی لمحے اس سے رابطہ قائم کر سکتا تھا یہی نہیں بلکہ وہ جولیا کی لوکیشن اور اس کی پوزیشن بھی معلوم کر سکتا تھا۔ جب تک جولیا کے سر میں برین کنٹرولر موجود تھا وہ اس وقت تک جول کراس کے ٹرانس میں ہی رہے گی۔

چائے پینے کے بعد جول کراس نے کپ میز پر رکھا اور اس نے اپنی ٹانگیں سیدھی کرتے ہوئے میز پر رکھ دیں۔ وہ اب سوچ رہا تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبرز انتہائی محتاط ہو چکے ہوں گے اور ایکسٹو نے یقیناً دانش منزل کا سیکورٹی سسٹم بھی سخت کر دیا ہو گا کیونکہ ایکسٹو نے یقیناً گولڈ مین سے اس کے مشن کے بارے میں معلوم کرنے کی ہر ممکن کوشش کی ہو گی لیکن گولڈ مین نہیں جانتا تھا کہ جول کراس پاکیشیا میں کس مشن پر آیا ہے البتہ یہ ہو سکتا ہے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کہ گولڈ مین نے تشدد کے دوران ایکسٹو کو یہ بتا دیا ہو کہ جول کراس نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہیڈکوارٹر کی بلڈنگ کا معائنہ کیا تھا اسی وجہ سے ایکسٹو انتہائی محتاط ہو چکا ہوگا۔ جول کراس چند لمحے اسی نکتے پر غور و فکر کرتا رہا اور وہ سوچتا رہا کہ وہ اب کیا کرے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہیڈکوارٹر پر اٹیک کرتے ہوئے پکڑا جائے۔ اس کے پکڑے جانے کی اطلاع جب اس کے باس کرنل ہاگ کو ملے گی تو اسے پھر سبکی کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے کیونکہ اس نے تو کرنل ہاگ کے سامنے دعویٰ کرتے ہوئے کہا تھا کہ اس کے نزدیک یہ مشن انتہائی ایزی ہے مگر اب اس کا خیال بدل چکا تھا۔ وہ جسے آسان مشن سمجھ رہا تھا وہ انتہائی ہارڈ ثابت ہوا تھا۔ اس نے اس مشن کو ہر حال میں مکمل کرنا تھا اور وہ آج رات ہی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہیڈکوارٹر پر ریڈ کرنا چاہتا تھا۔ اچانک سوچتے سوچتے اسے جولیا کا خیال آ گیا تو اس کے چہرے پر یکلخت چمک بڑھ گئی۔

"اوہ۔ مجھے جولیا کا تو خیال ہی نہیں آیا۔ مجھے اس سے لنک کر کے اس کی پوزیشن معلوم کرنی چاہئے"...... جول کراس نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس نے اپنی دائیں کلائی پر بندھی ہوئی واچ کے بائیں کونے میں لگا ایک چھوٹا سا بٹن پریس کیا تو اس کے دماغ میں ہلکے ہلکے جھٹکے لگنے لگے۔ اس کی کلائی پر بندھی واچ کا رابطہ اس کے دماغ میں موجود برین کنٹرولر سے تھا۔ وہ اپنے برین

کنٹرولر کا لنک جولیا کے برین کنٹرولر سے کرنے لگا لیکن کافی دیر گزر گئی اور اس کا لنک جولیا سے نہ ہو سکا۔ اس کی واچ اسکرین بھی آف وائٹ کی بجائے ریڈ ہو چکی تھی جس کا مطلب تھا کہ جولیا ابھی تک بے ہوش تھی اس لئے اس کے برین کنٹرولر کو لنک نہیں کیا جا سکتا۔ جول کراس نے جھنجلائے ہوئے انداز میں واچ کے بائیں کونے میں لگا وہی چھوٹا سا بٹن دوبارہ پریس کر دیا تو واچ سکرین آف وائٹ ہو گئی اور اس کے دماغ میں ایک مرتبہ پھر چند ہلکے ہلکے جھٹکے لگے اور اس کا برین کنٹرولر آف ہو گیا۔ وہ چند لمحے کچھ سوچتا رہا پھر اسے یکلخت گریگ کا خیال آ گیا۔ اس نے جیب سے سپیشل سیٹلائٹ سیل فون نکالا اور گولڈ مین کے ہوٹل کے نمبر پریس کرنے لگا۔ نمبر پریس کرنے کے بعد اس نے سپیشل سیٹلائٹ سیل فون کان سے لگا لیا دوسری طرف بیل جا رہی تھی۔

"ہیلو۔ ہوٹل گولڈ سٹار"...... چند لمحوں کے بعد رابطہ ہونے پر دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"گریگ سے بات کراؤ۔ میں ایکریمیا سے اس کا دوست چیپل بول رہا ہوں"...... جول کراس نے اپنا فرضی نام بتاتے ہوئے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ او کے سر۔ ویٹ فار ون منٹ سر۔ میں آپ کی بات گریگ صاحب سے کراتی ہوں"...... دوسری طرف سے لڑکی نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا مگر جول کراس نے اسے کوئی جواب

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نہ دیا۔

”ہیلو۔ میں گریگ بول رہا ہوں۔ آپ کون صاحب بات کر رہے ہیں“...... چند لمحوں کے بعد دوسری طرف سے گریگ کی آواز سنائی دی۔

”گریگ۔ میں جول کراس بات کر رہا ہوں“...... جول کراس نے آہستہ آواز میں کہا کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ کوئی ویٹر اس کے کمرے کے دروازے کے پاس سے گزرتے ہوئے بھی اس کا نام سن لے۔

”اوہ۔ آپ۔ میں بھی حیران تھا کہ ایکریمیا سے میرا کون دوست بات کر رہا ہے کیونکہ چیپل نام کا میرا کوئی دوست نہیں ہے۔ آپ اس وقت کہاں ہیں۔ تھوڑی دیر پہلے کارٹ کا فون آیا تھا۔ اس نے بتایا تھا کہ وہ مارکیٹ میں سامان لینے گیا تھا اور جب وہ واپس آیا تو مین گیٹ کا لاک جل کر پگھلا ہوا تھا اور آپ کوٹھی میں نہیں تھے اور نہ ہی آپ کی ساتھی جولیا وہاں تھی اس کے علاوہ آپ کے کمرے میں خفیہ سرنگ والی الماری بھی کھلی ہوئی تھی“...... دوسری طرف سے گریگ کی آواز سنائی دی۔

”ہاں۔ پاکیشیائی ایجنٹوں کو میرے اور جولیا کے بارے میں معلوم ہو گیا تھا کہ میں اس کوٹھی میں موجود ہوں اس لئے انہوں نے مجھے پکڑنے کے لئے اس کوٹھی پر ریڈ کیا تھا مگر میں ان کے پہنچنے سے پہلے ہی وہاں سے خفیہ راستے سے فرار ہو گیا“...... جول

کراس نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ پاکیشیائی ایجنٹوں کو آپ کے بارے میں کیسے اطلاع ملی گی کہ آپ اس کوٹھی میں موجود ہیں“...... گریگ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”گریگ۔ تمہارے باس گولڈ مین کو اغوا کرنے والے پاکیشیائی سیکرٹ ایجنٹ تھے۔ انہوں نے یقیناً گولڈ مین پر تشدد کر کے میرے بارے میں معلوم کر لیا ہو گا کہ میں اس کوٹھی میں موجود ہوں اس لئے وہ وہاں پہنچ گئے تھے“...... جول کراس نے کہا۔

”باس کو اغوا کرنے والے پاکیشیائی ایجنٹ تھے۔ اوہ۔ اوہ۔ یہ تو بہت برا ہوا ہے۔ باس تو اب تک ہلاک ہو چکا ہو گا“...... گریگ نے اسی لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ ایکسٹو نے یقیناً گولڈ مین کو ہلاک کر دیا ہو گا۔ اگر ایکسٹو نے گولڈ مین کو ہلاک کر دیا ہو گا تو میں ایکسٹو سے اس کی موت کا بھیانک انتقام لوں گا۔ اب تم گولڈ مین کی جگہ سنبھال لو۔ میں تمہاری کرنل ہاگ کو سفارش کر دوں گا“...... جول کراس نے پہلے غصیلے لہجے میں اور پھر قدرے نرم لہجے میں سفارش کی بات کر دی۔

”او کے سر۔ رائٹ سر۔ آپ اس وقت کہاں ہیں“...... گریگ نے پوچھا۔

”میں اس وقت ہوٹل شیراز کے کمرہ نمبر تھرٹی سیون میں موجود

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہوں۔ میں نے تمہیں اس لئے فون کیا ہے کہ مجھے کرنسی اور اسلحے کی ضرورت ہے۔ میرے پاس جتنی کرنسی اور اسلحہ تھا وہ سب کا سب کوٹھی میں رہ گیا ہے۔ اب میرے پاس تھوڑے سے ڈالرز ہیں۔ میں اب دوبارہ کوٹھی میں جا نہیں سکتا کیونکہ ایکسٹو نے یقیناً کسی ممبر کی کوٹھی پر نظر رکھنے کے لئے ڈیوٹی لگا دی ہو گی۔ تم کارٹ کو فون کر کے کرنسی اور اسلحہ اپنے پاس منگوا لو اور پھر وہ سب لے کر میرے پاس ہوٹل شیراز میں آ جاؤ۔ میں آج رات دانش منزل پر ریڈ کرنا چاہتا ہوں تاکہ میں اپنا مشن مکمل کر کے آج رات ہی واپس ایکریمیا جا سکوں‘‘...... جول کراس نے کہا۔

’’او کے سر۔ میں ابھی کارٹ کو فون کر دیتا ہوں۔ وہ جیسے ہی اسلحہ اور کرنسی لے کر میرے پاس آئے گا تو میں وہ سب لے کر آپ کے پاس ہوٹل شیراز پہنچ جاؤں گا‘‘...... گریگ نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

’’او کے دیٹس آل‘‘...... جول کراس نے کہا اور پھر اس نے سپیشل سیلائٹ سیل فون آف کر کے اپنے کوٹ کی اندرونی جیب میں رکھ لیا۔ اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھا کر روم سروس والوں کو ایک اور چائے بھجوانے کی ہدایت کی اور رسیور انٹرکام پر رکھنے کے بعد اس نے گردن کرسی کی پشت سے ٹکانے کے بعد اپنی آنکھیں بند کر لیں۔

دانش منزل کے آپریشن روم میں جولیا فولڈنگ بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی۔ اس کا سر اوپر اٹھا ہوا تھا جبکہ اس کی آنکھیں بند تھیں۔ اس کے ہاتھ اور پاؤں آزاد تھے مگر اس کے سر پر کنٹوپ چڑھا ہوا تھا جس کی تاریں ایک کمپیوٹر کے ساتھ منسلک تھیں جبکہ عمران کمپیوٹر مانیٹر کے سامنے بیٹھا سکرین پر غور سے نظریں جمائے دیکھ رہا تھا۔ اس کے چہرے پر سنجیدگی کے تاثرات چھائے ہوئے تھے۔ عمران نے جولیا کو انجکشن لگا دیا تھا جس کے باعث وہ کم از کم پانچ گھنٹے سے پہلے ہوش میں نہیں آ سکتی اس لئے عمران مطمئن تھا۔ آپریشن روم میں ایک اور بیڈ بھی پڑا ہوا تھا جو کہ فولڈ تھا۔

عمران تھوڑی دیر قبل ہی دانش منزل پہنچا تھا۔ اس نے ٹائیگر کو اس کے رہائشی پلازہ کے سامنے ڈراپ کر دیا تھا اور خود بے ہوش جولیا کو لے کر دانش منزل آ گیا تھا۔ بلیک زیرو اس وقت کنٹرول

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

روم میں موجود تھا۔ عمران، جولیا کو اٹھائے سیدھا آپریشن روم میں آ گیا تھا۔ اسے بے حد افسوس ہوا تھا کہ جول کراس اس کے پہنچنے سے پہلے ہی کوٹھی کی خفیہ سرنگ سے فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ شاید اس نے بے ہوش کر دینے والے گیس کیپسول کے گرنے کی آواز سن لی تھی یا اس نے گیس محسوس کر لی تھی جس کی وجہ سے وہ فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا تھا البتہ جولیا بے ہوش ہو کر وہیں گر گئی تھی۔

مانیٹر سکرین پر جولیا کا برین دکھائی دے رہا تھا جس میں ایک چھوٹے سے بٹن کے برابر چپ دکھائی دے رہی تھی۔ عمران چاہتا تھا کہ وہ جولیا کے سر کا آپریشن کر کے اس کے سر سے چپ نکال کر اسے جول کراس کی ٹرانس سے نکال دے۔ اس کا شک درست ثابت ہوا تھا کہ جول کراس نے جولیا کے سر میں برین کنٹرولر فٹ کر کے اسے اپنی ٹرانس میں لیا ہوا ہے۔

عمران نے کی بورڈ کے مختلف بٹن پریس کئے تو سکرین پر برین نے آہستہ آہستہ دائرے کی صورت میں گھومنا شروع کر دیا تھا۔ پھر اچانک عمران چونک پڑا۔ اس نے تیزی سے کی بورڈ کا ایک اور بٹن پریس کیا تو جولیا کے برین نے الٹی سمت گھومنا شروع کر دیا جیسے ہی برین کا رخ درمیان میں آیا تو عمران نے کی بورڈ کا ایک بٹن پریس کر دیا۔ بٹن کے پریس ہوتے ہی برین ایک جگہ رک گیا۔ عمران نے دیکھا کہ جولیا کے سر میں جو برین کنٹرولر چپ لگی ہوئی

تھی اس کے ساتھ ہی ایک اور چھوٹا سا آلہ بھی فٹ تھا۔ وہ آلہ چپ سے قدرے چھوٹا اور چوکور سائز میں تھا۔ عمران چند لمحے غور سے اس آلے کو دیکھتا رہا پھر اس نے ایک اور بٹن پریس کیا تو سکرین پر جولیا کا برین بڑھنا شروع ہو گیا اور پھر مطلوبہ سائز میں بڑا ہو کر واضح دکھائی دینے لگا۔ عمران اس مرتبہ غور سے برین کنٹرولر چپ کے ساتھ منسلک آلے کو دیکھنے لگا۔ دوسرے ہی لمحے اس کے چہرے پر حیرت، پریشانی اور الجھن کے تاثرات ابھرتے چلے گئے۔ اس نے ایک مرتبہ پھر کی بورڈ کا ایک بٹن پریس کیا تو ایک ریڈ کلر کا سرکل برین کنٹرولر چپ کے ساتھ منسلک آلے کے گرد بن گیا اور پھر عمران نے جیسے ہی ایک اور بٹن پریس کیا تو اب سکرین پر وہ آلہ مزید واضح دکھائی دینے لگا۔ اب کی بار عمران کے چہرے پر تشویش بھرے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"اوہ۔ یہ تو سی ون آلہ ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

عمران نے سی ون آلے کے بارے میں مضمون ایک سائنسی میگزین میں پڑھا تھا۔ وہ مضمون گریٹ لینڈ کے ایک سائنسدان ڈاکٹر ڈارن نے لکھا تھا۔ اس آلے کا موجد بھی پروفیسر ڈارن ہی تھا۔ ڈاکٹر ڈارن اب تک کئی سائنسی ایجادات کر چکا تھا جن سے گریٹ لینڈ کی دفاعی صلاحیتوں میں بے حد اضافہ ہوا تھا۔ مضمون کے ساتھ ہی ڈاکٹر ڈارن کا فون نمبر بھی شائع ہوا تھا اور وہ نمبر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عمران نے اپنی ڈائری میں محفوظ کر لیا تھا۔ عمران کی گریٹ لینڈ میں پچھلے سال ایک سائنس کانفرنس میں ڈاکٹر ڈارن سے ملاقات بھی ہوئی تھی۔ ڈاکٹر ڈارن نے سی ون آلے کے بارے میں بتایا تھا کہ اگر کسی انسان کی یادداشت چلی جاتی ہے اور وہ سب کچھ بھول جاتا ہے تو اگر سی ون آلے کو اس انسان کے دماغ میں فٹ کر دیا جائے تو سی ون آلے سے ایسی ریز نکلتی ہیں جن سے نہ صرف اس کی یادداشت واپس آ جاتی ہے بلکہ اس کی دماغی صلاحیتوں میں بھی کئی گنا اضافہ ہو جاتا ہے۔

عمران چند لمحے غور سے سکرین کی طرف دیکھتا رہا پھر وہ اٹھا اور آپریشن روم سے نکل کر کنٹرول روم کی طرف بڑھ گیا۔ وہ جیسے ہی کنٹرول روم کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تو بلیک زیرو اس کے احترام میں کھڑا ہو گیا۔

''بیٹھو''...... عمران نے کہا اور خود اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

''کیا آپ نے جولیا کے دماغ کا آپریشن کر لیا ہے''...... بلیک زیرو نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''نہیں۔ اس کے دماغ میں برین کنٹرولر کے ساتھ سی ون آلہ فٹ ہے۔ اگر میں نے اس کے دماغ سے آلہ نکالنے کی کوشش کی تو اس کا دماغ پھٹ جائے گا''...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔

''سی ون۔ یہ کیسا آلہ ہے''...... بلیک زیرو نے چونکتے ہوئے

پوچھا تو عمران نے اسے سی ون آلے کے بارے میں مختصر طور پر بتا دیا۔

''لیکن سی ون آلہ تو یادداشت واپس لانے کے لئے ہوتا ہے تو پھر جول کراس نے اسے برین کنٹرولر کے ساتھ کیوں فٹ کر دیا ہے''...... بلیک زیرو نے استفہامیہ لہجے میں کہا۔

''میرا خیال ہے کہ جول کراس ایجنٹ ہونے کے ساتھ ساتھ سائنس دان بھی ہے یا وہ سائنس کے بارے میں بہت کچھ جانتا ہے۔ اس نے سی ون آلے کو برین کنٹرولر کے ساتھ اس لئے لنک کیا ہے تاکہ جولیا مکمل طور پر اس کے ٹرانس میں رہے اور اگر کوئی اس کے برین سے برین کنٹرولر نکالنے کی کوشش کرے تو سی ون بم کی طرح بلاسٹ ہو جائے گا اور اس کے نتیجے میں نہ صرف جولیا کا دماغ پھٹ جائے گا بلکہ آپریشن کرنے والا بھی مارا جائے گا''۔ عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو حیران رہ گیا۔

''اوہ۔ جول کراس نے تو بہت خطرناک کام کیا ہے۔ پھر اب آپ کیا کریں گے''...... بلیک زیرو نے تشویش بھرے لہجے میں پوچھا۔

''میں اس آلے کے موجد ڈاکٹر ڈارن سے بات کرتا ہوں۔ وہی مجھے بتا سکتا ہے کہ سی ون آلے کو کیسے ناکارہ بنایا جا سکتا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ وہ اس کا کوئی نہ کوئی طریقہ ضرور بتا دے گا۔ تم مجھے سرخ ڈائری دو تاکہ میں ڈاکٹر ڈارن کو فون کر کے معلوم کر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سکوں“...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے میز کی دراز کھول کر اس میں سے سرخ کور کی ایک ڈائری نکال کر عمران کی طرف بڑھا دی۔ عمران نے سرخ کور والی ڈائری کھولی اور صفحات الٹنے پلٹنے شروع کر دیئے۔ کچھ دیر بعد اس کی نظریں ایک صفحے پر جم گئیں اور پھر اس نے ڈائری بند کر کے میز پر رکھی اور ٹیلی فون اپنی طرف کھسکا کر رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ چند لمحوں کے بعد دوسری طرف بیل جانے لگی اور اگلے کچھ لمحوں کے بعد رسیور اٹھا لیا گیا۔

”ہیلو۔ ڈاکٹر ڈارن ہاؤس“...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ ڈاکٹر ڈارن سے بات کرائیں“...... عمران نے کہا۔

”ون منٹ ہولڈ کریں“...... دوسری طرف سے لڑکی نے جواب دیا اور پھر رسیور پر خاموشی چھا گئی۔

”ہیلو۔ ڈاکٹر ڈارن بول رہا ہوں“...... چند لمحوں کے بعد دوسری طرف سے ایک بھاری آواز سنائی دی۔

”ڈاکٹر ڈارن۔ میرا نام علی عمران ہے اور میں پاکیشیا سے بول رہا ہوں۔ آپ کو یاد ہو گا کہ پچھلے سال گریٹ لینڈ میں ایک سائنس کانفرنس میں آپ سے میری ملاقات ہوئی تھی“...... عمران نے اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا تو دوسری طرف چند لمحے خاموشی

چھا گئی۔

”اوہ یس۔ مجھے یاد آ گیا ہے۔ بالکل یاد آ گیا ہے۔ آپ وہی علی عمران بول رہے ہیں جنہوں نے میرے مضمون کی تعریف کی تھی اور اس پر ڈسکس بھی کی تھی۔ فرمایئے، میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں“...... دوسری طرف سے ڈاکٹر ڈارن نے کہا تو عمران مسکرا دیا۔

”ڈاکٹر ڈارن۔ میں نے آپ سے سی ون آلے کے بارے میں کچھ معلومات لینی تھیں“...... عمران نے کہا۔

”جی فرمایئے۔ کیا معلومات لینی ہیں“...... ڈاکٹر ڈارن نے پوچھا۔

”ڈاکٹر ڈارن۔ آپ نے سی ون آلہ ایجاد کیا تھا کہ اگر کسی انسان کی یادداشت چلی جائے تو سی ون آلہ اس کے برین میں فٹ کر دینے سے نہ صرف اس انسان کی یادداشت واپس آ جائے گی بلکہ اس کی دماغی صلاحیتوں میں بھی بے پناہ اضافہ ہو جائے گا“...... عمران نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

”اوہ یس۔ بالکل ایسا ہی ہے اور اب تک گریٹ لینڈ میں ایسے کئی لوگوں، جن کی یادداشت چلی گئی تھی کے دماغوں میں کامیابی سے سی ون فٹ کئے گئے ہیں اور اب وہ نارمل زندگی گزار رہے ہیں“...... ڈاکٹر ڈارن نے کہا۔

”ڈاکٹر ڈارن۔ اگر سی ون آلہ کسی انسان کے برین میں برین

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کنٹرولر کے ساتھ فٹ کر دیا جائے تو اس کے کیا اثرات مرتب ہو سکتے ہیں''...... عمران نے پوچھا۔

''میں نے اس بارے میں بھی تحقیق کی ہے اور میرے تجربے کے مطابق اگر سی ون، برین کنٹرولر کے ساتھ کسی کے برین میں فٹ کر دیا جائے تو سی ون علیحدہ کرنے کی صورت میں انسان کا برین بلاسٹ ہو جائے گا اور اس کے ساتھ ساتھ اس کے قریب جتنے بھی افراد موجود ہوں گے انہیں بھی نقصان پہنچ سکتا ہے''۔ ڈاکٹر ڈارن نے مسلسل بولتے ہوئے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ چونکہ ٹیلی فون کا لاؤڈر آن تھا اس لئے بلیک زیرو ڈاکٹر ڈارن کی بات توجہ سے سن رہا تھا۔

''ڈاکٹر ڈارن۔ اگر سی ون، برین کنٹرولر کے ساتھ برین میں فٹ ہو تو اسے کس طریقے سے ناکارہ بنایا جا سکتا ہے''...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

''اسے کسی صورت ناکارہ نہیں بنایا جا سکتا۔ اگر اسے ناکارہ بنانے کی کوشش کی گئی تو سی ون بلاسٹ ہو جائے گا۔ ہاں ایک صورت ہو سکتی ہے''...... ڈاکٹر ڈارن نے یکلخت چونکتے ہوئے کہا تو عمران کے چہرے پر امید بھرے تاثرات ابھر آئے۔

''اوہ۔ وہ کون سی صورت ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''وہ صورت یہ ہے کہ جس پہلے شخص کے دماغ میں برین کنٹرولر ہے اور اس کا دوسرے شخص کے دماغ میں موجود برین

کنٹرولر کے ساتھ لنک ہے یعنی جس دوسرے شخص کے برین میں برین کنٹرولر کے ساتھ سی ون آلہ فٹ ہے تو سی ون کو ناکارہ بنانے کے لئے پہلے شخص کے دماغ سے برین کنٹرولر کو نکال کر اسے ناکارہ کرنا ہو گا اس صورت میں سی ون بلاسٹ نہیں ہو گا''...... ڈاکٹر ڈارن نے ایک مرتبہ پھر مسلسل بولتے ہوئے کہا تو عمران نے ہونٹ بھینچ لئے۔

''کیا اس کے علاوہ بھی کوئی اور صورت نہیں ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''نہیں۔ اس کے علاوہ اور کوئی صورت نہیں ہے''...... ڈاکٹر ڈارن نے کہا۔

''او کے ڈاکٹر ڈارن۔ میں نے اتنا ہی معلوم کرنا تھا۔ تھینک یو''...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور پھر اس نے ٹیلی فون کا رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی کے تاثرات ابھرے آئے تھے۔

''یہ تو مسئلہ پیدا ہو گیا ہے۔ اگر ہم نے جول کراس کو نہ پکڑا تو وہ جولیا کا برین بلاسٹ کر سکتا ہے''...... عمران نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

''جی ہاں۔ واقعی یہ سنگین مسئلہ ہے۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ ابھی تک کوئی ممبر بھی اسے ٹریس نہیں کر سکا''...... بلیک زیرو نے کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

”اور اس سے بڑھ کر حیرت کی بات یہ ہے کہ ابھی تک ہمیں یہ بھی معلوم نہیں ہو سکا کہ جول کراس پاکیشیا میں کس مشن پر آیا ہے۔ ہم ابھی تک اندھیرے میں ہیں۔ جول کراس بے حد ہوشیار ایجنٹ ہے۔ میں نے جیسے ہی کوٹھی میں بے ہوشی کے کیپسول فائر کئے تھے تو اسے معلوم ہو گیا تھا اور وہ ہمارے پہنچنے سے پہلے ہی خفیہ سرنگ سے فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا تھا“...... عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ کیونکہ بلیک زیرو کو تفصیلات معلوم نہیں تھیں اس لئے وہ عمران کی بات سن کر حیران رہ گیا تھا۔ عمران نے ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا اور صفدر کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

”صفدر اسپیکنگ“...... جیسے ہی رابطہ قائم ہوا تو دوسری طرف سے صفدر کی آواز سنائی دی۔

”ایکسٹو“...... عمران نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا۔

”یس چیف“...... صفدر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”تم اس وقت کہاں ہو“...... عمران نے پوچھا۔

”چیف۔ میں اس وقت کراس ہوٹل کے باہر موجود ہوں“۔ صفدر نے جواب دیا۔

”تم فوری طور پر کیپٹن شکیل کے ساتھ ہوٹل گولڈ سٹار چلے جاؤ اور ہوٹل کے تمام عملے پر نظر رکھو۔ جس رہائشی کوٹھی میں جول کراس، جولیا کے ساتھ موجود تھا عمران نے وہاں ریڈ کیا تھا۔ جول

کراس تو وہاں سے فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا تھا البتہ جولیا وہاں سے بے ہوشی کی حالت میں مل گئی ہے۔ ہو سکتا ہے جول کراس ہوٹل میں آئے یا کسی سے رابطہ کرے اس لئے تم نے بے حد ہوشیاری سے ان کی نگرانی کرنی ہے“...... عمران نے صفدر کو ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

”او کے چیف۔ کیپٹل شکیل بھی میرے ساتھ ہے۔ ہم ابھی روانہ ہو رہے ہیں“...... صفدر نے اسی لہجے میں کہا تو عمران نے مزید کوئی بات کہے بغیر رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

”طاہر۔ میں جا رہا ہوں۔ تم جولیا کا خیال رکھو۔ اسے کسی صورت ہوش میں نہ آنے دینا۔ ویسے میں نے اسے بے ہوشی کا انجکشن لگا دیا ہے وہ کم از کم پانچ گھنٹے سے پہلے ہوش میں نہیں آ سکتی۔ اس کے باوجود تمہیں انتہائی ہوشیاری کا مظاہرہ کرنا ہو گا۔ اگر جولیا کو ہوش آ گیا تو وہ جول کراس کے ٹرانس میں چلی جائے گی۔ یہ بھی ہو سکتا ہے جول کراس سی ون آلے کے ذریعے اس کا برین بلاسٹ کر دے یا وہ اس کی لوکیشن معلوم کر کے یہاں آنے کی کوشش کرے کیونکہ مجھے گولڈ مین نے بتایا تھا کہ جول کراس، جولیا کے ساتھ دانش منزل کا بیرونی معائنہ کر گیا ہے“...... عمران نے مسلسل بولتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو حیران رہ گیا۔

”کیا مطلب۔ جول کراس نے دانش منزل کا معائنہ کیا ہے۔ کیا گولڈ مین نے یہ نہیں بتایا تھا کہ جول کراس نے دانش منزل کا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بیرونی معائنہ کیوں کیا ہے“...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

”نہیں۔ اسے معلوم نہیں تھا کہ جول کراس پاکیشیا میں کس مشن پر آیا ہے۔ اگر اسے معلوم ہوتا تو یقیناً وہ بتا دیتا۔ بہرحال تم نے انتہائی ہوشیار رہنا ہے۔ میں جوزف کو بھی یہیں بلا لیتا ہوں“۔ عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا اور رانا ہاؤس کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

”ہیلو۔ رانا ہاؤس“...... جیسے ہی رابطہ قائم ہوا تو دوسری طرف سے جوزف کی آواز سنائی دی۔

”جوزف۔ فوراً دانش منزل آ جاؤ“...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور پھر اس نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

”آپ کہاں جا رہے ہیں“...... بلیک زیرو نے سوالیہ لہجے میں پوچھا۔

”میں گولڈ مین کے میک اپ میں اس کی کوٹھی میں جا رہا ہوں۔ جب میں نے وہاں ریڈ کیا تھا تو وہاں گولڈ مین کا ملازم کارٹ موجود نہیں تھا۔ شاید وہ اب آ چکا ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جول کراس ہمیں ڈاج دینے کے بعد واپس اسی کوٹھی میں آ گیا ہو۔ کیونکہ اکثر سیکرٹ ایجنٹ کم وبیش ایسا ہی کرتے رہتے ہیں۔ ویسے یہ محض میرا خدشہ ہے اور میرا یہ خدشہ درست بھی ثابت ہو سکتا ہے“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں

سر ہلا دیا۔

”اور ہاں۔ جیسے ہی صفدر یا کسی اور ممبر کی طرف سے کوئی رپورٹ موصول ہو تو مجھے فوراً مطلع کر دینا۔ میں تمہیں ایک مرتبہ پھر تاکید کر رہا ہوں کہ جولیا کا خاص طور پر خیال رکھنا۔ تمہاری تھوڑی سی کوتاہی سے کام بگڑ سکتا ہے“...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران اٹھا اور کنٹرول روم سے نکل کر ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جولیا کو جب ہوش آیا تو اس نے خود کو ایک بیڈ پر نیم دراز انداز میں لیٹے ہوئے پایا۔ اس کے سر پر کنٹوپ چڑھا ہوا تھا اور اسے اپنے سر میں ہلکا ہلکا درد محسوس ہو رہا تھا۔ چند لمحوں کے بعد جب جولیا کا شعور مکمل طور پر بیدار ہو گیا تو وہ اٹھ بیٹھی اور حیرت بھری نگاہوں سے ادھر ادھر دیکھنے لگی۔

جولیا کو یاد آ گیا کہ وہ اور جول کراس راحت کالونی کی ایک کوٹھی کے کمرے میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے کہ وہاں بے رنگ گیس پھیل گئی تھی اور جول کراس نے ہی اسے بتایا تھا کہ کوٹھی میں بے ہوش کر دینے والے گیس کیپسول فائر کر دیئے گئے ہیں پھر وہ جول کراس کے ساتھ خفیہ سرنگ کی طرف بڑھ رہی تھی کہ اچانک اسے اپنا سر چکراتا ہوا محسوس ہوا تھا اور اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا پھیل گیا تھا۔ اس نے خود کو سنبھالنے کی بہت کوشش کی تھی

مگر وہ گیس کی تاب نہ لاتے ہوئے بے ہوش ہو کر وہیں فرش پر گر گئی تھی۔ اب اسے ہوش آیا تھا تو وہ کسی ایسے کمرے میں موجود تھی جہاں سائنسی آلات، سائنسی مشینیں اور دو کمپیوٹر پڑے تھے۔ وہ کمرہ کسی آپریشن تھیٹر کا نمونہ پیش کر رہا تھا۔

جولیا نے کنٹوپ اتار کر ایک طرف میز پر رکھا اور بیڈ سے نیچے اتر آئی۔ وہ سوچنے لگی کہ وہ اس وقت کہاں موجود ہے اور جول کراس کہاں ہے۔ جولیا یہی سوچ رہی تھی کہ اچانک اس کے دماغ کو جھٹکے لگنے لگے۔ جولیا جہاں کھڑی تھی وہیں کھڑی رہ گئی اور اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنا سر تھام لیا۔ اچانک جولیا کے دماغ کو جھٹکے لگنے بند ہو گئے۔

”تھینک گاڈ۔ تم ہوش میں تو آئی۔ میں کافی دیر سے تم سے رابطہ قائم کرنے کی کوشش کر رہا ہوں اور تم مسلسل بے ہوش تھی۔ جولیا۔ کیا میری آواز تمہارے دماغ میں پہنچ رہی ہے“...... اسی لمحے جولیا کو اپنے دماغ میں جول کراس کی آواز سنائی دی تو وہ بے اختیار چونک پڑی۔ اسے ایسا محسوس ہوا جیسے جول کراس کے دماغ میں موجود ہو۔

”اوہ۔ یہ تو جول کراس ہیں۔ میرے باس“...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں سوچا۔

”ہاں۔ میں جول کراس ہی ہوں۔ تمہارا باس۔ تم اس وقت میری ٹرانس میں ہو“...... جول کراس کی آواز اس کے دماغ میں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

گونجی۔

''اوہ۔ اوہ یس باس۔ یس باس۔ میں آپ کی ٹرانس میں ہوں اور میں آپ کی آواز سن رہی ہوں''...... جولیا نے چونکتے ہوئے کہا۔

''تم جانتی ہو کہ تم اس وقت کہاں ہو''...... جول کراس نے اس سے پوچھا۔

''نو باس۔ میں نہیں جانتی کہ میں اس وقت کس علاقے میں ہوں البتہ میں اس وقت ایک کمرے میں موجود ہوں جو شاید آپریشن تھیٹر ہے''۔ جولیا نے ایک مرتبہ پھر ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

''تم اس وقت پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہیڈکوارٹر میں موجود ہو''...... جول کراس نے کہا تو جولیا یکلخت چونک پڑی اور اس کے چہرے پر حیرت بھرے تاثرات ابھرتے چلے گئے۔

''کک۔ کیا۔ میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہیڈکوارٹر میں موجود ہوں''...... جولیا نے یقین نہ آنے والے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ اب میں تمہیں جیسا کہوں گا تم نے ویسا ہی کرنا ہے''...... جول کراس نے کہا۔

''یس باس۔ میں آپ کے احکامات پر مکمل عمل کروں گی''۔ جولیا نے کسی روبوٹ کے انداز میں کہا۔ وہ اپنے منہ سے نہیں بلکہ اپنی سوچ کے ذریعے جول کراس کو جواب دے رہی تھی۔

''میری بات غور سے سنو۔ ہیڈکوارٹر میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف ایکسٹو موجود ہے۔میں چاہتا ہوں کہ تم ایکسٹو پر قابو پا کر اسے بے ہوش کر دو۔ جیسے ہی ایکسٹو بے ہوش ہو جائے تو تم مجھے مطلع کر دینا۔ میں ہیڈکوارٹر پہنچ جاؤں گا اور پھر نہ صرف میں ایکسٹو کی تحویل سے شمسی معاہدے کی کاپی حاصل کر کے اپنا مشن مکمل کر لوں گا بلکہ میں ایکسٹو کو بھی بے نقاب کر کے اسے ہلاک کر دوں گا''...... جول کراس نے جولیا کو ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

''یس باس۔ میں ابھی ایکسٹو کو بے ہوش کر کے آپ کو مطلع کرتی ہوں''...... جولیا نے کہا۔

''وری گڈ۔ اٹھو اور ایکسٹو کو تلاش کرو''...... جول کراس کی خوشی سے معمور آواز آئی۔

''او کے باس۔ میں جا رہی ہوں''...... جولیا نے جواب دیا اور پھر وہ دروازے کی طرف بڑھنے لگی۔ اس نے دروازہ کھول کر باہر جھانکا تو باہر راہداری تھی جو سنسان تھی۔ جولیا نے دائیں بائیں دیکھا پھر وہ راہداری سے نکل کر دائیں سمت بڑھنے لگی۔ اگرچہ وہ دانش منزل میں کئی مرتبہ آ چکی تھی مگر اس نے صرف میٹنگ روم دیکھا ہوا تھا جو مین گیٹ کے بالکل قریب واقع تھا۔ اس لئے وہ حیرت بھری اور چونکی نگاہوں سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے آگے بڑھ رہی تھی۔ راہداری زیادہ طویل نہیں تھی۔ آمنے سامنے چار کمرے بنے ہوئے تھے اور راہداری کے اختتام پر بائیں سمت موڑ تھا۔ جولیا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

گھوم کر بائیں سمت مڑی تو اس طرف بھی دائیں سائیڈ پر دو کمرے بنے ہوئے تھے۔

جولیا نے باری باری ان کمروں کے دروازوں پر دباؤ ڈالا تو وہ بند تھے۔ راہداری بائیں طرف مڑ رہی تھی اور اس راہداری میں بھی ایک کمرہ تھا جس کا دروازہ بند تھا۔ دائیں طرف پورچ تھا جہاں ایک وائٹ کلر کی کار کھڑی تھی۔ جولیا پورچ کو دیکھ کر ٹھٹک کر رک گئی۔ اس پورچ کے ساتھ ہی میٹنگ روم تھا۔ پھر جولیا نے راہداری کے آخر میں موجود دروازے کی طرف دیکھا تو وہ سمجھ گئی کہ یقیناً اس کمرے میں ایکسٹو موجود ہے۔ اس کمرے کا دروازہ اس انداز میں بنا ہوا تھا کہ پورچ میں کھڑے ہونے پر نظر ہی نہیں آتا تھا۔ جولیا کے چہرے پر خفیف سی مسکراہٹ پھیل گئی کہ آج وہ جول کراس کے حکم پر ایکسٹو کو نہ صرف بے ہوش کر دے گی بلکہ وہ ایکسٹو کا نقاب بھی اتار دے گی کیونکہ وہ بھی ایکسٹو کو دیکھنا چاہتی تھی جو انتہائی پراسرار شخصیت کا مالک تھا جس کے نام سے ہی سیکرٹ سروس کے ممبرز خوف کھاتے تھے۔ وہ ایکسٹو والے کمرے کی طرف بڑھنے لگی۔

”رک جاؤ جولیا۔ تم کمرے میں نہیں جا سکتی“...... وہ جیسے ہی دروازے کے قریب پہنچی تو اچانک اسے پیچھے سے ایکسٹو کی سرد آواز سنائی دی۔ جولیا یکلخت رک گئی اور مڑ کر پیچھے دیکھنے لگی۔ اس کے سامنے چند گز کے فاصلے پر ایکسٹو کھڑا تھا جو مکمل طور پر سیاہ

لباس میں ملبوس تھا۔ اس کے لباس پر سینے کے بائیں جانب سنہری حروف میں ایکسٹو لکھا ہوا تھا۔ ایکسٹو کے چہرے پر بھی سیاہ نقاب تھا اور آنکھوں پر بھی سیاہ گاگل تھی۔ یہی نہیں بلکہ اس نے سر پر بھی بلیک کیپ پہنی ہوئی تھی اور ہاتھوں پر سیاہ گلوز تھے۔ اس کے پاؤں میں بھی بلیک کلر کے جوگر تھے۔ جولیا کے جسم میں ایک لمحے کے لئے سرد لہریں سی دوڑنے لگیں مگر پھر اس نے خود پر قابو پا لیا کیونکہ وہ اب سیکرٹ سروس کی ممبر نہیں بلکہ جول کراس کی ماتحت تھی اور اس کے ٹرانس میں تھی۔ جولیا غصیلی نگاہوں سے ایکسٹو کی طرف دیکھنے لگی۔

”کیا بات ہے جولیا۔ کیا تم ابھی تک ایکسٹو کو تلاش نہیں کر سکی“...... اسی لمحے جولیا کے دماغ میں جول کراس کی آواز سنائی دی۔

”میں اس وقت ایکسٹو کے سامنے کھڑی ہوں باس“...... جولیا نے سوچا۔

”اوہ۔ پھر کھڑی کیا دیکھ رہی ہو۔ اس پر حملہ کر دو اور اسے بے ہوش کرنے کی کوشش کرو۔ ہری اپ“...... جول کراس کی آواز سنائی دی۔

”او کے باس۔ میں ایکسٹو پر حملہ کر رہی ہوں“...... جولیا نے سوچ کے ذریعے جواب دیا اور پھر اچانک اس نے چھلانگ لگائی اور ایکسٹو پر حملہ کر دیا۔ چونکہ ایکسٹو چوکنے انداز میں کھڑا تھا اس

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

لئے جیسے ہی جولیا نے اس پر حملہ کیا تو ایکسٹو یکلخت بجلی کی سی تیزی سے ایک سائیڈ پر ہو گیا اور جولیا زمین پر جا گری۔ زمین پر گرتے ہی جولیا اچھل کر کھڑی ہو گئی اور غصیلی نگاہوں سے ایکسٹو کی طرف دیکھنے لگی۔ پھر وہ فضا میں اچھلی اور اس نے لات ایکسٹو کے سینے میں مارنے کی کوشش کی لیکن ایکسٹو نہ صرف دائیں طرف ہو گیا بلکہ اس نے لات گھما کر جولیا کی کمر پر ماری تو جولیا اچھلتی ہوئی منہ کے بل زمین پر جا گری اور اس کے حلق سے دردناک چیخ نکل گئی۔ اس کے باوجود وہ پھر اچھل کر کھڑی ہو گئی۔

”جولیا۔ تمہارا کوئی بھی وار مجھ پر کامیاب نہیں ہو سکتا۔ میں جانتا ہوں کہ تم اس وقت جول کراس کی ٹرانس میں ہو اور اسی کے حکم پر مجھ پر حملے کر رہی ہو۔ میں اگر چاہوں تو تمہیں ایک لمحے سے پہلے ہی شوٹ کر سکتا ہوں“...... ایکسٹو نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا لیکن جولیا نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا اور ایک مرتبہ پھر وہ اچھل کر کھلتے ہوئے اسپرنگ کی طرح کھڑی ہو گئی اور اس نے ایکسٹو پر حملہ کر دیا۔ اس کے مدمقابل بھی کوئی عام فائٹر نہیں بلکہ ایکسٹو تھا جس سے دنیا کے نامور سیکرٹ ایجنٹ خوف کھاتے تھے۔

جولیا فضا میں کسی پرندے کی طرح اڑتی ہوئی ایکسٹو کے قریب پہنچی ہی تھی کہ ایکسٹو پھرکی کی طرح یکلخت گھوم گیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اچھل کر اپنی لات جولیا کے پیٹ میں مار دی۔

ایکسٹو کی لات بھرپور انداز میں جولیا کے پیٹ میں لگی تھی جس سے اس کے حلق سے کربناک چیخ نکل گئی تھی اور وہ زمین بوس ہو گئی۔ وہ زمین پر پڑی یوں ہانپ رہی تھی جیسے وہ میلوں کا سفر دوڑ کر طے کرتے ہوئے آئی ہو۔

”اٹھو جولیا۔ اٹھو اور مجھ پر وار کرو“...... ایکسٹو نے غراتے ہوئے کہا۔ جولیا اٹھنے کی کوشش کر رہی تھی۔ ایکسٹو کی لات پیٹ میں لگنے سے اس کے پیٹ میں شدید ٹیسیں اٹھ رہی تھیں۔

”جولیا۔ کیا تم نے ایکسٹو پر قابو پا لیا ہے“...... اسی لمحے جولیا کے دماغ میں جول کراس کی سوچ ٹکرائی۔

”نہیں۔ میں ابھی تک ایکسٹو پر قابو نہیں پا سکی۔ میری اور اس کی فائٹنگ ہو رہی ہے“...... جولیا نے اٹھتے ہوئے سوچا۔

”اوہ۔ اوہ۔ اس پر جلد قابو پانے کی کوشش کرو۔ جولیا۔ تم بہت اچھی فائٹر ہو اور تم نے آج ایکسٹو پر قابو پانا ہے“...... جول کراس کی سوچ جولیا کے دماغ سے ٹکرائی۔ جولیا نے اس مرتبہ جول کراس کو کوئی جواب نہ دیا اور وہ یکلخت زمین پر بیٹھ گئی۔ اگلے ہی لمحے جولیا کا جسم کسی لٹو کی طرح گھوما اور اس نے گھومتے ہوئے اپنی ٹانگ ایکسٹو کو گرانے کے لئے اس کی ٹانگوں پر ماری لیکن ایکسٹو اس کی سوچ سے بھی زیادہ پھرتیلا ثابت ہوا۔ جیسے ہی جولیا نے زمین پر بیٹھے بیٹھے ٹانگ ایکسٹو کی ٹانگوں پر ماری تو ایکسٹو کسی اسپرنگ کی طرح فضا میں اچھلا اور جولیا لٹو کی طرح گھوم گئی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دوسرے ہی لمحے جولیا بجلی کی سی تیزی سے کھڑی ہو گئی اور اس نے اس مرتبہ اپنا پاؤں ایکسٹو کے چہرے پر مارنے کی کوشش کی لیکن ایکسٹو تو چھلاوا تھا۔ وہ یکدم نیچے ہو گیا اور جولیا کی لات فضا میں ہی گھوم گئی۔

اسی لمحے ایکسٹو کی لات ایک مرتبہ پھر جولیا کے پیٹ میں لگی تو جولیا اچھلتی ہوئی پشت کے بل دیوار سے جا ٹکرائی اور اس کے حلق سے کربناک چیخ نکل گئی۔ دوسرے ہی لمحے وہ خالی ہوتی ہوئی ریت کی بوری کی طرح فرش پر گر گئی۔ جولیا کا ایک بھی وار کامیاب نہیں ہوا تھا۔ حالانکہ وہ مارشل آرٹ کی ماہر تھی اور اس نے کئی نامور ایجنٹوں کی گردنیں توڑیں تھیں۔ اس کی مارشل آرٹ کی مہارت کی عمران نے کئی مرتبہ داد دی تھی لیکن وہ ایکسٹو کے سامنے بالکل بے بس دکھائی دے رہی تھی۔

جولیا دوبارہ اٹھنے کی کوشش کرنے لگی تو اسی لمحے ایکسٹو اس کی طرف بڑھا۔ وہ جیسے ہی جولیا کے قریب پہنچا تو جولیا نے یکدم کھڑے ہوتے ہوئے اس کے سینے پر لات مار دی۔ لات ایکسٹو کے سینے پر لگی اور وہ کئی قدم پیچھے ہٹ گیا۔ اسی لمحے ایک مرتبہ پھر جولیا نے اچھل کر لات ایکسٹو کے سینے پر مار دی۔ یہ ضرب اتنی اچانک اور زور دار تھی کہ ایکسٹو کو سنبھلنے کا موقع ہی نہ مل سکا اور وہ اچھلتا ہوا دیوار سے جا لگا۔

جولیا نے پھر اچھل کر ایکسٹو کے سینے پر لات ماری تو ایکسٹو

یکلخت دائیں سائیڈ پر ہو گیا اور جولیا کی لات دیوار پر جا لگی۔ اسی لمحے ایکسٹو نے جولیا کی گردن پر کھڑی ہتھیلی کا وار کرنا چاہا مگر اب جولیا چونکہ سنبھل چکی تھی اس لئے وہ جھکائی دے گئی اور ایکسٹو کا وار خالی گیا۔ جولیا نے جھکتے ہوئے ایکسٹو کے پیٹ میں مکا رسید کر دیا۔

اگرچہ ایکسٹو کے حلق سے چیخ نہیں نکلی تھی مگر وہ تھوڑا سا جھک ضرور گیا تھا۔ ایکسٹو جیسے ہی جھکا تو جولیا نے اس کا نقاب اتارنے کی کوشش کی مگر اسے دیر ہو گئی تھی کیونکہ ایکسٹو یکدم سیدھا ہو گیا تھا۔ سیدھے ہوتے ہی ایکسٹو نے کھڑی ہتھیلی کا وار جولیا کی گردن پر کیا تو جولیا کی آنکھوں کے سامنے تاریکی پھیلنے لگی۔ اس نے خود کو سنبھالنے کی کوشش کی مگر ایکسٹو کے دوسرے کھڑی ہتھیلی کے وار نے اسے مکمل طور پر بے ہوشی کی وادی میں دھکیل دیا اور وہ زمین پر گر کر بے سدھ ہو گئی۔ ایکسٹو چند لمحے اسے دیکھتا رہا پھر وہ آگے بڑھا اور جولیا کے قریب بیٹھ کر اس کا سر ہلانے لگا۔ وہ دراصل یہ چیک کر رہا تھا کہ جولیا بے ہوش ہو گئی یا مکر کر رہی ہے۔

”جوزف“...... ایکسٹو نے جو کہ طاہر، جوزف کو آواز دی تو کنٹرول روم کا دروازہ کھلا اور جوزف باہر نکل آیا۔ اس نے ایک نظر فرش پر بے ہوش پڑی جولیا کی طرف دیکھا اور پھر ایکسٹو کی طرف دیکھنے لگا۔ وہ کنٹرول روم میں بیٹھا مانیٹر سکرین پر بلیک زیرو اور جولیا کے درمیان ہونے والی فائٹنگ دیکھ رہا تھا۔ وہ بھی جولیا کی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہمت اور حوصلے کی داد دیئے بغیر نہ رہ سکا تھا۔

"جی طاہر صاحب"...... جوزف نے بلیک زیرو سے مخاطب ہو کر مؤدبانہ لہجے میں پوچھا

"جولیا کو اٹھا کر آپریشن روم میں لے جاؤ اور اسے بیڈ سے جکڑ دو"...... بلیک زیرو نے کہا تو جوزف نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر اس نے فرش پر سے بے ہوش جولیا کو اٹھایا اور آپریشن روم کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"بس۔ ٹیکسی یہیں روک دو"...... جیسے ہی ٹیکسی راحت کالونی کی مین سڑک کی طرف مڑ کر تھوڑا سا آگے بڑھی تو عمران نے ٹیکسی ڈرائیور کو ٹیکسی روکنے کے لئے کہا۔ ٹیکسی ڈرائیور نے ٹیکسی سڑک کی سائیڈ پر روک دی۔ عمران نے کرایہ ادا کیا اور پھر وہ ٹیکسی سے نیچے اتر کر پیدل ہی آگے بڑھنے لگا۔ وہ اس وقت گولڈ مین کی کوٹھی کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ اس نے اپنی سپورٹس کار میں آنے کی بجائے ٹیکسی کو ترجیح دی تھی۔ وہ اس وقت گولڈ مین کے میک اپ میں تھا۔

رات کے آٹھ بج رہے تھے اور اندھیرا چاروں اطراف میں پھیل چکا تھا۔ رات کے اندھیرے کو دور کرنے کے لئے جگہ جگہ سٹریٹ لائٹس جل رہی تھیں۔ کالونی کی گلیوں میں بھی اکا دکا افراد ہی موجود تھے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عمران جلد ہی گولڈ مین کی کوٹھی کے قریب پہنچ گیا۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا اور کوٹھی کے مین گیٹ کی طرف بڑھا۔ مین گیٹ کو نیا لاک لگایا جا چکا تھا۔ شاید گولڈ مین کے ملازم نے یہ کام کرایا تھا۔ عمران نے گیٹ کے دائیں پلر کے ساتھ لگا ہوا انٹرکام کا بٹن پریس کر دیا تو اندر کہیں بیل بج اٹھی۔

''کون ہے''...... چند لمحوں کے بعد انٹرکام کے اسپیکر سے آواز آئی۔ آواز سے یہی معلوم ہوتا تھا کہ بولنے والا بوڑھا آدمی ہے۔

''کارٹ۔ میں ہوں گولڈ مین''...... عمران نے گولڈ مین کی آواز میں کہا۔

''اوہ۔ یس سر۔ میں ابھی گیٹ کھولتا ہوں''...... دوسری طرف سے بوڑھے آدمی کی بوکھلائی ہوئی آواز سنائی دی اور پھر چند لمحوں کے بعد گیٹ میکانکی انداز میں کھلتا چلا گیا۔ گیٹ کے کھلتے ہی عمران اندر داخل ہو گیا۔ اس کے اندر داخل ہوتے ہی گیٹ دوبارہ میکانکی انداز میں بند ہو گیا۔ عمران نے دیکھا کہ پورچ میں ایک وائٹ کلر کی کار کھڑی تھی۔ اسی لمحے اندرونی کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک بوڑھا انسان باہر آیا۔ اس کے چہرے پر لاتعداد جھریاں تھیں۔ اسے دیکھ کر عمران سمجھ گیا کہ یہی کارٹ ہے گولڈ مین کا ملازم۔ کارٹ کے چہرے پر خوشی کے ملے جلے تاثرات ابھرے ہوئے تھے اور وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا عمران کے قریب آیا۔ عمران چونکہ گولڈ مین کے میک اپ میں تھا اس لئے کارٹ اسے پہچان

نہیں سکا تھا۔

''تھینک گاڈ۔ آپ کو دیکھ کر مجھے بہت خوشی ہو رہی ہے۔ سر، آپ کہاں چلے گئے تھے۔ مجھے آپ کی بہت فکر تھی۔ میں نے آپ کے پرسنل سیکرٹری گریگ سے بھی معلوم کیا تھا مگر انہوں نے بھی لاعلمی کا اظہار کیا تھا''...... کارٹ نے اسے سلام کرتے ہوئے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں ایک ضروری کام کے سلسلے میں شہر سے باہر چلا گیا تھا۔ خیریت تو ہے نا۔ جول کراس کہاں ہے''...... عمران نے مصنوعی حیرت کا مظاہرہ کرتے ہوئے پوچھا۔ پھر عمران کمرے کی طرف بڑھنے لگا تو کارٹ بھی اس کے پیچھے آنے لگا۔ دونوں کمرے میں پہنچ گئے اور عمران کرسی پر بیٹھ گیا۔

''سر۔ جول کراس کا مجھے کچھ پتہ نہیں ہے کہ وہ کہاں ہیں کیونکہ میں دوپہر کے بعد مارکیٹ گیا ہوا تھا جب میں واپس آیا تو مین گیٹ کا لاک جل کر راکھ ہو چکا تھا اور جول کراس اور ان کے ساتھ جو لیڈی تھیں وہ غائب تھے البتہ ان کے کمرے کی خفیہ سرنگ والی الماری کھلی ہوئی تھی۔ پھر میں نے گریگ صاحب کو فون کر کے ساری صورت حال بتا دی تھی۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے مجھے گریگ صاحب کا فون آیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ مسٹر جول کراس کا جو بیگ ان کے کمرے میں رہ گیا ہے وہ بیگ وہ منگوا رہے ہیں اور اب میں وہ بیگ انہیں ہوٹل میں دینے جا رہا تھا''...... کارٹ نے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مسلسل بولتے ہوئے کہا تو عمران کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی۔

''ہاں۔ میں جانتا ہوں۔ اس کوٹھی پر پاکیشیائی ایجنٹوں نے ریڈ کیا تھا جس کی وجہ سے جول کراس اور اس کی ساتھی لیڈی ایجنٹ یہاں سے فرار ہو گئے تھے۔ تمہیں ہوٹل جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ بیگ مجھے دو میں خود جول کراس کے پاس جا رہا ہوں''...... عمران نے گولڈ مین کی آواز میں کہا تو کارٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر وہ الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کا ایک پٹ کھول کر ایک بلیک کلر کا بیگ نکالا اور الماری کا پٹ بند کرنے کے بعد وہ مڑا اور بیگ اٹھائے عمران کی طرف بڑھا۔

''یہ لیں سر''...... کارٹ نے بیگ عمران کے حوالے کرتے ہوئے کہا۔ عمران نے اس سے بیگ لے کر میز پر رکھ دیا۔

''تم اس طرح کرو کہ مجھے ایک کپ چائے پلا دو۔ مجھے بہت تھکاوٹ ہو رہی ہے''...... عمران نے کارٹ سے کہا۔

''یس سر۔ میں ابھی آپ کے لئے چائے بنا لاتا ہوں''۔ کارٹ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور پھر وہ کمرے سے نکل کر کچن کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے جاتے ہی عمران نے بیگ کھول کر اس میں دیکھا تو بیگ میں کرنسی نوٹوں کے علاوہ جدید اسلحہ اور سائنسی آلات تھے۔ یہ وہ سائنسی آلات تھے جن کی مدد سے کسی بھی سیکورٹی سسٹم کو جام کیا جا سکتا تھا۔ عمران نے بیگ بند کیا اور پھر وہ اٹھا اور بیگ اٹھائے کچن کی طرف بڑھنے لگا۔ کچن کے دروازے پر

پہنچ کر اس نے دیکھا تو کارٹ چائے کا کپ اٹھائے باہر آ رہا تھا۔ عمران بجلی کی سی تیزی سے دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑا ہو گیا اور پھر جیسے ہی کارٹ چائے کا کپ اٹھائے اس کمرے میں گیا جہاں چند لمحے پہلے عمران موجود تھا تو عمران نے جیب سے گیس پسٹل نکالا اور تیزی سے اس کمرے کے دروازے کے قریب پہنچ کر رک گیا۔ اس نے گیس پسٹل کا رخ کمرے کے اندر کر کے اس کا ٹریگر دبایا تو سٹک کی آواز کے ساتھ ہی ایک گیس کیپسول فائر ہو گیا۔ چند لمحوں کے بعد اس نے دروازہ کھول کر اندر جھانکا تو کارٹ اوندھے منہ فرش پر گرا پڑا تھا جبکہ چائے کا کپ بھی فرش پر گر کر ٹوٹ چکا تھا جس کی کرچیاں ادھر ادھر پھیلی ہوئی تھیں۔

عمران نے کمرے میں سوئچ پینل پر لگا ہوا ایک چھوٹا سا بٹن پریس کیا جس کے نیچے مین گیٹ کے الفاظ لکھے ہوئے تھے۔ بٹن پریس ہوتے ہی مین گیٹ میکانکی انداز میں کھلتا چلا گیا پھر عمران نے بیگ اٹھایا اور پورچ میں آ کر کار میں بیٹھا اور کار اسٹارٹ کرنے لگا۔ کار کی چابی اسے کمرے میں میز پر پڑی مل گئی تھی۔ کار کوٹھی سے باہر نکالنے کے بعد عمران نے گیٹ کے کونے میں لگا ایک بٹن پریس کیا تو گیٹ اسی انداز میں بند ہونے لگا۔ عمران کار میں بیٹھا اور تھوڑی دیر کے بعد اس کی کار ہوٹل گولڈ سٹار کی طرف دوڑی چلی جا رہی تھی۔ عمران نے راستے میں ہی بیگ میں موجود سائنسی آلات نکال کر اپنی جیب میں ڈال لئے تھے جبکہ اسلحہ کار کے ڈیش بورڈ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میں رکھ دیا البتہ کرنسی بیگ میں رہنے دی تھی۔ اس کے علاوہ اس نے گولڈ مین کا ماسک میک اپ بھی اتار دیا تھا اور اب وہ اپنی اصل شکل میں تھا۔

آدھے گھنٹے کی ڈرائیونگ کے بعد عمران نے کار ہوٹل گولڈ سٹار کی پارکنگ میں روکی اور پھر وہ بیگ اٹھائے تیز تیز قدموں سے چلتا ہوا ہوٹل کے ہال کی طرف بڑھ گیا۔

ہال میں داخل ہونے کے بعد وہ کاؤنٹر کی طرف بڑھنے لگا جہاں ایک لڑکی موجود تھی۔ عمران کو مختلف جگہوں پر مقامی افراد دکھائی دیئے جو شکل وصورت سے ہی بدمعاش دکھائی دیتے تھے۔

''جی فرمایئے''...... جیسے ہی وہ کاؤنٹر پر پہنچا تو لڑکی نے اس سے پوچھا۔

''آپ گریگ صاحب کو اطلاع دیں کہ کارٹ آیا ہے''۔ عمران نے کہا تو لڑکی نے اثبات میں سر ہلا دیا پھر اس نے ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا اور دو نمبر ملا دیئے اور پھر وہ رابطہ قائم ہونے پر گریگ سے بات کرنے لگی جبکہ عمران سرسری انداز میں ہوٹل کے ہال کی طرف دیکھنے لگا۔ اسے ہوٹل کے کونے میں صفدر اور کیپٹن شکیل میز کے گرد بیٹھے دکھائی دیئے جو سپیشل ماسک میک اپ میں تھے اور وہ دونوں چائے پی رہے تھے۔ اگرچہ وہ میک اپ میں تھے مگر عمران نے انہیں پہچان لیا تھا۔ انہوں نے عمران کو نہیں دیکھا تھا۔

''باس آپ کو اپنے کمرے میں بلا رہے ہیں''...... لڑکی فون کا

رسیور رکھ کر عمران سے مخاطب ہوئی۔ پھر اس نے ایک ویٹر کو بلا کر اسے کچھ ہدایات دیں۔

''آیئے''...... ویٹر نے عمران سے کہا تو عمران اس کے ساتھ چل پڑا۔ ویٹر اسے مختلف راہداریوں سے گزارنے کے بعد ایک کمرے کے دروازے پر پہنچ کر رک گیا۔ دروازے پر جنرل منیجر کی نیم پلیٹ لگی ہوئی تھی۔

''آپ اندر چلے جائیں''...... ویٹر نے کہا تو عمران اثبات میں سر ہلاتا ہوا کمرے میں داخل ہو گیا جبکہ ویٹر وہاں سے چلا گیا۔

آفس نما کمرے میں ایک میز کے پیچھے کرسی پر نوجوان غیر ملکی بیٹھا ہوا تھا جس نے براؤن کلر کا سوٹ پہنا ہوا تھا۔ اس کی آنکھیں چوڑی تھیں اور وہ کلین شیو تھا۔ عمران کو دیکھتے ہی وہ یکلخت اپنی کرسی سے اچھل کر یوں کھڑا ہو گیا جیسے کرسی میں طاقتور اسپرنگ ابھر آئے ہوں جنہوں نے اسے اچھال دیا ہو۔ اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔ دوسرے ہی لمحے اس نے میز کی دراز کھول کر ریوالور نکالا ہی تھا کہ عمران نے ہاتھ میں موجود بیگ کو گریگ پر کھینچ مارا۔ بیگ گریگ سے ٹکرایا اور گریگ چیخ مار کر کرسی پر گر گیا۔

چونکہ کمرہ ساؤنڈ پروف تھا اس لئے گریگ کی چیخ باہر کسی کو سنائی نہیں دی ہو گی۔ دوسرے عمران نے اندر داخل ہوتے وقت دروازے کو لاک کر دیا تھا تاکہ کوئی اچانک اندر نہ آ سکے۔ گریگ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دوبارہ کرسی سے اٹھنے کی کوشش کر رہا تھا کہ عمران اس کے سر پر پہنچ گیا۔ اسی لمحے گریگ نے اپنے سر کی ٹکر عمران کے پیٹ میں مارنے کی کوشش کی مگر عمران یکدم ایک سائیڈ پر ہو گیا۔ دوسرے ہی لمحے عمران نے اسے کوٹ سے پکڑ کر اٹھایا اور دوسری کرسی پر پھینک دیا۔ گریگ دھڑام سے کرسی پر گرا اور اس کے حلق سے چیخ نکل گئی۔ اس سے پہلے کہ وہ دوبارہ اٹھتا، عمران نے اپنا پاؤں اس کی گردن کی مخصوص رگ پر رکھ کر دباؤ ڈالا تو گریگ یوں تڑپنے لگا جیسے مچھلی پانی سے نکل کر خشکی پر تڑپتی ہے۔ اس کی آنکھیں اوپر کو چڑھنا شروع ہو گئی تھیں اور حلق سے خرخراہٹیں نکل رہی تھیں۔ یہی نہیں بلکہ اس کے جسم پر بھی لرزہ طاری ہو گیا تھا اور اس کے ہاتھ پیر ڈھیلے پڑ گئے تھے۔

"مم۔ مم۔ مجھے بہت تکلیف ہو رہی ہے۔ فف۔ فف۔ فار۔ گگ۔ گاڈ۔ سس۔ سیک۔ مم۔ مجھے اس تکلیف سے نجات دلاؤ"۔ گریگ نے لرزیدہ لہجے میں کہا۔

"گریگ۔ میں تمہیں اس وقت تکلیف سے نجات دلاؤں گا جب تم مجھے جول کراس کے بارے میں بتاؤ گے کہ وہ اس وقت کہاں ہے۔ بتاؤ ورنہ ابھی موت کے گھاٹ اتار دوں گا"...... عمران نے گریگ کی گردن پر دباؤ بڑھاتے ہوئے کہا تو گریگ کے حلق سے پھر چیخیں نکلنے لگیں اور اس کا جسم یوں پھڑکنے لگا جیسے اس کے جسم سے روح نکل رہی ہو۔

"تت۔ تت۔ تم پاکیشائی ایجنٹ ہو۔ اوہ۔ اوہ۔ بب۔ بب۔ بتاتا ہوں۔ مم۔ مم۔ مجھے بہت تکلیف ہو رہی ہے۔ یہ۔ یہ۔ یہ تکلیف کسی عذاب سے کم نہیں ہے"...... گریگ نے اسی لہجے میں کہا۔

"بتاؤ"...... عمران نے سخت لہجے میں کہا۔ اس نے دوبارہ پیر پر دباؤ بڑھایا تو گریگ کے حلق سے پھر دردناک چیخ نکل گئی۔

"بب۔ بب۔ بتاتا ہوں۔ بتاتا ہوں۔ جج۔ جج۔ جول کراس ہوٹل شیراز کے روم نمبر تھرٹی سیون میں موجود ہے۔ فف۔ فار۔ گگ۔ گاڈ۔ سس۔ سیک۔ اب تو مجھے اس عذاب سے نجات دلا دو"...... گریگ نے لرزیدہ لہجے میں کہا۔

"جول کراس نے اپنا بیگ کیوں منگوایا تھا"...... عمران نے اس کی بات نظر انداز کرتے ہوئے پوچھا۔

"اس سے میری بات ہوئی تھی۔ اس نے کہا تھا کہ اس کے پاس کرنسی نہیں ہے اور نہ ہی اسلحہ ہے۔ وہ آج رات پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر پر ریڈ کرنا چاہتا ہے"...... گریگ نے تیزی سے جواب دیا۔ اب اس کی حالت بگڑتی جا رہی تھی اور جس رگ پر عمران نے پاؤں رکھا ہوا تھا وہ بھی پھولتی جا رہی تھی۔ گریگ کی بات سن کر عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا جول کراس کو تم خود بیگ دینے جا رہے تھے"...... عمران نے پوچھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"ہاں۔ میں خود اسے بیگ دینے جا رہا تھا۔ اب تو مجھے اس عذاب سے نجات دلا دو۔ مم۔ مم۔ مجھے بہت تکلیف ہو رہی ہے۔ مم۔ مم۔ میں مر رہا ہوں۔ فار گاڈ سیک۔ مجھے اس عذاب سے نجات دلا دو"...... گریگ نے اسی لہجے میں کہا۔

"کیا جول کراس تمہیں پہچانتا ہے"...... عمران نے سوال کیا۔

"نن۔ نن۔ نہیں۔ جول کراس نے مجھے نہیں دیکھا ہوا اس لئے وہ مجھے نہیں پہچانتا البتہ میں نے اس کا فوٹو گراف دیکھا ہوا ہے"...... گریگ نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اب تو مجھے اس عذاب سے نجات دلا دو۔ مم۔ میری جان نکل رہی ہے"...... گریگ نے تکلیف بھرے لہجے میں کہا مگر عمران نے اپنے پاؤں پر دباؤ بڑھا دیا تو گریگ کے حلق سے دردناک چیخ نکلی اور دوسرے ہی لمحے اس کی آنکھیں بے نور ہو گئیں۔ وہ مر چکا تھا۔

عمران نے میز کے پیچھے فرش پر گرا بیگ اٹھایا اور کمرے سے باہر نکل کر اس نے دروازے کو اندر سے لاک کر دیا پھر وہ راہداریوں سے نکل کر ہال کی طرف بڑھنے لگا۔ وہ جب ہال میں پہنچا تو اس نے دیکھا کہ صفدر اور کیپٹن شکیل بدستور وہیں بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے بھی عمران کو دیکھ لیا تھا اس لئے وہ بھی اپنی جگہ سے اٹھ کر اس کے پیچھے آ رہے تھے۔ عمران جب پارکنگ میں پہنچا تو وہ دونوں بھی وہاں پہنچ گئے۔

"عمران صاحب۔ آپ یہاں کیسے آئے ہیں اور اس بیگ میں

کیا ہے"...... کیپٹن شکیل نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"جس دن سے جول کراس پاکیشیا میں آیا ہے تو تمہارے چوہے کی راتوں کی نیند اور دن کا سکون غارت ہو گیا ہے بلکہ اسے تو خوابوں میں بھی جول کراس دکھائی دے رہا ہے اور جول کراس نے سلیمانی ٹوپی پہن لی ہے جس کی وجہ سے وہ غائب ہو چکا ہے اور کسی کو دکھائی بھی نہیں دے رہا۔ اگر آج تمہارے چوہے کو جول کراس نہ ملا تو وہ ہمیں الٹا لٹکا دے گا اس لئے میں بھی تمہارے چوہے کے حکم پر جول کراس کو ٹریس کرتے کرتے یہاں تک آ پہنچا ہوں۔ اس بیگ میں کرنسی ہے جو میں جول کراس کو دینے جا رہا ہوں"...... عمران نے مسلسل بولتے ہوئے کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل بے اختیار چونک پڑے۔

"اوہ۔ کیا جول کراس ٹریس ہو گیا ہے"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا تو عمران نے اپنے ہونٹوں پر انگلی رکھ لی۔

"ارے آہستہ بولو۔ دیواروں بلکہ ہواؤں کے بھی کان ہوتے ہیں۔ اگر ہوا کے کسی جھونکے نے سن لیا تو وہ لہریں لیتا ہوا جول کراس تک پہنچ جائے گا اور اسے بتا دے گا اور جول کراس دوبارہ سلیمانی ٹوپی پہن کر غائب ہو جائے گا اور میں نہیں چاہتا کہ وہ دوبارہ کہیں غائب ہو جائے اور میری محنت رائیگاں جائے اس لئے میں جا رہا ہوں۔ تم میرے پیچھے آ جاؤ۔ میں جول کراس کے کمرے میں جاؤں گا اور تم نے باہر رہ کر نگرانی کرنی ہے"۔ عمران نے کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

''کیا مس جولیا کو ہوش آ گیا ہے''...... کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

''نہیں۔ جولیا بے ہوشی کی حالت میں ایکسٹو کی تحویل میں ہے۔ چلو اب۔ وقت ضائع ہو رہا ہے''...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا اور پھر اس نے کار کا دروازہ کھولا اور اس میں بیٹھ گیا جبکہ صفدر اور کیپٹن شکیل اپنی کار کی طرف بڑھ گئے۔ عمران نے کار پارکنگ سے نکالی اور سڑک پر پہنچ کر ہوٹل شیراز کی طرف بڑھنے لگا۔ اس نے بیک ویو مرر میں دیکھا تو صفدر کی کار بھی اس کی کار کے پیچھے آ رہی تھی۔

تقریباً دس منٹ کی ڈرائیونگ کے بعد عمران نے کار ہوٹل شیراز کی پارکنگ میں لے جا کر روک دی تو صفدر نے بھی اپنی کار اس کی کار کے قریب روک دی۔ عمران کار سے نکلا اور بیگ اٹھائے ہوٹل کے ہال کی طرف بڑھ گیا۔ عمران چونکہ کئی مرتبہ ہوٹل شیراز میں کھانا کھانے آ چکا تھا اس لئے وہ اس ہوٹل کے محل و وقوع کے بارے میں جانتا تھا۔ صفدر اور کیپٹن شکیل بھی اس کے پیچھے آ رہے تھے۔ روم نمبر تھرٹی سیون دوسری منزل پر واقع تھا اس لئے عمران سیڑھیوں کی طرف بڑھا۔ دوسری منزل پر طویل راہداری تھی جس میں آمنے سامنے متعدد کمرے تھے۔ عمران کمروں کے نمبرز دیکھتا ہوا آگے بڑھتا جا رہا تھا اور پھر وہ روم نمبر تھرٹی سیون کے دروازے پر پہنچ کر رک گیا۔ راہداری میں اکا دکا افراد موجود تھے۔ اسی لمحے صفدر اور کیپٹن شکیل بھی سیڑھیاں چڑھ کر اوپر راہداری میں آ گئے

تھے۔ عمران نے دروازے پر دستک دی اور دروازہ کھلنے کا انتظار کرنے لگا لیکن کئی لمحے گزر گئے مگر دروازہ نہ کھلا۔ عمران نے ایک مرتبہ پھر دروازے پر دستک دی لیکن اب بھی کئی لمحے گزر گئے اور دروازہ نہ کھلا تو عمران چونک پڑا اس نے دروازے کا ہینڈل گھمایا تو دروازہ لاک نہیں تھا۔ عمران نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو کر اس نے دروازہ بند کر دیا۔ کمرہ درمیانے سائز کا تھا اور اندر روشنی تھی۔ ایک سائیڈ پر سنگل بیڈ پڑا تھا جبکہ دائیں سائیڈ پر ایک ٹیبل اور تین کرسیاں پڑی ہوئی تھیں۔ بیڈ کے ساتھ ہی واش روم تھا جس کا دروازہ بند تھا۔ سامنے والی دیوار میں کھڑکی تھی جس پر پردہ تھا۔ کمرے میں کوئی ذی روح موجود نہیں تھا۔ عمران کے چہرے پر تشویش بھرے تاثرات ابھر آئے اور وہ سوچنے لگا کہ شاید جول کراس کو اس کی آمد کی خبر مل چکی ہے اور وہ وہاں سے بھی فرار ہو چکا ہے۔ ابھی وہ یہی سوچ ہی رہا تھا کہ اسے کسی کے کودنے کی آواز سنائی دی تو وہ یکلخت مڑا۔ عمران جیسے ہی مڑا تو اچانک اس کے سینے پر زور دار لات پڑی اور وہ اچھلتا ہوا کرسیوں کے قریب جا گرا۔ فرش پر گرنے سے عمران کے ہاتھ سے بیگ نکل کر دور جا گرا تھا۔ فرش پر گرتے ہی عمران کی پھرتی کے ساتھ پیروں کے زور پر اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے سامنے ایک نوجوان اطمینان بھرے انداز میں کھڑا تھا جس کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ تھی۔

''مسٹر جول کراس۔ تم اس ہوٹل میں چھپے ہوئے ہو اور میں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تمہیں پورے شہر میں تلاش کرتا پھر رہا ہوں۔ تم مجھے فون کر کے بتا دیتے تو میں یہیں آ جاتا۔ خواہ مخواہ مجھے خوار تو نہ ہونا پڑتا''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے مخصوص لہجے میں کہا۔

''میں جانتا ہوں عمران کہ تم اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبرز بھوکے کتوں کی طرح مجھے تلاش کرتے پھر رہے ہیں۔ تمہارے چند ساتھیوں نے مجھے پکڑنے کی کوشش بھی کی تھی مگر وہ جولیا کے ہاتھوں زخمی ہو کر ہسپتال پہنچ گئے اور ہو سکتا ہے کہ ان میں سے ایک آدھ ہلاک بھی ہو گیا ہو۔ اب تمہاری موت تمہیں یہاں کھینچ لائی ہے عمران''...... جول کراس نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران اپنا نام سن کر سمجھ گیا کہ جول کراس اس کے بارے میں جانتا ہے۔

''تم نے مجھے کیسے پہچانا کہ میں عمران ہوں''...... عمران نے پوچھا۔

''میں تمہاری احمقانہ بات سے ہی تمہیں پہچان پایا ہوں۔ تم واقعی بے حد شاطر ایجنٹ ہو۔ اگر میں گولڈ مین کے ہوٹل میں فون کر کے گریگ کے بارے میں معلوم نہ کرتا تو کسی کو بھی گریگ کی موت کا علم نہ ہوتا اور میں بے خبری میں مارا جاتا۔ تم نے گریگ پر تشدد کر کے میرے بارے میں معلوم کیا ہو گا اور یہاں پہنچ گئے۔ خیر، مجھے بے حد خوشی ہے کہ تمہاری موت میرے ہاتھوں ہو گی۔ دنیا کے نامور ایجنٹوں کی گردنیں تمہارے ہاتھوں ٹوٹی ہیں اور آج تمہاری گردن میرے ہاتھوں سے ٹوٹے گی۔ تمہیں ہلاک کرنے

کے بعد میں اپنا مشن مکمل کروں گا''۔ جول کراس نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

''تم یہاں کس مشن پر آئے ہو''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

''کیا تم مجھے بے وقوف سمجھتے ہو کہ میں تمہیں اپنے مشن کے بارے میں بتا دوں گا''...... جول کراس نے طنزیہ لہجے میں کہا تو عمران نے ہونٹ بھینچ لئے۔

''لیکن مجھے افسوس ہے جول کراس کہ تم اپنا مشن مکمل کرنے سے پہلے ہی دوسری دنیا کی سیر کرنے جا رہے ہو اور دوسری دنیا کی سیر کرنے سے میں تمہاری روح کو ہرگز نہیں روکوں گا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور دوسرے ہی لمحے اس کے ہاتھ میں مشین پسٹل دکھائی دینے لگا۔ وہ مشین پسٹل کا ٹریگر دبانے ہی لگا تھا کہ اچانک جول کراس پھرکی کی مانند گھوما اور اس کی لات عمران کے پسٹل والے ہاتھ پر پڑی تو مشین پسٹل عمران کے ہاتھ سے نکل کر دور جا گرا۔

جول کراس نے عمران کے ہاتھ سے مشین پسٹل نکلتے ہی ہوا میں الٹی قلابازی کھائی اور پلک جھپکنے سے پہلے ہی وہ اس جگہ موجود تھا جہاں عمران کا مشین پسٹل گرا تھا۔ دوسرے ہی لمحے اس نے جھک کر مشین پسٹل اٹھا لیا مگر اسی وقت عمران کی لات حرکت میں آئی اور ایک کرسی اڑتی ہوئی جول کراس کی طرف کسی بندوق سے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نکلی ہوئی گولی کی طرح بڑھی۔ چونکہ جول کراس مارشل آرٹ کا ماہر تھا اس لئے جیسے ہی کرسی اس کی طرف آئی تو جول کراس نے بجلی کی سی تیزی سے الٹی قلابازی کھاتے ہوئے لات کرسی کو مار دی۔ دوسرے ہی لمحے وہ کرسی دوبارہ اڑتی ہوئی عمران کی طرف بڑھی تو عمران یکلخت نیچے ہو گیا اور کرسی اس کے اوپر سے ہوتی ہوئی دیوار سے ٹکرا کر بیڈ پر گر گئی۔ جول کراس کی پھرتی عمران جیسے آدمی کے لئے بھی حیرت انگیز ثابت ہو رہی تھی۔ اس نے جس طرح اپنی طرف بڑھتی ہوئی کرسی کو دوبارہ ہٹ کر کے اس کی طرف پھینکا تھا یہ کسی عام ایجنٹ کا کام نہیں تھا۔ جول کراس نے مشین پسٹل کا رخ عمران کی طرف کیا ہی تھا کہ عمران نے انتہائی پھرتی کے ساتھ جمپ کیا اور کسی عقاب کی طرح اڑتا ہوا جول کراس سے جا ٹکرایا اور وہ دونوں دیوار کے ساتھ جا لگے۔ عمران کے حملہ کرنے سے مشین پسٹل جول کراس کے ہاتھ سے نکل کر تھوڑے فاصلے پر جا گرا تھا لیکن اسی لمحے جول کراس نے اپنا گھٹنا موڑ کر عمران کو پوری قوت سے میز پر دھکیل دیا اور عمران پشت کے بل میز پر جا گرا اور جول کراس اس پر آ گرا اور اس نے عمران کی گردن دبوچ کر اسے دبانا شروع کر دیا۔ چونکہ میز اور دیوار کے درمیان فاصلہ کم تھا اس لئے عمران نے اپنے دونوں پیر دیوار سے لگا کر پوری قوت سے جھٹکا دیا تو وہ دونوں میز پر سے اچھلتے ہوئے فرش پر گر گئے اور جول کراس کے ہاتھ بھی عمران کی گردن سے ہٹ گئے۔ اسی لمحے

جول کراس نے عمران کے چہرے پر مکا مارا تو عمران نے یکلخت اپنا سر دائیں طرف موڑ لیا اور جول کراس کا مکا پکے فرش پر پڑا تو اس کے حلق سے چیخ نکل گئی۔ اسی لمحے عمران نے اسے اپنی ٹانگوں کے زور پر اسے دوسری طرف اچھال دیا اور خود بجلی کی سی تیزی سے پیروں کے زور پر اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ دوسرے ہی لمحے اس نے جول کراس کی پسلیوں میں زوردار ٹھوکر ماری تو وہ پشت کے بل لڑھک گیا۔ جیسے ہی وہ لڑھکا تو دوسرے ہی لمحے وہ بھی کسی فٹ بال کی طرح اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ وہ جیسے ہی کھڑا ہوا تو عمران نے فضا میں اچھلتے ہوئے مارشل آرٹ کا بھرپور وار کیا اور اس کے دونوں پیر جول کراس کے سینے پر پڑے اور جول کراس اڑتا ہوا کھڑکی سے ٹکرایا اور دوسرے ہی لمحے وہ کھڑکی کے شیشے توڑتا ہوا دوسری منزل سے نیچے جا گرا۔ عمران بجلی کی سی تیزی سے دوڑتا ہوا کھڑکی پر آیا اور پردے ہٹا کر نیچے دیکھنے لگا۔ نیچے ہوٹل کی راہداری تھی جہاں کوئی موجود نہیں تھا۔ جول کراس فرش پر گرنے کے باوجود بجلی کی سی تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا اور ایک طرف جانے لگا۔ اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور صفدر اور کیپٹن شکیل اندر داخل ہوئے۔

”جول کراس فرار ہو رہا ہے۔ جاؤ اسے پکڑو۔ اسے فرار مت ہونے دینا“...... عمران نے چیخ کر صفدر اور کیپٹن شکیل سے کہا تو وہ دونوں واپس مڑے اور کمرے سے باہر چلے گئے جبکہ عمران برق

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

رفتاری سے کھڑکی پر چڑھا اور دوسرے ہی لمحے اس نے راہداری میں چھلانگ لگا دی۔ زمین پر آتے ہی وہ اس طرف دوڑنے لگا جس طرف جول کراس گیا تھا۔ راہداری کے اختتام پر موڑ تھا اور وہ جیسے ہی موڑ پر پہنچا تو اسی وقت چار گارڈ آ گئے اور انہوں نے عمران کو روک لیا۔

''کون ہو تم اور یہ آواز کیسی تھی'' ...... ایک گارڈ نے سخت لہجے میں عمران سے پوچھا۔

''ہٹو آگے سے۔ میرا تعلق خفیہ پولیس سے ہے اور میں ایک مجرم کا تعاقب کرتے ہوئے یہاں آیا ہوں۔ وہ مجرم فرار ہو رہا ہے اور تم نے میرا راستہ روک لیا ہے۔ اگر وہ مجرم فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا تو میں تم چاروں کو حوالات میں بند کروا دوں گا''۔ عمران نے غصیلے لہجے میں کہا تو وہ چاروں بوکھلا گئے۔

''اوہ۔ اوہ۔ جناب معافی چاہتے ہیں۔ ہمیں معلوم نہیں تھا کہ آپ خفیہ پولیس کے آدمی ہیں'' ...... دوسرے گارڈ نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور عمران کے سامنے سے ہٹ گئے۔ عمران آگے بڑھا اور راہداری میں دوڑنے لگا۔ وہ راہداری سے باہر نکل کر ہوٹل کے گراؤنڈ میں پہنچا اور ادھر ادھر دیکھنے لگا لیکن اسے کہیں بھی جول کراس دکھائی نہیں دے رہا تھا اور نہ ہی اسے صفدر اور کیپٹن شکیل دکھائی دے رہے تھے۔ عمران چند لمحے ادھر ادھر دیکھتا رہا پھر وہ ایک طرف بڑھنے لگا۔ اسی لمحے عمران کو صفدر اور کیپٹن

شکیل دکھائی دیئے جو اسی کی طرف آ رہے تھے۔ انہیں دیکھ کر عمران کا منہ بن گیا۔

''جول کراس دوبارہ فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا ہے''۔ عمران نے دائیں ہاتھ کی مٹھی دباتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا۔

''عمران صاحب۔ ہمارے پہنچنے سے پہلے ہی جول کراس فرار ہو چکا تھا'' ...... صفدر نے قریب پہنچ کر عمران سے کہا۔

''تو تم دونوں اب یہاں مجھے صرف یہی بتانے آئے ہو۔ جاؤ اور اس خبیث کو تلاش کرو۔ اگر وہ ہاتھ نہ آیا تو بہت بڑا مسئلہ پیدا ہو جائے گا'' ...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''اوہ سوری۔ ہم نے آپ کو یہاں دیکھا تو آپ کے پاس آ گئے۔ ہم جا رہے ہیں۔ آؤ صفدر'' ...... کیپٹن شکیل نے پہلے عمران اور پھر صفدر سے کہا اور دوسرے ہی لمحے وہ ہوٹل کی لابی کی طرف بڑھتے چلے گئے جبکہ عمران پارکنگ کی طرف بڑھ گیا مگر جب وہ پارکنگ میں پہنچا تو وہ چونک پڑا۔ کیونکہ پارکنگ میں اس کی کار موجود نہیں تھی۔ عمران سمجھ گیا کہ اس کی کار یقیناً جول کراس لے گیا ہے۔ اس نے ہونٹ بھینچ لئے اور سڑک کی طرف بڑھنے لگا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جول کراس جیسے ہی بلندی سے نیچے زمین پر گرا تو دوسرے ہی لمحے زمین پر گرنے کے باوجود وہ پھرتی کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔ بلندی سے گرنے کے باوجود اسے تھوڑی سی بھی خراش نہیں آئی تھی۔ اگر اس کی جگہ کوئی عام ایجنٹ ہوتا تو یقیناً اس کی ہڈیاں پسلیاں ٹوٹ چکی ہوتیں۔

جول کراس کا خیال تھا کہ وہ عمران کو ہلاک کرنے میں کامیاب ہو جائے گا مگر جس طرح عمران نے اس سے فائٹنگ کی تھی اور پھر اس نے انتہائی پھرتی کے ساتھ مارشل آرٹ کا بھرپور وار اس پر کیا تھا اور وہ کھڑکی کا شیشہ توڑتا ہوا نیچے زمین پر آ گرا تھا اس سے جول کراس حیران رہ گیا تھا۔

جول کراس نے سر اٹھا کر اوپر دیکھا تو اسے ٹوٹی ہوئی کھڑکی میں عمران کا چہرہ دکھائی دیا۔ دوسرے ہی لمحے وہ کھڑکی سے ہٹ گیا

تو جول کراس نے راہداری کی طرف دوڑ لگا دی۔ وہ جلد از جلد اس ہوٹل سے نکل جانا چاہتا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ عمران اکیلا اس ہوٹل میں نہیں آیا ہو گا بلکہ اس کے ساتھی بھی ضرور اس کے ساتھ ہوں گے۔ وہ ہوٹل کے گراؤنڈ میں پہنچا تو اسے پارکنگ میں ایک وائٹ کلر کی کار دکھائی دی۔ یہ وہی کار تھی جو گولڈ مین نے اس کے لئے بھجوائی تھی۔ جول کراس نے چونکہ اس کار کا نمبر نوٹ کر لیا تھا اس لئے اسے وہ نمبر یاد تھا۔ جول کراس سمجھ گیا کہ عمران یہ کار یقیناً راحت کالونی والی گولڈ مین کی کوٹھی سے لے کر وہاں آیا ہو گا۔ جول کراس نے اپنی جیب سے ماسٹر کی نکالی اور کار کا دروازہ کھول کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ دوسرے ہی لمحے اس نے کار پارکنگ سے نکالی اور سڑک کی طرف بڑھ گیا۔

سڑک پر آتے ہی اس نے کار آگے بڑھائی اور اس کی سپیڈ میں اضافہ کرتا چلا گیا۔ اس وقت رات کے دس بج رہے تھے اور سڑک پر ٹریفک کا رش نہیں تھا اس لئے جول کراس تیز رفتاری سے کار چلاتا ہوا آگے بڑھتا چلا جا رہا تھا۔ جول کراس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ اب کہاں جائے کیونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبر اس کی تلاش میں تھے۔ عمران نے اسے ہلاک کرنے کی بھرپور کوشش کی تھی اگر وہ بروقت اپنا دفاع نہ کرتا تو وہ واقعی عمران کے ہاتھوں مارا جاتا۔

اچانک سڑک پر ایک گڑھا آ گیا جس کا جول کراس کو پتہ نہیں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

چل سکا تھا اس لئے اس کی کار کو ایک زور دار جھٹکا لگا اور اس جھٹکے کی وجہ سے کار کا ڈیش بورڈ بھی کھل گیا۔ جیسے ہی کار کا ڈیش بورڈ کھلا تو جول کراس کو اس میں اسلحہ اور سائنسی آلات نظر آ گئے۔ یہ دیکھ کر جول کراس کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں اور دوسرے ہی لمحے اس کے چہرے پر مسکراہٹ ابھر آئی۔ یہ وہی اسلحہ اور سائنسی آلات تھے جو اس کے بیگ میں موجود تھے اور وہ بیگ گولڈ مین کی کوٹھی میں موجود تھا۔ وہ سمجھ گیا کہ ہوٹل شیراز میں عمران جو بیگ لے کر آیا تھا اس میں صرف کرنسی تھی۔ اسلحہ اور سائنسی آلات اس نے نکال کر کار کے ڈیش بورڈ میں رکھ لئے تھے جو اسے مل گئے تھے۔ وہ اسلحہ اور سائنسی آلات پا کر خوش ہو گیا۔ اب وہ آسانی کے ساتھ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہیڈکوارٹر پر ریڈ کر سکتا تھا۔

جول کراس چونکہ دارالحکومت کی سڑکوں سے ناواقف تھا اس لئے کافی دور آنے کے بعد اس نے کار ایک ویران علاقے میں درختوں کے جھنڈ میں روک دی۔ چند لمحوں کے بعد اس نے اپنی کلائی پر بندھی واچ کا مخصوص بٹن پریس کیا تو اس کے دماغ میں ہلکے ہلکے جھٹکے لگنے لگے۔ وہ برین کنٹرولر کے ذریعے جولیا سے رابطہ کر رہا تھا تا کہ وہ اس کی موجودہ پوزیشن کے بارے میں معلوم کر سکے لیکن کافی دیر گزرنے کے باوجود جب اس کا جولیا کے برین کنٹرولر سے لنک نہ ہوا تو اس نے جھنجلائے ہوئے انداز میں اپنا برین کنٹرولر آف کر دیا۔

"اوہ۔ لگتا ہے جولیا کو پھر بے ہوش کر دیا گیا ہے"...... جول کراس نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ وہ چند لمحے اسی انداز میں بیٹھا رہا پھر وہ کار کا دروازہ کھول کر بیک سائیڈ پر آیا۔ اس نے کار کی ڈگی کھولی تو اس میں ایک چھوٹا سا بلیک کلر کا بیگ موجود تھا۔ جول کراس نے بیگ اٹھایا اور ڈگی بند کر کے وہ واپس ڈرائیونگ سیٹ پر آ بیٹھا۔ اس نے سائنسی آلات اور اسلحہ بیگ میں ڈالا اور ماسک میک اپ کرنے کے بعد وہ کار سے نکل کر بیگ کاندھے پر لٹکائے پیدل ہی آگے بڑھنے لگا۔ مسلسل آدھا گھنٹہ چلنے کے بعد وہ پررونق جگہ پر پہنچ گیا۔ سڑک کی ایک سائیڈ پر اسے ایک ٹیکسی دکھائی دی تو وہ ٹیکسی کی طرف بڑھا۔ ڈرائیونگ سیٹ پر ایک نوجوان بیٹھا ہوا تھا۔ جول کراس نے ٹیکسی کا دروازہ کھولا اور عقبی سیٹ پر بیٹھ گیا۔

"صاحب۔ کہاں جانا ہے"...... ٹیکسی ڈرائیور نے پوچھا۔

"شاہراہ خلجی کی طرف چلو۔ جہاں مجھے رکنا ہو گا میں تمہیں بتا دوں گا"...... جول کراس نے ٹیکسی ڈرائیور سے کہا تو اس نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ٹیکسی اسٹارٹ کی اور آگے بڑھا دی۔ تقریباً بیس منٹ کے سفر کے بعد ٹیکسی شاہراہ خلجی پر دوڑ رہی تھی اور پھر جیسے ہی جول کراس کو دانش منزل کی طرف جانے والی گلی دکھائی دی تو اس کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی۔

"ڈرائیور۔ ٹیکسی روک دو"...... جول کراس نے ٹیکسی ڈرائیور سے کہا تو اس نے ٹیکسی روک دی۔ جول کراس نے کرایہ ادا کیا اور

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پھر وہ ٹیکسی سے نکل آیا۔ اس کے باہر نکلتے ہی ٹیکسی ڈرائیور نے ٹیکسی آگے بڑھا دی۔ جب ٹیکسی نظروں سے اوجھل ہو گئی تو جول کراس بیگ کاندھے پر لٹکائے اس گلی کی طرف بڑھنے لگا جہاں وہ دانش منزل کی عقبی طرف نرسری کا معائنہ کر گیا تھا۔ گلی میں داخل ہونے کے بعد وہ مطلوبہ نرسری کے قریب پہنچ کر رک گیا اور ادھر ادھر دیکھنے لگا۔

گلی سنسان و ویران پڑی تھی۔ نرسری کے کمرے کے دروازے کے اوپر ایک بلب جل رہا تھا جس کی روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ جول کراس نے اچھی طرح اطمینان کرنے کے بعد بیگ کی زپ کھول کر ایک گیس پسٹل نکالا اور اس نے نرسری میں داخل ہو کر کمرے کی طرف بڑھنے لگا۔ کمرے کا دروازہ تو بند تھا البتہ اندر سے روشنی دکھائی دے رہی تھی۔ جول کراس دروازے کے قریب پہنچا تو اسے اندر سے بولنے کی آوازیں سنائی دیں۔ جول نے گیس پسٹل کی نال دروازے کے ایک سوراخ پر رکھ کر ٹریگر دبایا تو سٹک کی آواز کے ساتھ ہی ایک بے ہوش کر دینے والا گیس کیپسول کمرے کے اندر جا گرا۔ جب جول کراس کو یقین ہو گیا کہ کمرے کے اندر موجود افراد بے ہوش ہو گئے ہوں گے تو وہ سر اٹھا کر دانش منزل کی دیوار کی طرف دیکھنے لگا۔

جول کراس چند لمحے دیوار کی طرف دیکھتے ہوئے کچھ سوچتا رہا پھر وہ کمرے کی طرف بڑھا۔ اس نے دروازے پر دباؤ ڈالا تو

دروازہ کھل گیا۔ اندر کمرے میں دو افراد چارپائیوں پر بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ ایک آدمی تو وہی تھا جسے صبح جول کراس نے دیکھا تھا البتہ دوسرا نوجوان تھا۔ جول کراس کمرے میں رسی تلاش کرنے لگا تو اسے کمرے کے کونے میں رسی کا بنڈل مل گیا۔ جول کراس نے رسی کا بنڈل اٹھایا اور کمرے سے باہر نکل آ گیا۔ اس نے بیگ کھول کر آئرن ہک نکال کر اسے رسی سے باندھا اور پھر اسے گھما کر دانش منزل کی چھت پر پھینک دیا۔ وہ آئرن ہک دانش منزل کی دیوار میں جا لگا اور کسی مقناطیس کی طرح دیوار سے چپک گیا۔ جول کراس نے اسے اچھی طرح ہلا جلا کر چیک کیا اور پھر اس نے بیگ پشت پر باندھا اور رسی کی مدد سے دیوار پر چڑھتا چلا گیا۔ تقریباً دو منٹ کے بعد وہ دانش منزل کی چھت پر موجود تھا۔ چھت کے کونے میں ایک دروازہ تھا جو بند تھا۔ جول کراس نے آگے بڑھ کر دروازے کو کھولنا چاہا تو وہ نہ کھلا۔ پھر جول کراس دانش منزل کی دیوار سے نیچے جھانکنے لگا۔

دانش منزل اس انداز میں بنائی گئی تھی کہ جول کراس کو نیچے اترنے کے لئے کوئی راستہ بھی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ اس کی دیواریں بالکل سپاٹ تھیں۔ جول کراس نے دوسری اور تیسری دیوار سے جھانکا تو اس طرف بھی دیواریں سپاٹ تھیں۔ جب اس نے چوتھی دیوار سے نیچے جھانکا تو اس کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی۔ چوتھی دیوار کی طرف ایک چھوٹی سی راہداری بنی ہوئی تھی جہاں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ایئرکنڈیشنر لگا ہوا تھا۔ جول کراس مڑا اور اس نے رسی اوپر کھینچی اور ہک نکال کر وہ چوتھی دیوار کی طرف بڑھا۔ اس نے ہک دیوار میں پھنسایا اور رسی نیچے راہداری میں پھینک دی۔ پھر وہ دیوار پر چڑھا اور رسی کے ذریعے نیچے اترتا چلا گیا۔ دوسرے ہی لمحے وہ راہداری میں کود گیا۔ راہداری میں اندھیرا تھا اور وہ دائیں طرف مڑ رہی تھی۔ جول کراس کے پاس سائنسی آلات کے ساتھ ساتھ جیمر بھی تھا اس لئے اس بیگ میں سے جیمر نکالا اور اس کا ایک بٹن پریس کر دیا۔

پھر اس نے جیمر واپس بیگ میں رکھ دیا۔ اب وہ مطمئن تھا کہ اس نے جیمر کے ذریعے دانش منزل کا سیکورٹی سسٹم جام کر دیا ہے مگر اسے معلوم نہ تھا کہ دانش منزل میں ڈبل سیکورٹی سسٹم تھا اور پہلے سسٹم کے جام ہوتے ہی دوسرا سیکورٹی سسٹم خودبخود ایکٹیو ہو گیا تھا۔ جول کراس نے جیب سے گیس پسٹل نکالا اور راہداری کی طرف بڑھنے لگا۔ راہداری مڑتے ہی اس نے گیس پسٹل کا رخ آگے کی طرف کر کے دو بار ٹریگر دبایا تو سٹک سٹک کی آواز کے ساتھ ہی دو گیس کیپسول نکل کر راہداری میں جا گرے۔ چونکہ جول کراس کو سانس روکنے کی پریکٹس تھی اس لئے اس نے اپنا سانس روک لیا اور جب اسے یقین ہو گیا کہ اب گیس کے اثرات ختم ہو چکے ہوں گے تو اس نے سانس لیا۔ اس نے ایک بلیک کلر کی ایک گاگل نکال کر آنکھوں پر چڑھا لی۔ وہ اس گاگل کے ذریعے دیوار

کے پار بھی دیکھ سکتا تھا۔ پھر اس نے گیس پسٹل جیب میں ڈال کر لیزر پسٹل نکال لیا۔ اگرچہ اسے یقین تھا کہ ہیڈکوارٹر میں موجود تمام افراد گیس کی وجہ سے بے ہوش ہو چکے ہوں گے اس کے باوجود اس نے احتیاطاً لیزر مشین پسٹل نکال لیا تھا تاکہ اگر کوئی بے ہوش نہ بھی ہوا ہو اور یکدم اس کے سامنے آ جائے تو وہ اسے ہلاک کر سکے۔ وہ مختلف راہداریوں اور کمروں کو چیک کرتا ہوا آگے بڑھتا رہا۔ ایک کمرے کے قریب پہنچ کر اس نے جیسے ہی اندر دیکھا تو وہ بے اختیار اچھل پڑا۔

اس کمرے میں اسے جولیا دکھائی دی تھی۔ جولیا بے ہوشی کے عالم میں ایک بیڈ پر پڑی ہوئی تھی۔ اس کمرے میں جدید مشینوں کے علاوہ دو کمپیوٹر اور ایک فولڈ شدہ بیڈ بھی پڑا ہوا تھا۔ جول کراس چند لمحے کمرے کا جائزہ لیتا رہا پھر وہ مڑا اور آگے بڑھنے لگا۔ وہ جیسے ہی ایک راہداری سے نکل کر دوسری راہداری میں آیا تو بے اختیار چونک کر رک گیا۔ اس کے سامنے بلیک کلر کے لباس میں ملبوس ایک انسان ٹانگیں کھولے اور اپنے دونوں ہاتھ سینے پر باندھے کھڑا تھا جس نے اپنے چہرے پر بھی بلیک کلر کا نقاب پہنا ہوا تھا۔

یہی نہیں بلکہ اس نے سر پر بھی بلیک کیپ پہنی ہوئی تھی اور اس کی آنکھوں پر بلیک گاگل تھی۔ اس کے لباس پر سینے کے بائیں جانب سنہری حروف میں ایکسٹو لکھا ہوا واضح دکھائی دے رہا تھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ایکسٹو کا نام پڑھ کر جول کراس کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی۔

"میں تمہیں ہی تلاش کر رہا تھا مسٹر ایکسٹو"...... جول کراس نے گاگل اتار کر جیب میں رکھتے ہوئے کہا۔

"اور میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا۔ تم جس راستے سے ہو کر ہیڈکوارٹر میں داخل ہوئے ہو میں تمہیں مسلسل چیک کرتا رہا ہوں اور اگر میں چاہتا تو تمہیں اسی وقت ہلاک کر سکتا تھا لیکن میں نے ایسا نہیں کیا کیونکہ میں پہلے جاننا چاہتا ہوں کہ تم پاکیشیا میں کس مشن پر آئے ہو اس لئے میں تمہارے استقبال کے لئے یہاں موجود ہوں"...... ایکسٹو نے سرد لہجے میں کہا تو جول کراس یکلخت چونک پڑا۔ اس کا مطلب ہے کہ ایکسٹو اس کی نقل و حرکت نوٹ کرتا رہا ہے۔

"مسٹر ایکسٹو۔ تمہارے بارے میں بہت مشہور ہے کہ تم ایک چھلاوہ ہو اور دنیا کا کوئی بھی سیکرٹ ایجنٹ آج تک نہ تو تمہیں ٹریس کر سکا ہے اور نہ ہی پاکیشیا میں اپنا مشن مکمل کر سکا ہے"۔ جول کراس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرے بارے میں بالکل درست مشہور ہے اور تم بھی جس مشن پر پاکیشیا آئے ہو وہ کبھی مکمل نہیں کر سکو گے"...... ایکسٹو نے اسی لہجے میں کہا۔

"اچھا۔ تم مجھے میرا مشن مکمل کرنے سے روکو گے حالانکہ تم اس وقت میرے نشانے پر ہو۔ اس لیزر پسٹل سے نکلنے والی ریز ایک

لمحے سے بھی پہلے تمہیں موت کے گھاٹ اتار دے گی"...... جول کراس نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"ویری ویل۔ لگتا ہے تمہیں خود پر کچھ زیادہ ہی اعتماد ہے۔ اپنی اس لیزر پسٹل کو بھی چلا کر دیکھ لو"...... ایکسٹو نے استہزائیہ لہجے میں کہا تو جول کراس چونک پڑا۔ اسے ایکسٹو کی بات سن کر حیرت کا جھٹکا سا لگا تھا۔ پھر وہ حیرت بھری نگاہوں سے لیزر پسٹل کی طرف دیکھنے لگا۔

"مجھ پر ریز فائر کرو"...... ایکسٹو نے اسی لہجے میں کہا تو جول کراس نے غصیلے انداز میں لیزر پسٹل ایکسٹو کی طرف کر کے اس کا ٹریگر دبایا تو لیزر مشین پسٹل سے ایک ریڈ کلر کی ریز نکل کر بجلی کی سی تیزی سے ایکسٹو کے جسم سے ٹکرائی۔ دوسرے ہی لمحے جول کراس کی آنکھیں حیرت کی شدت سے پھیلتی چلی گئیں۔ کیونکہ ریڈ ریز ایکسٹو کے جسم سے ٹکرانے کے باوجود اسے کچھ نہ ہوا تھا اور وہ اطمینان بھرے انداز میں کھڑا تھا۔

"کک۔ کک۔ کیا مطلب۔ یہ۔ یہ لیزر پسٹل کی ریز تم پر اثر کیوں نہیں کر رہی۔ یہ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے"...... جول کراس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مسٹر جول کراس۔ میرا خیال ہے کہ یہ اصلی لیزر پسٹل نہیں ہے۔ شاید تم غلطی سے کھلونا لیزر پسٹل اٹھا لائے ہو"...... ایکسٹو نے اسی لہجے میں کہا تو جول کراس کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"کوئی بات نہیں۔ اگر لیزر کی ریز تم پر اثر نہیں کر رہی تو میں زہریلی نیڈل سے تمہیں ہلاک کر دوں گا"...... جول کراس نے غصیلے لہجے میں کہا اور پھر اس نے دوسری جیب میں سے ایک مشین پسٹل نکال لیا جس میں زہر میں بجھی ہوئی سوئیاں تھیں۔ جول کراس نے مشین پسٹل کا بٹن پریس کیا تو لگا تار کئی زہر میں بجھی ہوئی سوئیاں ایکسٹو کے جسم سے ٹکرائیں مگر ایکسٹو کو اس بار بھی کچھ نہیں ہوا بلکہ وہ اسی طرح اطمینان بھرے انداز میں کھڑا رہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ۔ یہ کیا ہو رہا ہے۔ میرا کوئی بھی ہتھیار تم پر اثر کیوں نہیں کر رہا"...... جول کراس نے پہلے سے بھی زیادہ حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مسٹر جول کراس۔ یہ جدید دور ہے اور یہاں ہر چیز کا توڑ ہے۔ میں نے ٹی این جیکٹ پہنی ہوئی ہے جس کی وجہ سے تمہارا کوئی بھی ہتھیار یا زہریلی نیڈل مجھ پر اثر نہ کر سکتی"...... ایکسٹو نے کہا تو جول کراس نے ہونٹ بھینچ لئے۔ وہ جانتا تھا کہ گریٹ لینڈ کے ایک سائنسدان ڈاکٹر ولسن نے ایک ایسا لباس تیار کیا تھا جس پر کوئی ریز، زہریلی سوئی، گولی یا کوئی میزائل اثر نہیں کر سکتا تھا۔ ڈاکٹر ولسن نے اس لباس کا نام ٹی این رکھا تھا اور ایکسٹو نے بھی ٹی این لباس پہن رکھا تھا جس کی وجہ سے لیزر پسٹل کی ریز اس پر اثر نہیں کر رہی تھی۔

"اپنے پیچھے مڑ کر دیکھو"...... ایکسٹو نے جول کراس سے مخاطب

ہو کر کہا تو جول کراس نے بے اختیار پیچھے مڑ کر دیکھا تو اس کے پیچھے ایک دیو قامت حبشی کھڑا تھا۔ اس سے پہلے کہ جول کراس کچھ کرتا، اس حبشی کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے اس کے سر پر پڑا تو جول کراس کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے سر پر قیامت ٹوٹ پڑی ہو۔ اس کی آنکھوں کے سامنے تارے جھلملانے لگے اور وہ لہرا کر راہداری کے فرش پر گرا اور بے ہوش ہوتا چلا گیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جول کراس کے سامنے جو ایکسٹو کھڑا تھا وہ عمران ہی تھا۔ وہ ایک گھنٹہ قبل شیراز ہوٹل سے نکل کر دانش منزل آ گیا تھا۔ وہ کنٹرول روم میں بیٹھا بلیک زیرو کے ساتھ باتیں کر رہا تھا کہ اچانک کمرے میں سیٹی کی آواز گونج اٹھی اور دیوار پر نصب ایک اسکرین یکلخت آن ہو گئی اور اسکرین پر جول کراس دکھائی دینے لگا جو دانش منزل کی چھت پر موجود تھا۔ عمران اسے وہاں دیکھ کر حیران رہ گیا تھا پھر عمران اور بلیک زیرو خاموشی سے اس کی نقل و حرکت دیکھتے رہے اور جب وہ دیوار کے پار دیکھنے والی گاگل پہنے مختلف کمروں کو چیک کرتا ہوا راہداری میں آیا تو عمران ایکسٹو کا مخصوص لباس پہنے اس کے استقبال کے لئے وہاں کھڑا ہو گیا تھا جبکہ بلیک زیرو کنٹرول روم میں تھا۔ عمران نے جوزف کو ہدایت کر دی تھی کو وہ راہداری کی بیک سائیڈ سے جول کراس کے عقب میں آ جائے۔

اس طرح جوزف کے ایک ہی وار سے جول کراس بے ہوش ہو گیا تھا۔ عمران کے اشارے پر جوزف نے جول کراس کو آپریشن روم میں منتقل کر دیا تھا۔

اب عمران جول کراس کے سر کا آپریشن کر رہا تھا۔ وہ ابھی تک ایکسٹو کے مخصوص لباس میں ملبوس تھا۔ آپریشن کر کے اس نے جول کراس کے سر سے برین کنٹرولر نکال لیا۔ اس کے بعد اس نے جولیا کے سر کا بھی آپریشن کر کے اس کے سر سے برین کنٹرولر اور سی ون آلہ نکال لیا۔ جول کراس اور جولیا کے آپریشن میں عمران کو ایک گھنٹہ لگ گیا تھا۔ آپریشن کرنے کے بعد عمران نے انٹرکام کا رسیور اٹھا کر دو نمبر پریس کر دیئے۔

”جی عمران صاحب“...... دوسری طرف سے بلیک زیرو کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

”جوزف کو آپریشن روم میں بھیج دو“...... عمران نے کہا اور پھر اس نے انٹرکام کا رسیور واپس کریڈل پر رکھ دیا۔ تھوڑی دیر کے بعد آپریشن روم کا دروازہ کھلا اور جوزف اندر داخل ہوا۔

”یس باس“...... جوزف نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”جول کراس کو ڈارک روم میں لے جا کر راڈز والی کرسی میں جکڑ دو اور اس کی نگرانی کرو“...... عمران نے جوزف سے کہا تو جوزف نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر بے ہوش جول کراس کو اٹھا کر کاندھے پر ڈال کر وہ آپریشن روم سے باہر نکل گیا جبکہ عمران

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کنٹرول روم میں آ گیا۔ بلیک زیرو اس کے احترام میں کھڑا ہو گیا۔

"بیٹھو"...... عمران نے کہا اور وہ اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا تو بلیک زیرو بھی دوسری کرسی پر بیٹھ گیا۔

"اب چوہان کی حالت کیسی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"میری آٹھ بجے خاور سے بات ہوئی تھی۔ خاور نے بتایا ہے کہ چوہان ہوش میں آ گیا ہے اور ڈاکٹر صدیقی نے بتایا ہے کہ چوہان کا زخم بہت گہرا ہے اس لئے اسے تین ماہ ریسٹ کرنا پڑے گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اللہ اسے جلد صحت دے۔ آمین"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے بھی آمین کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ نے جولیا کے بارے میں کیا سوچا ہے"...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

"وہ فی الحال بے ہوش ہے۔ پہلے میں جول کراس سے پوچھ گچھ کروں گا پھر بعد میں جولیا کا بھی کچھ کرتے ہیں۔ تم صفدر کو فون کر کے کہہ دو کہ وہ اور باقی ممبرز ایک گھنٹے کے بعد دانش منزل کے میٹنگ روم میں پہنچ جائیں"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر اس نے ٹیلی فون کا رسیور اٹھا کر صفدر کے نمبر پریس کر کے اسے ہدایات دینے کے بعد فون بند کر دیا۔

"عمران صاحب۔ چائے پئیں گے"...... بلیک زیرو نے عمران سے پوچھا۔

"نیکی اور پوچھ پوچھ۔ نیکی کے کاموں میں دیر نہیں کی جاتی۔ جول کراس کی تلاش میں بھاگ بھاگ کر میری ٹانگیں تھک گئی ہیں اور ان میں درد ہو رہا ہے۔ تم چائے پلاؤ گے تو کچھ آرام آئے گا اور میں جول کراس سے پوچھ گچھ کر سکوں گا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو مسکراتا ہوا اٹھا اور کنٹرول روم سے نکل گیا جبکہ عمران نے اپنا سر کرسی کی پشت سے ٹکا دیا اور آنکھیں بند کر لیں۔

تھوڑی دیر کے بعد بلیک زیرو چائے کے دو کپ اٹھائے کنٹرول روم میں داخل ہوا۔ اس نے ایک کپ عمران کے سامنے رکھا اور دوسرا کپ خود لے کر بیٹھ گیا۔ چائے پینے کے بعد عمران نے اپنے لباس کی جیب سے بلیک کیپ، بلیک نقاب اور بلیک گاگل نکالی اور انہیں پہننے کے بعد وہ بلیک زیرو کے ساتھ ڈارک روم میں آ گیا۔ جوزف مستعد انداز میں کھڑا ہوا تھا۔

"جوزف۔ اسے ہوش میں لے آؤ"۔ عمران نے جوزف سے کہا۔

"یس باس"...... جوزف نے جواب دیا اور پھر وہ جول کراس کی طرف بڑھ گیا۔ دوسرے ہی لمحے جوزف نے جول کراس کے قریب پہنچ کر اس کے چہرے پر لگا تار تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔ چوتھے تھپڑ پر ہی جول کراس ہوش میں آ گیا۔ ہوش میں آتے ہی اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن وہ راڈز والی کرسی میں جکڑا ہوا تھا اس لئے نہ اٹھ سکا۔ جب وہ مکمل طور پر ہوش میں آ گیا تو وہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

خوفزدہ نظروں سے عمران کی طرف دیکھنے لگا۔

"جوزف۔تم باہر جاؤ"...... عمران نے جوزف سے کہا تو جوزف اثبات میں سر ہلاتا ہوا ڈارک روم سے باہر چلا گیا۔

"جول کراس۔تم پاکیشیا کس مشن پر آئے تھے۔تمہاری زندگی کا انحصار اس بات پر ہے کہ تم سچ سچ بتا دو"...... عمران نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں پوچھا۔

"مسٹر ایکسٹو۔ میں اپنی ایجنسی کا سپر ایجنٹ ہوں اور میں آج تک کسی بھی مشن میں ناکام نہیں ہوا اور نہ ہی مجھے کوئی شکست دے سکا ہے۔ میں اپنی ایجنسی کے باس سے بڑے دعوے کر کے پاکیشیا آیا تھا کہ میں اپنا مشن انتہائی آسانی سے مکمل کر لوں گا مگر میں اپنا مشن مکمل نہیں کر سکا اور تمہاری گرفت میں آ گیا ہوں۔ اب میں تمہارے رحم و کرم پر ہوں اور تم مجھ پر تشدد کر کے یہ اگلوانا چاہتے ہو کہ میں پاکیشیا کس مشن پر آیا تھا"...... جول کراس نے شکست خوردہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ بتاؤ تم پاکیشیا کس مشن پر آئے تھے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"میں چونکہ اپنی شکست مان چکا ہوں اور میں یہ بھی بتا دوں گا کہ میں پاکیشیا کس مشن پر آیا تھا مگر پہلے تمہیں مجھ سے معاہدہ کرنا ہو گا"...... جول کراس نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"معاہدہ۔کیسا معاہدہ"...... عمران نے پوچھا۔

"تمہیں مجھ سے معاہدہ کرنا ہو گا کہ تم خود کو میرے سامنے بے نقاب کر دو گے"...... جول کراس نے کہا۔

"اگر میں خود کو تمہارے سامنے بے نقاب نہ کروں تو"۔ عمران نے فقرہ ادھورا چھوڑ دیا۔

"تو میں بھی ایجنٹ ہوں۔ میں ہر قسم کے تشدد برداشت کر سکتا ہوں اور مر سکتا ہوں مگر زبان نہیں کھول سکتا"...... جول کراس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم مجھے کیوں دیکھنا چاہتے ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"مسٹر ایکسٹو۔ پوری دنیا میں تمہاری شخصیت کے بارے میں تجسس پھیلا ہوا تھا۔ میں جانتا ہوں کہ دنیا کے نامور سیکرٹ ایجنٹ تمہیں بے نقاب نہیں کر سکے۔تمہاری پراسراریت کے چرچے پوری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ کوئی سمجھتا ہے کہ عمران ہی دراصل ایکسٹو ہے لیکن کئی ایجنٹوں کا خیال ہے کہ عمران ایکسٹو نہیں ہے۔ یہ باتیں سن کر میرے اندر بھی تمہیں دیکھنے کا تجسس پیدا ہوا کہ آخر تم کون ہو جسے کوئی بھی بے نقاب نہیں کر سکا۔ میں تمہیں بھی بے نقاب کرنا چاہتا تھا"...... جول کراس نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔تم مجھے سچ سچ بتا دو کہ تم پاکیشیا میں کس مشن پر آئے تھے تو میں تم سے معاہدہ کرتا ہوں کہ میں ابھی خود کو تمہارے سامنے بے نقاب کر دوں گا"...... عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو حیرت بھری نظروں سے عمران کی طرف

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دیکھنے لگا۔

"ٹھیک ہے مسٹر ایکسٹو۔ میں جانتا ہوں کہ مسلمان کسی سے وعدہ کرتا ہے تو وہ اسے ضرور پورا کرتا ہے۔ ایکریمیا کو خفیہ ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ پاکیشیا اور شوگران مل کر پاکیشیا میں شمسی پراجیکٹ لگا رہے ہیں جس سے پاکیشیا میں توانائی کے شعبے میں خاصی ترقی ہوگی اور شوگران اور پاکیشیا میں دوستی بھی مضبوط ہوگی۔ ایکریمیا نہیں چاہتا کہ دونوں ممالک میں دوستی بڑھے اس لئے میں پاکیشیا میں تم سے شمسی پراجیکٹ کے معاہدے کی کاپی حاصل کرنے آیا تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ میں نے اپنے باس سے دعویٰ بھی کیا تھا کہ میں نہ صرف مشن مکمل کروں گا بلکہ تمہیں بھی دنیا کے سامنے بے نقاب کر دوں گا۔ میرے لئے یہ چیلنج مشن تھا مگر افسوس کہ میں اس میں ناکام رہا ہوں"...... جول کراس نے مردہ سے لہجے میں کہا تو عمران کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

"مجھے افسوس ہے کہ دنیا کے دوسرے ایجنٹوں کی طرح تم مجھے بے نقاب نہیں کر سکے لیکن میں معاہدے کے تحت خود تمہارے سامنے بے نقاب ہو جاتا ہوں تاکہ مرنے کے بعد تمہاری یہ حسرت باقی نہ رہے"...... عمران نے کہا تو جول کراس چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔ اس کی آنکھوں میں تجسس کے تاثرات ابھر آئے۔

عمران چند لمحے جول کراس کی طرف دیکھتا رہا پھر دوسرے ہی لمحے اس نے اپنے چہرے سے نقاب اتار دیا۔ جول کراس نے

اپنے سامنے عمران کو دیکھا تو اس کی آنکھیں حیرت کی شدت سے مزید پھیل گئیں۔

"کک۔ کک۔ کیا مطلب۔ تت۔ تت۔ تم۔ تم عمران۔ تم عمران ہی ایکسٹو ہو"...... جول کراس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران مسکرا دیا۔

"ہاں۔ میں ہی ایکسٹو ہوں اور میری غیر موجودگی میں میرا یہ ساتھی ایکسٹو کا رول ادا کرتا ہے۔ اب تو تمہاری ایکسٹو کو دیکھنے کی خواہش پوری ہوگئی ہے نا"...... عمران نے پہلے جول کراس اور پھر بلیک زیرو کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ یہی وہ لمحہ تھا جب عمران کی نظریں بلیک زیرو کی طرف گئی تھیں اور جول کراس کو موقع مل گیا تھا۔ اس نے پوری قوت سے اپنے بازوؤں کو جھٹکا دیا تھا تو کرسی کے راڈز اپنی جگہ سے اکھڑ گئے تھے۔ اسی لمحے عمران یکلخت مڑا تو جول کراس نے مارشل آرٹ کا مظاہرہ کرتے ہوئے اچھل کر کک عمران کے سینے پر مار دی لیکن عمران چونکہ اس کی طرف سے غافل نہیں تھا اس لئے وہ بجلی کی سی تیزی سے جھکائی دے گیا اور جول کراس کی ٹانگ عمران کے سر کے اوپر سے گھوم گئی۔ اسی لمحے بلیک زیرو نے اپنی جیب سے مشین پسٹل نکال لیا تھا پھر اس سے پہلے کہ جول کراس دوبارہ عمران پر حملہ کرتا، بلیک زیرو نے مشین پسٹل کا ٹریگر دبا دیا تو گولی جول کراس کی پیشانی میں لگی اور وہ منہ سے کوئی آواز نکالے بغیر ہی الٹ کر فرش پر گر گیا اور ساکت ہوتا چلا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

گیا۔

''یہ آزاد کیسے ہو گیا تھا''...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

''ایجنٹ ہونے کے ساتھ ساتھ یہ فولادی قوت کا مالک بھی تھا اس لئے اس نے پوری قوت لگا کر راڈز توڑ دیئے تھے''...... عمران نے کہا۔

''ویسے عمران صاحب۔ اگر یہ یہاں سے فرار ہو جاتا تو آپ کا ایکسٹو کا راز کھل جانا تھا''...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میں بھی سوچ رہا ہوں کہ اب میں ایکسٹو کا راز کھول ہی دوں تاکہ سب لوگوں کا تجسس ختم ہو جائے لیکن جب تنویر کو معلوم ہو گا کہ میں ہی ایکسٹو ہوں تو وہ مجھے گولی مار دے گا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ بلیک زیرو کے ساتھ ڈارک روم سے نکل کر کنٹرول روم میں آ گیا۔

''جوزف سے کہو کہ وہ جولیا کو میٹنگ روم میں پہنچا دے''۔ عمران نے بلیک زیرو سے کہا تو بلیک زیرو اثبات میں سر ہلاتا ہوا کنٹرول روم سے باہر چلا گیا جبکہ عمران ڈریسنگ روم میں آ گیا۔ اس نے اپنے لباس پر پہنا ہوا ایکسٹو کا مخصوص لباس اتار کر الماری میں ہینگر سے لٹکایا اور واپس کنٹرول روم میں آ گیا۔ بلیک زیرو آ گیا تھا۔ اس نے بتایا کہ جوزف، جولیا کو میٹنگ روم میں لے گیا اور اسے ہوش میں لا رہا ہے۔ عمران نے کمپیوٹر سسٹم آن کرنے کے

بعد کی بورڈ پر ایک بٹن پریس کیا تو مانیٹر اسکرین پر میٹنگ روم کا منظر دکھائی دینے لگا۔ جوزف میٹنگ روم میں موجود نہیں تھا البتہ جولیا ہوش میں آ چکی تھی اور وہ حیرت بھری نگاہوں سے میٹنگ ہال کی دیواروں کو دیکھ رہی تھی۔

''یہ تو ہیڈکوارٹر کا میٹنگ روم ہے۔ اوہ۔ میں یہاں کیسے پہنچ گئی ہوں''...... جولیا کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

''جولیا۔ تم اس وقت ہیڈکوارٹر میں ہی موجود ہو۔ تمہارے باقی ساتھی بھی آنے ہی والے ہیں۔ چونکہ تم نے غداری کی ہے اور غداری کی سزا صرف موت ہے مگر میں تمہارے ساتھیوں کی موجودگی میں فیصلہ سناؤں گا کہ تمہیں غداری کی کیا سزا دی جائے''۔ عمران نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا تو جولیا چونک پڑی۔

''غداری۔ میں نے کب غداری کی ہے۔ میں نے تو کوئی غداری نہیں کی''...... جولیا کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

''جب تمہارے ساتھی یہاں پہنچ جائیں گے تو میں تمہیں بتاؤں گا کہ تم نے کیا غداری کی ہے۔ فی الحال تم خاموش بیٹھی رہو''۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا تو جولیا خاموش ہو کر بیٹھ گئی۔ عمران نے مائیک آف کر کے واپس ٹیبل پر رکھ دیا۔

''عمران صاحب۔ آپ جولیا کو کیا سزا دیں گے''...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

''تمہارے خیال میں اسے کیا سزا دینی چاہئے''...... عمران نے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

الٹا سوال کر دیا تو بلیک زیرو بوکھلا گیا۔

''ہم۔ مجھے کیا پتہ کہ اسے کیا سزا دینی چاہئے۔ کیونکہ اس نے جو کچھ بھی کیا ہے اپنے حواس میں نہیں کیا ہے۔ اگر وہ اپنے ہوش و حواس میں یہ سب کرتی تو میں اس کے لئے موت کی سزا ہی تجویز کرتا''...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران مسکرا دیا۔

''ہاں طاہر۔ میں جانتا ہوں کہ جولیا نے جو کچھ بھی کیا ہے وہ اپنے حواس میں نہیں کیا۔ وہ جول کراس کی ٹرانس میں تھی اس لئے وہ اس کا ہر حکم ماننے پر مجبور تھی اس لئے میں نے فیصلہ کر لیا ہے اور وہ فیصلہ تم سناؤ گے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ بلیک زیرو کو ہدایات دینے لگا۔

تقریباً بیس منٹ کے بعد سیکرٹ سروس کے تمام ممبرز میٹنگ روم میں جمع ہو گئے سوائے چوہان کے۔ وہ سب گھور گھور کر جولیا کو دیکھ رہے تھے۔

''میں جا رہا ہوں''...... عمران نے کہا اور پھر وہ کنٹرول روم سے نکل کر میٹنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔

''لگتا ہے چیف نے عمران صاحب کو نہیں بلایا''...... عمران جیسے ہی میٹنگ روم کے دروازے پر پہنچا تو اسے صفدر کی آواز سنائی دی۔

''ظاہر ہے وہ سیکرٹ سروس کا ممبر نہیں ہے اس لئے چیف نے اسے بلانا مناسب نہیں سمجھا ہو گا''...... تنویر کی آواز سنائی دی تو

عمران کے چہرے پر مسکراہٹ رینگ گئی۔

''یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ چیف میرے بغیر میٹنگ بلا لیں۔ نہیں، ایسا ہو ہی نہیں سکتا۔ کبھی نہیں''...... عمران نے دروازہ کھول کر اندر داخل ہوتے ہوئے کہا تو سب چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔ دوسرے ہی لمحے سوائے تنویر کے سب کے چہروں پر مسکراہٹ ابھر آئی۔ پھر عمران تنویر کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گیا۔

''لو شیطان کا چیلا بھی نازل ہو گیا''...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''لیکن جہاں پہلے ہی شیطان موجود ہو وہاں اس کا چیلا کیسے آ سکتا ہے''...... عمران نے ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے کہا تو تمام ممبرز مسکرا دیئے جبکہ تنویر گھور کر عمران کو دیکھنے لگا۔

''میں تو اپنے فلیٹ میں خواب خرگوش کے مزے لے رہا تھا کہ تمہارے چوہے ایکسٹو نے فون کر دیا کہ جولیا گرفتار ہو چکی ہے اس لئے فوراً ہیڈکوارٹر کے میٹنگ روم میں پہنچ جاؤ۔ باقی ساتھی بھی آ رہے ہیں۔ جولیا تم یہ بتاؤ۔ تم کہاں چلی گئی تھی اور تم نے کیوں غداری کی۔ جانے سے پہلے مجھے بتا دیتی تو میں بھی ہمیشہ کے لئے تمہارے ساتھ چل پڑتا''...... عمران نے دلگرفتہ سے لہجے میں کہا لیکن جولیا نے اسے کوئی جواب نہ دیا۔

''صفدر۔ کیا تمام ممبرز میٹنگ روم میں پہنچ چکے ہیں''...... اسی لمحے میٹنگ روم میں پوشیدہ اسپیکر سے ایکسٹو کی آواز گونجی تو سب

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

چونک کر سیدھے ہو گئے۔

''یس سر۔ تمام ممبرز آ گئے ہیں''۔ صفدر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا

''تم سب جانتے ہو کہ جولیا بہت جذباتی لڑکی ہے۔ کسی بھی بات کی تصدیق کئے اور سوچے سمجھے بغیر کوئی بھی فیصلہ کر لیتی ہے۔ اس مرتبہ اس نے عمران کی شادی کی تصدیق کئے بغیر ہی استعفیٰ دے دیا اور فوری طور پر ایکریمیا چلی گئی۔ حالانکہ عمران کی شادی نہیں ہوئی۔ ایکریمیا میں یہ ایکریمی سرکاری تنظیم گرین فورس کے ایجنٹ جول کراس کی نظروں میں آ گئی اور وہ اسے اغوا کر کے لے گیا۔ جول کراس نے اس کے دماغ میں برین کنٹرولر کے ساتھ سی ون آلہ بھی فٹ کر دیا تھا جس کے باعث جولیا جول کراس کی ٹرانس میں چلی گئی اور اس کا ہر حکم ماننے پر مجبور ہو گئی تھی۔ جول کراس نے سی ون آلہ جولیا کے دماغ میں اس لئے فٹ کیا تھا کہ اگر جولیا اس کی ٹرانس سے نکلنے کی کوشش کرتی تو وہ اس کا دماغ بلاسٹ کر سکتا تھا۔ جولیا اور جول کراس کسی مشن پر پاکیشیا آئے تو میں نے ان دونوں کی تلاش کے لئے تمام ممبرز کی ڈیوٹی لگا دی۔ اس دوران جولیا نے نہ صرف چوہان کو گولی مار دی تھی بلکہ نعمانی اور صدیقی کو بھی ہلاک کرنے کی کوشش کی۔ یہی نہیں بلکہ جولیا نے جول کراس کے کہنے پر مجھ پر بھی حملہ کر دیا اور میرے ساتھ فائٹ کی۔ خیر، یہ سب کچھ جولیا نے اپنے حواس میں نہیں کیا اس لئے میں اس کی یہ غلطی تو معاف کرتا ہوں لیکن جولیا کو اس لاپرواہی کی

سزا ضرور ملے گی جو اس نے بغیر سوچے سمجھے سیکرٹ سروس سے استعفیٰ دے دیا تھا۔ صفدر۔ تم بتاؤ۔ میں جولیا کو کیا سزا دوں کیونکہ اس وقت تم ڈپٹی چیف ہو اور میرے رائٹ ہینڈ بھی''...... ایکسٹو نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔ جولیا یہ سب کچھ سن کر حیران ہو رہی تھی۔

''چیف۔ میرا خیال ہے کہ آپ مس جولیا کی یہ پہلی غلطی سمجھتے ہوئے انہیں معاف کر دیں''...... صفدر نے ڈرتے ڈرتے کہا۔

''کیپٹن شکیل۔ تم کیا کہتے ہو''...... ایکسٹو نے اس مرتبہ کیپٹن شکیل سے پوچھا تو اس نے بھی وہی جواب دیا جو صفدر نے دیا تھا۔ ایکسٹو نے باری باری سوائے عمران کے تمام ممبران سے ان کی آراء معلوم کی تو انہوں نے بھی صفدر کی ہاں میں ہاں ملائی۔

''جولیا۔ تم کیا کہتی ہو''...... ایکسٹو نے جولیا سے پوچھا۔

''چیف۔ مم۔ میں معافی چاہتی ہوں۔ مجھ سے واقعی غلطی ہو گئی تھی۔ میں اپنا استعفیٰ واپس لیتی ہوں اور وعدہ کرتی ہوں کہ میں آئندہ کوئی قدم بغیر تصدیق کے نہیں اٹھاؤں گی''...... جولیا نے شرمندگی آمیز لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر ندامت کے تاثرات ابھرے ہوئے تھے۔

''عمران۔ تمہاری کیا رائے ہے''...... اس مرتبہ ایکسٹو نے عمران سے پوچھا۔

''چیف۔ میری تو یہی رائے ہے کہ اب آپ جولیا کے ہاتھ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

لال پیلے کر ہی دیں کیونکہ آپ پر یہ بہت بھاری ذمہ داری ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ممبران کے چہروں پر مسکراہٹ ابھر آئی۔

"تمہارا مشورہ انتہائی احمقانہ ہے۔ میں نے تمام ممبران کی رائے کو مدنظر رکھتے ہوئے جولیا کو معاف کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور اسے اس کے عہدے پر بھی بحال کر دیا ہے۔ جولیا، آئندہ میں تمہاری کوئی کوتاہی برداشت نہیں کروں گا۔ ویٹس آل"...... ایکسٹو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اسپیکر خاموش ہو گیا تو جولیا کے چہرے پر مسرت بھرے تاثرات ابھر آئے۔

"مس جولیا۔ آپ کو بہت بہت مبارک ہو"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے جولیا سے کہا تو دیگر ممبران بھی جولیا کو مبارک باد دینے لگے۔

"عمران صاحب۔ آپ مس جولیا کو مبارک باد نہیں دیں گے"...... کیپٹن شکیل نے عمران سے پوچھا۔

"مبارکباد۔ کس بات کی مبارک باد۔ ہونہہ۔ میں اس بات کی مبارک باد دوں کہ ایکسٹو کے اس فیصلے سے میرا سہرا باندھنے کا سکوپ ہی ختم ہو گیا ہے۔ جا اپنی حسرتوں پہ آنسو بہا کے سو جا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اپنی آنکھیں بند کر کے گنگنانے لگا تو اس کی بات پر تمام ممبران کھلکھلا کر ہنس پڑے اور میٹنگ روم ان کے قہقہوں سے گونج اٹھا۔

ختم شد

عمران سیریز میں سپر ایجنٹ صفدر پر لکھا جانے والا ایک ناقابل فراموش ایڈ…

مکمل نا…

فاسٹ ایجنٹ

☆...... پاکیشیا کے مایہ ناز سائنس دان پروفیسر احسان فارانی ایک اہم فارم… پر کام کر رہے تھے اور اس کی بھنک ایکریمیا اور روسیاہ کو پڑ گئی۔

☆...... روسیاہ کی ریڈ کراس ایجنسی کی لیڈی ایجنٹ پرنسز ڈاریا پروفیسر ا… فارانی کا فارمولا اڑانے پاکیشیا پہنچ گئی۔

☆...... ایکریمی ایجنسی بلیک سنیک کا سپر ایجنٹ جیف مارشل بھی پروفیسر ا… فارانی کا فارمولا حاصل کرنے پاکیشیا آیا لیکن پرنسز ڈاریا مشن مکمل کر کے… روسیاہ جا چکی تھی اور وہ ہاتھ ملتا رہ گیا۔

☆...... بلیک زیرو۔ جس نے عمران سے روسیاہ مشن پر جانے کی درخواست… عمران نے اس کی درخواست رد کر دی اور سپر ایجنٹ صفدر کو اکیلے مشن پر بھیج…

☆...... کرنل پاول۔ ریڈ کراس ایجنسی کا چیف جس نے سپر ایجنٹ صفدر ک… کرنے کے لئے روسیاہ کے دارالحکومت باسکو اور اس کے ارد گرد سیٹلائ… ذریعے ٹریسنگ ریز پھیلا دی۔ کیا صفدر ٹریس ہو سکا ——؟

☆...... جیف مارشل بھی فارمولے کے حصول کے لئے روسیاہ پہنچ گیا… کراس ایجنسی کے ایجنٹ اسے بھی ٹریس کر سکے ——؟

☆...... سپر ایجنٹ صفدر اور سپر ایجنٹ جیف مارشل کے درمیان فارمو…